فقیہ العصر حضرت مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار
اور علمی و دینی خدمات کا تذکرہ

دُرِّ ثمین
ذکرِ مناقبِ امین

۲۰۱۸ء

ڈاکٹر محمد ہمایون عباس شمس

دارُالاسلام

Marfat.com

فقیہ العصر حضرت مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ

کے احوال و آثار اور علمی و دینی خدمات کا تذکرہ

پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور
کی مرکزی لائبریری کے لیے

دُرِّ ثمین

احقر
محمد اقبال مجددی

ذکرِ مناقب امین

۱۸ فروری ۲۰۱۸ء
لاہور

۲۰۱۸ء

از

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

دارالاسلام

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

297-9924
7 699 شمس
160241

کتاب	دُرِّ ثمین: ذکر مناقب امین
	۲۰۱۸ء
سوانح نگار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
سرپرست	مفتی غلام حسن قادری
ناشر	محمد رضاء الحسن قادری
اشاعت	جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ/فروری ۲۰۱۸ء
صفحات	192
قیمت	200روپے

اهتمام و انصرام

دار الاسلام

جامع مسجد و محلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور(54000)

پنجاب-پاکستان

0321-9425765

Marfat.com

انتساب

حضرت قبلہ عالم، خواجہ خواجگان، جنید وقت
حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

- جن کی حیاتِ مبارکہ کے لحات یاد الٰہی، خدمت دین اور خدمت خلق میں گزرے۔
- جو علم، عمل اور اخلاص کا مرکب تھے۔
- جن کے فیضان کرم سے لاکھوں گم راہ، راہِ ہدایت پر چلے۔
- جن کی نگاہِ فیض بار نے حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت الٰہی کے جام پلائے اور آپ کو مرجع خلائق بنایا۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

۱	احوالِ حیات	11
۲	تصانیف	35
۳	خانوادۂ امینیہ	91
۴	کلمات الثنا	99
۵	عکس تحریرات	171

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

پیش گفتار

زیرِ نظر کتاب کا مواد پہلی مرتبہ "صبحِ نور" میں شائع ہوا۔ حضرت سیدی و مرشدی فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ملاحظہ فرمایا اور مندرجات کو پسند فرمایا۔ اسی مواد کو بعض جزوی ترامیم کے ساتھ ۲۰۱۶ء میں برادرم محمد اکمل حمید نے شمع بکس فیصل آباد سے شائع کیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اہلِ اسلام کے لیے بڑا غم اور صدمہ تھا۔ فیصل آباد کی تاریخ نے ایک جنازہ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دیکھا اور پھر آپ کے لائق، اولین اور عظیم شاگرد کا۔ یہ دونوں جنازے اس حقیقت کا مظہر ہیں کہ جو بھی ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں گم ہو کر اس فانی دنیا میں رہے گا اس کو دنیا سے رخصت اسی طرح کیا جائے گا اور حیاتِ برزخی میں استقبال بھی ایسے ہی ہوگا۔ "ایسے" استقبال کی مثالیں صوفیہ کے احوال و مقامات پر لکھی گئی کتب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

Marfat.com

سابقہ مواد بعض ضروری اضافہ جات کے ساتھ اب ''درِ ثمین: ذکر مناقب امین'' (۲۰۱۸ء) کے تاریخی نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اور علمی خدمات کا ایک اجمالی خاکہ سامنے آجائے جس کو سامنے رکھ کر مبسوط سوانح عمری ترتیب دی جا سکے، جس پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے بنیادی طور پر پانچ ابواب ہیں:

۱۔ احوالِ حیات: مختصر سوانح عمری درج ہے۔

۲۔ تصانیف: تصانیف کی مکمل فہرست اور تین کتابوں کا تفصیلی تعارف دیا ہے۔

۳۔ خانوادۂ امینیہ: آپ کے خانوادہ کا مکمل شجرہ ہے جو پہلی مرتبہ ترتیب دیا گیا ہے۔

۴۔ کلمات الثنا: اہل علم و دانش اور شعرا کے تاثرات و مناقب

۵۔ عکس تحریرات: آپ کے دستِ مبارک سے لکھی گئی چند تحریروں کا عکس

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ کہیں کوئی سقم، کوتاہی یا معلومات کی غلطی ہو تو وہ میری لاعلمی اور کوتاہی ہے احباب سے گذارش ہو گی کہ اس کی تصحیح فرمادیں۔ نئے مواد کو مرتب کرنے میں عزیزم محمد نعمان سلطانی، محمد اویس طاہر، علامہ طاہر حبیب، حافظ محمد حسن، قیصر ایوب، اور حافظ محمد شکیل احمد کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے۔ اسی طرح حافظ افتخار احمد خان، محمد عثمان صدیقی، حافظ ذوالفقار علی، محمد عارف کوریجہ، شاہد حسین، خواجہ محبوب الٰہی، محمد عمران سلیم، اور حکیم عظمت اللہ نعمانی کا بھی شکریہ جنہوں نے مختلف مراحل میں معاونت فرمائی۔ اللہ کریم سب کو فیوضاتِ امینیہ سے بہرہ ور فرمائے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ ہمیں حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی ''حیات طیبہ'' سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو شمع آپ نے روشن کی اس سے اکتساب فیض کی نعمت عطا فرمائے۔ اللہ کریم مجھے، میرے مشائخ، اساتذہ، والدین، تلامذہ اور اہلیہ و بیٹی کو درود پاک کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم!

طالب دعا

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Marfat.com

Marfat.com

احوال حیات

Marfat.com

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے آباء واجداد کا آبائی وطن گجرات کی تحصیل پھالیہ کا گاؤں ''پھلے شاہ دا کوٹ'' ہے۔ وہاں کچھ زمین تھی لیکن ۱۹۱۴ء میں قحط سالی کی وجہ سے حالات اس قدر نازک ہوئے کہ سرکاری لگان بھی زمین سے ادا نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس وجہ سے آپ کے والد گرامی قدر الحاج حضرت حکیم غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ لاہور کے علاقہ نوازش آباد تشریف لے آئے۔ یہاں آپ زمینداری بھی کرتے اور حکمت بھی، گاؤں میں امامت کا فریضہ بھی آپ کے سپرد تھا۔ اسی گاؤں میں حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۵ر شعبان ۱۳۴۴ھ / یکم مارچ ۱۹۲۶ء بروز سوموار کو ہوئی۔ آپ کے برادرانِ گرامی مرتبت (۱) بھی اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے:

حضرت ابو سعید محمد امین رحمۃ اللہ علیہ، بن الحاج حکیم غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ، بن مولوی غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ، بن میاں غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ، بن میاں پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، بن میاں پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱- ۱- ڈاکٹر محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ ۲- مولانا محمد حنیف علیہ الرحمہ

۳- محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ ۴- حضور مولانا محمد منشار رحمۃ اللہ علیہ

۵- محمد رفیق رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ابتدائی تعلیم:

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بچپن میں بھی کھیل کود کی طرف مائل نہ تھی۔ ابتدا ہی سے والدین کی خدمت کا شوق تھا۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی گود ہی میں قرآن کریم والدہ ماجدہ سے پڑھ لیا تھا۔ بعد میں نواب صاحب نامی علاقہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع گاؤں علی رضا آباد المعروف پکی کوٹھی گورنمنٹ پرائمری سکول میں آپ کو داخل کروایا گیا۔ یہاں آپ کے ایک استاد عبدالرشید صاحب کا نام معلوم ہوا ہے۔ دیگر اساتذہ کے اسما معلوم نہ ہو سکے۔ پرائمری سکول شالیمار میں آپ نے وظیفہ کا امتحان بھی دیا۔

شرق پور شریف میں داخلہ:

۳۷-۱۹۳۶ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لیے آپ کے برادر اکبر حضرت علامہ حاجی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرق پور شریف میں داخل کروایا۔ ابتدا میں یہاں آپ کا دل نہ لگا جس کی وجہ سے دو تین ہفتے شرق پور شریف رہنے کے بعد آپ گھر تشریف لے آئے اور کافی عرصہ فارغ رہے۔ لیکن جن پاک طینت ہستیوں سے قدرت نے بڑے کام لینے ہوتے ہیں ان کے لئے حالات بھی بدل دیے جاتے ہیں۔ کافی عرصہ فراغت کے بعد دوبارہ شرقپور تشریف لے آئے، اداس ہوئے تو یہ سوچا کہ اگر یہاں اکیلا نہیں رہا جا سکتا تو قبر میں کیا ہوگا بس اسی جذبے نے پڑھائی کے لیے آمادہ کر دیا۔ یہاں ۸ رسالہ نصاب آپ نے تین سال میں ختم کر لیا۔ یہاں آپ کے استاد، استاذ العلما شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ

Marfat.com

نظامیہ لاہور) تھے۔ شرق پور شریف قیام کے دوران یہ دلچسپ واقعہ بھی پیش آیا کہ تعلیمی مشاغل کی کثرت کی بنا پر آپ نے اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد مقبول الرسول نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (۱) کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ آپ نے روزانہ درود پاک کی تین تسبیحات کا جو وظیفہ بتایا ہے وہ تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے کچھ عرصہ ملتوی کر دیا جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب تحریر فرمایا کہ درود شریف کی برکت سے اللہ علم عطا فرمائے گا۔ یہ درود پاک کی برکت تھی کہ حضور فقیہ العصر نے ۸ رسالہ نصاب ۳ رسال (۱۹۴۶ء تا ۱۹۴۹ء) میں ختم کر لیا۔ اس تین سالہ عرصہ میں آپ نے نحو شرح جامی تک، فقہ ہدایہ تک، علم معانی مطول تک اور اس کے علاوہ جلالین اور بیضاوی سمیت دیگر فنون کی تکمیل کی۔

اساتذہ:

حضور فقیہ العصر کے اساتذہ کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۶۲ء)

۲۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۲۰۰۱ء)

۳۔ آپ کے برادر محترم مولانا حاجی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۹۵ء)

۱۔ حضرت خواجہ محمد مقبول الرسول ابن حضرت خواجہ عبد الرسول للّٰہی قدس سرہ ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے مقتدر عالم دین اور بلند پایہ شیخ طریقت تھے۔ آپ بڑے خلیق، ملنسار اور سادگی پسند تھے، علما کی تعظیم، غربا سے محبت اور امرا سے بے نیازی آپ کے امتیازی اوصاف تھے۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ/۱۳ فروری ۱۹۴۹ء کو آپ کا وصال میو ہسپتال لاہور میں ہوا۔

Marfat.com

جامعہ رضویہ میں داخلہ:

فیصل آباد آمد کا ذکر خود حضور فقیہ العصر نے ان الفاظ میں لکھا ہے:

"فقیر ابو سعید غفرلہ ۲ شوال المکرم مطابق ...... اگست ۱۹۴۸ء میں سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کا قیام عارضی طور پر اس جگہ تھا جہاں صابریہ سراجیہ سکول قائم ہے۔ آپ اکیلے ہی بالائی کمرے پر رونق افروز تھے۔ (اس لحاظ سے جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائل پور کا پہلا طالب علم فقیر ہے) فقیر غفرلہ نیچے برآمدہ میں بیٹھ گیا اور رعب طاری تھا کہ کہاں وہ بریلی شریف کا شیخ الحدیث اور کہاں میں ایک ادنیٰ سا طالب علم، بدیں وجہ اوپر جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ آخر کار یہ سوچ کر کہ یہاں تک پہنچ گیا ہوں تو اوپر جانے کے سوا چارہ نہیں۔ فقیر سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اچانک سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نماز ظہر کے لیے اوپر سے اتر رہے تھے۔ آپ نے جب دیکھا تو بازو پھیلا دیے اور فقیر کو گلے لگا لیا۔ اس کریمانہ شفقت اور خلق کو دیکھ کر فقیر بہت متاثر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اوپر سامان رکھو، پہلے نماز ادا کر لیں۔"

(سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ، ص ۵-۴)

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے دورۂ حدیث کے علاوہ حمد اللہ، قاضی مبارک، ملا حسن اور علم میراث کے اسباق بھی پڑھے۔ ۱۹۴۹ء میں آپ کی جامعہ رضویہ میں دستار بندی ہوئی۔ جامع مسجد سنی رضوی کے پہلے امام بھی آپ مقرر

Marfat.com

ہوئے۔ حضرت محدث کبیر علامہ غلام رسول رضوی سے پہلے آپ شیخ الحدیث کے منصب پر بھی فائز رہے، گویا علم حدیث میں حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کا شرف بھی آپ کو ملا۔

مسندِ اِفتا:

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی مرتبت آپ کے برادر اکبر ڈاکٹر محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کے سلسلے میں لاہور سے تشریف لائے۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ اس کو (یعنی حضور فقیہ العصر کو) ہم مفتی بنائیں گے۔ افتا نویسی کا کام زیادہ ہوا تو حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا مفتی مختار احمد صاحب کو بلا کر فرمایا:

''بندۂ خدا! فتویٰ کا کام بہت زیادہ ہو گیا ہے، آپ یہ سنبھالیں!''

لیکن انھوں نے معذرت کر لی۔ مفتی نواب دین صاحب کو بلا کر فرمایا، تو انھوں نے بھی معذرت کر لی۔ اس کے بعد حضور فقیہ العصر کو بلایا گیا، آپ نے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور ۱۵/۱۶ رسال جامعہ رضویہ میں اس منصب پر کام کیا۔ اس عرصہ میں دیے گئے فتاویٰ کا تفصیلی ریکارڈ دستیاب نہیں، لیکن جتنے فتاویٰ ملے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دینی مسائل دریافت کرنے کے لیے ہر طبقہ فکر کے لوگ آپ کو سوال ارسال کرتے۔ جن اہل علم کے سوالات کے آپ نے جواب دیے ہیں ان میں نہ صرف مقامی علما بلکہ بیرون شہر سے بھی اہل علم اور دیگر حضرات نے آپ سے سوالات پوچھے۔ آپ کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں کہ آپ فتویٰ بھیجنے سے پہلے حضور محدث

Marfat.com

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ضرور دکھاتے۔

جامعہ رضویہ میں ایک ایسے استاد کا تعین ہوا جس کا فکری میلان یزیدی تھا۔ صاحب زادہ محمد فضل رسول حیدری صاحب کی توجہ جب اس کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا، بالآخر آلِ رسول کی محبت میں پہلا رسالہ "سعی السعید" تصنیف فرمایا اور ۱۳۷۶ھ کو جامعہ رضویہ کی افتا اور تدریس کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہو گئے۔

محمد پورہ آمد:

یکم محرم الحرام ۱۳۷۴ھ بمطابق ۳۱ راگست ۱۹۵۴ء کو حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ محمد پورہ شریف تشریف لائے اور مسجد گلزار مدینہ میں خدمات سرانجام دینا شروع کیں۔ یہی مسجد بعد میں اشاعتِ علوم اور تزکیہ نفس کا مرکز بنی۔ یہاں سے اہلِ قلب و علم کی ایک کثیر تعداد تیار ہوئی۔ اس طرح یہ مسجد محبت و امن کے پھیلانے کا مرکز بنی۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر:

تخمِ دل ہرگز نہ روید ز آب و گل
بے نگاہے از خداوندانِ دل

(ترجمہ) "عشق الٰہی کا بیج پانی اور مٹی سے نہیں اگتا جب تک کہ کسی اہل دل کی نگاہ دل پر اثر نہ کرے۔"

حضرت خواجہ محمد مقبول الرسول قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کسی شیخ طریقت کی تلاش میں تھے۔ آپ نے اپنے شاگرد

Marfat.com

رشید حضرت صاحبزادہ محمد نقشبند صاحب سے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات سنے تھے۔ نارووال میں عرس کے موقع پر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے اور حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کو بھی تقریر کے لیے دعوت دی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ صدیقی نسب ونسبت (ا) کے حامل اس مردِ حق آگاہ سے کچھ عرصہ بعد تعلقِ ارادت قائم ہوا تو اس کی برکت سے حضور فقیہ العصر کو اللہ کریم نے جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہر صاحب نظر آج اس کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔

ایں سلسلہ از طلائے ناب است

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

ترجمہ: ''یہ زنجیر خالص سونے کی ہے اور یہ تمام خاندان آفتاب ہے۔''

مجھ جیسا گناہ گار شیخ ومرید میں ارادت ومحبت کے اس تعلق کو بیان نہیں کرسکتا

ا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خاندان کی ایک شاخ یمن کی حکمران تھی۔ اس شاخ کے ایک حکمران خواجہ کمال الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ نے مملکت کو خیر باد کہہ کر قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مراجعت کی۔ نصف صدی تک جوارِ نبوی میں رہ کر احادیث مبارکہ کا درس دیا اور پھر سیستان کو اشاعت دین کا مرکز بنایا۔ یہ خاندان وہاں کئی مناصب جلیلہ پر فائز رہا اور ان کی شہرت نے برصغیر پاک وہند میں تغلق حکمرانوں کو متاثر کیا۔ تغلق حکمران کی دعوت پر خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی چھٹی پشت سے خواجہ قوام الدین سیستان سے برصغیر میں تشریف لائے اور بلا درہتک کو اپنی دینی اور روحانی خدمات کا مرکز بنایا۔ اس طرح یہ خاندان حکومت میں اعلیٰ مناصب کے علاوہ برصغیر کے علمی، دینی اور روحانی افق پر چھایا رہا۔ اس صدیقی شاخ سے برصغیر میں بڑی تعداد میں نامور علماء، فضلا اور صوفیہ پیدا ہوئے۔ قاضی فتح اللہ صدیقی رہتکی رحمۃ اللہ علیہ اسی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور صدیقیانِ میر پور کے جدِ اعلیٰ ہیں۔

Marfat.com

مرید صادق کے دل میں شیخ کامل کے لیے جو جذبات محبت و عقیدت ہیں ان کی ایک جھلک حضور سیدی و مرشدی مفکر اسلام علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی کی اس تحریر میں دیکھی جا سکتی ہے:

''انسان کا سب سے پہلا مکتب اس کا اپنا گھر ہے جس گھر میں وہ آنکھ کھولتا ہے اس گھر کے ماحول کا اس کی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ جس ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے اس گود کے اثرات اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک محسوس کرتا ہے اور جس باپ کی آغوش محبت میں وہ زندگی کی منازل طے کرتا ہے اس کے نقوش اس کی ذات پر دیرپا ہوتے ہیں۔

میں نے جس گھر میں آنکھ کھولی اس گھر کا ماحول بڑا پرکیف تھا۔ ابھی سنِ تمیز کو بھی نہ پہنچا تھا ایک لفظ، لفظ مبارک بار بار سماعت سے ٹکرایا۔ جس میں اتنی مٹھاس تھی کہ وہ مٹھاس شہد کی بوندوں میں کہاں؟ اس میں اتنی مہک تھی کہ وہ مہک پھول کی پتیوں میں کہاں؟ اس لفظ مبارک کو سن کر جسم میں خوشی و مسرت کی وہ لہر اٹھتی جسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ وہ لفظ مبارک تھا ''چچیاں شریف'' ہمارے والد گرامی قدر فقیہ العصر یادگار اصفیاء حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمیں اپنی جھولی میں بٹھا لیتے اور کبھی ہماری والدہ ماجدہ رحمھا اللہ اپنی گود میں بٹھا لیتیں اور باری باری دونوں فرماتے بیٹا! ''چچیاں شریف'' وہ مقدس جگہ ہے جہاں ہمارے آقائے نعمت رہتے ہیں۔ ہمارے ماویٰ و ملجا رہتے ہیں جن کے خوانِ کرم سے ہم سب پل رہے ہیں جن کی نگاہِ کرم سے ہمیں ایمان کی

Marfat.com

بہاریں نصیب ہیں۔

وہ دن ہمارے گھر کا ''یوم عید'' ہوتا جس دن سیدی وابی زیدہ مجدہ اپنا سادہ سا بیگ ہاتھ میں لیتے اور چمڑے کا بنا ہوا براؤن رنگ کا وظائف والا چھوٹا بیگ گلے میں حمائل کرتے اور ہمارے سروں پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے عازم ''چچیاں شریف'' ہوتے۔

پھر وہ دن ہمارے لئے ''یوم عید اکبر'' ہوتا جب سیدی وابی زیدہ مجدہ نور بھرے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دربار شریف کی حاضری کے بعد واپس گھر میں داخل ہوتے ہم سب بہن بھائی آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے اور سیدی ومرشدی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات، ارشادات گرامی اور خصائل وشمائل کے ذکر سے اپنے دلوں کی کھیتی کو مزید تروتازہ کرتے۔ پھر حضور سیدی وابی زیدہ مجدہ اپنے بیگ سے تبرک نکالتے (جو روٹیوں کی صورت میں، کبھی اخروٹ کی صورت میں اور کبھی شرینی یا پھل کی صورت میں ہوتا) اور ہماری والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تازہ وضو فرماتیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس سے شکر بجالاتیں پھر ہمارے درمیان اس تبرک کو تقسیم فرمادیتیں اور ہم اسے اس اعتقاد وایمان سے تناول کرتے کہ اس وقت اس سے بڑھ کر ہمارے لیے اور کوئی چیز باعث سعادت وافتخار نہیں۔

اللّٰھم لک الحمد ملء السموات والارض۔

گردشِ شام وسحر نے کئی پلٹے کھائے۔ مرورِ زمانہ نے کئی ماہ وسال کو قصہ

Marfat.com

ماضی بنایا۔ میں خود اپنی زندگی کی ۴۷ بہاروں کو دیکھ چکا ہوں لیکن والدین کریمین کا یاد کرایا ہوا سبق نہ بھول سکا بلکہ سیدی وابی زیدہ مجدہ کی خصوصی شفقت سے بچپن کا نقش گہرا ہی ہوتا چلا گیا۔ آپ نے اپنے عمل اور گفتار و کردار سے وہ ذوق و شوق عطا کیا جس نے مجھے محبت کے تنگ کوچہ سے نکال کر عقیدت کی شاہراہ پر ڈال دیا۔ دل میں محبت کی کلی یوں کھلی کہ ہر اس چیز سے محبت ہوگئی جس کی نسبت سیدی و مرشدی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

میں بچپن سے سیدی وابی زید مجدہ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی کی بنی ہوئی تسبیح دیکھتا تھا جب بھی اسے دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا کئی سال تک وہ آپ کے ہاتھوں میں رہی۔ آپ اس پر اکثر شغل اسم ذات کرتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل ایک اور تسبیح آپ کے ہاتھ میں آئی اور پہلی تسبیح کے بارے میں علم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں گئی؟ کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ اس کے بارے میں آپ سے سوال کروں لیکن ہر مرتبہ جب سامنے آتا ہمت جواب دے جاتی۔ ایک دن حضور سیدی وابی زیدہ مجدہ بڑے خوشگوار موڈ میں تھے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس تسبیح کے بارے میں عرض کر دی آپ مسکرا دیئے اور فرمایا وہ میرے پاس محفوظ ہے۔ عرض کی اگر عنایت ہو جائے تو زہے نصیب!

میری اس عرضداشت پر آپ اٹھے اور لوہے کی الماری سے نہایت ادب سے اسے نکالا اور مجھے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

بیٹا! تمہیں علم ہے یہ تسبیح کہاں سے آئی تھی؟ یہ ہمارے آقائے نعمت حضور قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ نے عنایت فرمائی تھی اور یہ تسبیح مبارک اندازاً بیس سال سے زائد عرصہ میرے استعمال میں رہی۔ بیٹا! اب اس تسبیح کا خیال رکھنا، عرصہ بیس سال سے میں نے کبھی اسے بے وضو ہاتھ نہیں لگایا۔ اللہ اکبر!

اس تسبیح مبارک کو میں نے آنکھوں سے لگایا اور گھر آ گیا۔ گھر پہنچتے ہی میری آنکھیں میرے قابو سے باہر ہوگئیں اور روتی ہی چلی گئیں۔

اپنے شیخ کا اتنا ادب! سبحان اللہ!

اے تاریخ! تجھے اپنی معلومات پر بڑا ناز ہے لیکن ایسے افراد کی فہرست تو پیش کر جنہوں نے اپنے شیخ طریقت کا اتنا ادب کیا ہو کہ ماہ وسال کا تسلسل بھی ادب واحترام میں کمی نہ کرسکا ہو۔ جس کی عطا فرمودہ تسبیح کا اتنا ادب اس کی اپنی ذات کا کتنا ادب ہوگا۔ اس قالب بشری میں کون سی روح ارجمند ہے جس سے منسوب چیزیں باعث تکریم ہیں یہ تو نظر والے جانیں۔

سیدی وابی زیدہ مجدہ کے ہمراہ دربار گہر بار گلہار شریف کوٹلی میں ہم بھائیوں نے کچھ عرصہ قبل حاضری کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے اردگرد لائبریری کے باہر کھلی جگہ میں ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم میں سے کسی کی پشت جانب مغرب ہوگئی۔ سیدی وابی زیدہ مجدہ فوراً گویا ہوئے: بیٹا! ادھر پشت نہ کرو اس طرف ہمارے آقائے نعمت حضور قبلہ عالم دامت

١٦٥٣٣١

Marfat.com

برکاتہم وفیوضاتھم کا کمرہ مبارک ہے۔

ادبنا ابونا فاحسن تادیبا

کچھ عرصہ قبل سیدی والی زیدہ مجدہ علیل ہوگئے، کثرت بول کی تکلیف میں مبتلا ہوگئے۔ پیرانہ سالی، موسم سرما اور کثرت بول نے تکلیف در تکلیف میں ڈال دیا۔ اس دوران جب بھی آپ استنجا خانہ جاتے جسم سے سویٹر کو اتار دیتے۔ فراغت کے بعد پھر اسے زیب تن فرما لیتے، کسی ارادت مند نے عرض کی: حضور اسے بار بار کیوں اتارتے ہیں؟ آپ نے آب دیدہ ہو کر فرمایا: چند سال قبل میرے آقائے نعمت سیدی و مرشدی حضور قبلہ عالم سرکار کوٹلوی دامت برکاتہم وفیوضاتہم نے عنایت فرمایا تھا۔ آج تک میں اسے پہن کر استنجا خانہ نہیں گیا، کیونکہ طریقت ادب ہی ادب ہے۔ اس راہ میں جو کچھ ملتا ہے ادب سے ملتا ہے۔ بے ادب کے نصیب میں محرومی کے علاوہ کچھ نہیں۔

کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی یہ کتنی پیاری تعلیم ہے جس نے دل میں محبت شیخ کی چنگاری کو شعلہ جوالہ بنا دیا۔ چشمہ حیات کے پانی میں وہ اثر کہاں جو اس پیکر ادب کے گفتار دلنواز میں ہے جس کی وجہ سے سینے میں الفت و عقیدت کا پیوست شدہ بیج تناور درخت بن گیا جس نے غیر کی محبت کے لیے ذرہ برابر جگہ نہ چھوڑی۔ پھر وہ وقت آیا:

امر علی الدیار دیار لیلی
اقبل ذا الجدار و ذا الجدارا

Marfat.com

و ما حب الدیار شغلن قلبی
ولکن حب من سکن الدیار!

محبوب کے شہر، اس کی گلی کوچوں سے گزرتا ہوں تو عالم وارفتگی میں کبھی اس دیوار کو بوسے دیتا ہوں کبھی اس دیوار پر ہونٹ پیوست کر دیتا ہوں۔ اس شہر یا اس کے در و دیوار کی کسی ذاتی خوبی نے میرا دل فریفتہ نہیں کیا بلکہ اس بستی میں بسنے والے دلبر کی محبت نے اسے خود رفتہ بنا دیا ہے۔''

(بہ حوالہ: قصرِ عارفاں اور سگِ درگاہ سلطانی)

درس و تدریس:

حصولِ علم اور تدریسِ علم دو علیحدہ علیحدہ شعبہ جات ہیں۔ ضروری نہیں کہ اچھا عالم اچھا مدرس بھی ہو۔ قدرت نے حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کمال بھی عطا فرمایا کہ آپ مشکل اور فنی کتب کو بھی ایسے سہل انداز میں پڑھاتے کہ ازبر ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ پیر علاء الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ محمد سعید احمد اسعد کو بتایا کہ مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ میں زمانۂ طالب علمی میں ایک بار اصول فقہ کی مشہور کتاب حسامی کا ایک سبق کافی مشکل محسوس ہو رہا تھا۔ میں کتاب اٹھا کر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ کتاب حسامی کا یہ مقام مجھے سمجھا دیں تو حضرت صاحب قبلہ نے چند الفاظ سے کچھ اس طرح مذکور مقام کی تشریح فرمائی کہ اب سبق بالکل آسان لگنے لگا۔ بس اس دن کے بعد سے مفتی صاحب قبلہ میرے محبوب ترین استاد بن گئے۔

آپ کی تدریسی صلاحیتوں کا گواہ یہ واقعہ بھی ہے جو حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ نے خود ذکر فرمایا کہ سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد حضرت صاحبزادہ فضل رسول صاحب راولپنڈی سے دو استاد نئے لے آئے، اور پھر جب نیا سال شروع ہوا اور اسباق تقسیم ہوئے تو ان دونوں میں سے ایک کے اسباق میں فقہ کی کتاب ہدایہ شریف بھی آئی۔ طلبہ کافی ذی استعداد تھے اور جب اس استاد نے تین چار دن سبق پڑھایا تو طلبا مطمئن نہ ہو سکے اور وہ استاد حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور کہا کہ ہدایہ مجھ سے اچھی طرح پڑھائی نہیں جا سکتی۔ یہ کسی اور استاد کو دی جائے تو صاحبزادہ صاحب نے ہدایہ کی تدریس میرے ذمہ کر دی اور پھر وہی ذی استعداد طلبہ پورا سال بڑے اطمینان کے ساتھ پڑھتے رہے۔

آپ کی طویل تدریسی زندگی میں سیکڑوں تشنگان علم نے آپ سے علم حاصل کیا۔ ایسے علما کی مکمل فہرست تو دستیاب نہیں چند کے نام درج ذیل ہیں:

- پیر طریقت علاء الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، نیریاں شریف، آزاد کشمیر
- حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ، لاہور
- مولانا معراج الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، سابق شیخ الحدیث بھیرہ شریف
- مولانا سید مراتب علی شاہ، گوجرانوالہ
- سیّد زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا محمد ابراہیم صاحب خوشتر صدیقی، مبلغ افریقہ
- مولانا حیات محمد صاحب، ہجیرہ، آزاد کشمیر
- مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ صاحب، قاضی آزاد کشمیر

Marfat.com

- مولانا رحمانی میاں صاحب، بریلی شریف، انڈیا
- پیر طریقت صاحبزادہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، پاک پتن شریف
- مولانا منیر الزمان صاحب مبلغ برطانیہ
- مولانا مفتی محمد حسین صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ
- صاحبزادہ محمد فضل رسول الحیدری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم
- مولانا شمس الزمان لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا حافظ اکبر حسین، آزاد کشمیر
- مولانا فتح عالم، آزاد کشمیر
- مولانا حافظ محمد اعظم صاحب، آزاد کشمیر
- حضرت مولانا حافظ محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، آزاد کشمیر
- مبلغ یورپ پیر سید غلام جعفر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا محمود حسین صاحب شائق، خطیب منگلا کالونی
- قاری محمد صدیق قادری
- علامہ یوسف نقشبندی
- قاری محمد مشتاق
- علامہ محمد افضل سعید

اولادِ امجاد:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو صالح اور عالم اولاد سے نوازا۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے

اور ایک بیٹی ہے جو علمی حلقوں میں جانے پہچانے ہیں۔

۱۔ علامہ محمد سعید احمد اسعد

۲۔ علامہ محمد کریم سلطانی

۳۔ کنیز فاطمہ زوجہ قاری نور الحق رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ علامہ محمد حبیب امجد

۵۔ قاری محمد مسعود احمد حسان

وفات کے وقت آپ کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور آگے ان کی اولاد کی تعداد قریباً ۱۳۳ر ہے۔ (خانوادۂ امینیہ کا شجرہ تیسرے باب میں ملاحظہ فرمائیں!)

عادات و معمولات:

اگر آپ کے معمولات کو دیکھا جائے تو ہر کام میں شریعت مصطفوی پر سختی سے کاربند تھے۔ فقہی مسائل کی جو تعبیر امام الائمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اس پر عمل پیرا ہوئے۔ تصوف میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں شامل ہیں۔ عشق کی اسی وادی میں چلنے والے ہیں جس کی قیادت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے۔ طبیعت خاموشی پسند، کلام فرماتے تو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس ہوتا۔ آپ کی گفتگو خاص احباب میں ہوتی یا عوام کے مجمع میں، ہمیشہ یہی درس ہوتا۔ یہی درس آپ کا وظیفہ حیات تھا۔ مجددی سلوک کی ہمیشہ پاسداری کی۔

Marfat.com

سادات اور علما کی خدمت آپ کا وہ معمول تھا کہ عبادت سمجھ کر کرتے تھے۔ نہ جانے کتنے سادات تھے جن کی آپ خدمت کرتے اور دنیا کو خبر بھی نہ تھی۔ علما اور طلبا سے محبت آپ کے وجود مبارک کا حصہ تھی۔ کئی طلبا اور علما آپ کی توجہات سے درجہ کمال کو پہنچے۔ گھر جانے کے لیے مستحق طلبا کو کرایہ بھی عنایت فرماتے۔ انکسار و عاجزی کا پیکر تھے۔ بلند بانگ دعوؤں سے ہمیشہ اجتناب فرمایا۔ تحریرات میں اپنے نام کے ساتھ ''فقیر'' کا لفظ رقم فرماتے۔ معاملات میں انتہائی احتیاط فرماتے۔

سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سفید کرتا اور شلوار زیب تن فرماتے، البتہ عمامہ کے رنگ مختلف ہوتے۔ خوب صورت کھسہ استعمال فرماتے۔ جلدی اٹھنے کا معمول تھا۔ سنت قیلولہ پر عمل فرماتے۔ امت کی اصلاح کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وعظ اور دعا میں امت کے لیے دعا آپ کا معمول تھا۔ ملنے کے لیے جو بھی آتا موسم اور وقت کے مطابق اس کی تواضع ضرور کی جاتی۔ نماز ہمیشہ باجماعت ادا فرماتے اور کبھی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہوئی۔ ایام علالت میں بھی ایک نماز بار بار جماعت کے ساتھ ادا فرماتے نظر آرہے ہیں۔ بظاہر بے ہوشی کی کیفیت میں بھی خدام کا کہنا ہے کہ نماز کے وقت میں ہاتھوں کی حرکات وسکنات سے محسوس ہوتا تھا کہ نماز ادا فرما رہے ہیں۔ باقی اوقات میں ہاتھوں/انگلیوں کی حرکات سے محسوس ہوتا کہ تسبیح فرما رہے ہیں۔ درود پاک کی کثرت کے علاوہ دلائل الخیرات شریف آپ کے اوراد کا حصہ تھی۔ روزانہ اس کی منزل تلاوت فرماتے مگر جمعرات کو مکمل پڑھتے۔ عصر سے عشا کے درمیان ختم غوثیہ اور ختم مجددیہ پڑھتے۔ نماز ظہر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت فرماتے مگر آخری علالت میں یہ معمول موقوف ہوگیا۔ اسی طرح طریقہ مجددیہ کے مطابق لطائف پر ذکر

Marfat.com

فرماتے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اپنے معمولات باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔ ختم خواجگان اور حزب البحر کو باقاعدہ معمول بنائیں۔''

آپ کے افکار و نظریات اور تعلیمات و معمولات کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1۔ شریعت مطہرہ کی پابندی
2۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
3۔ درود پاک
4۔ احترام سادات
5۔ احترامِ اولیا و صلحا
6۔ خدمت خلق
7۔ بچوں پر شفقت
8۔ والدین کا احترام

آپ خود بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ مقام حج کے موقع پر والدین کی خدمت کے نتیجہ میں ملا۔ والدہ ماجدہ کی دعا آپ نے ان الفاظ میں نقل کی:

''بیٹا! اللہ تعالیٰ تجھے ولیوں، غوثوں اور قطبوں کا درجہ دے۔''

Marfat.com

علالت و وصال:

آپ کو عارضۂ قلب کے ساتھ بعض دیگر امراض بھی لاحق ہو گئے۔ کچھ عرصہ الشفاء انٹرنیشنل ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج رہے۔ بعد ازاں ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا، جہاں آپ ۳؍جنوری ۲۰۱۸ء بمطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ کو بروز بدھ بہ وقت ۹:۳۰ بجے صبح (کمرہ نمبر 605) نفی اثبات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مختلف اوقات میں آپ کے معالجین کے اسماء درج ذیل ہیں:

- ڈاکٹر شہزاد
- ڈاکٹر کاشف
- ڈاکٹر عاطف
- ڈاکٹر الیاس شاکر
- ڈاکٹر کامران چیمہ

وصال کے بعد جب حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا جسد خاکی محمد پورہ، فیصل آباد لایا گیا تو جنازہ سے قبل حضرت صاحب زادہ پیر محمد زاہد سلطانی مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہِ فتحیہ، گلہار شریف، کوٹلی) تشریف لائے، تمام صاحب زادگان اور اقربا کی موجودگی میں آپ نے حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کو بوسہ دیا، اور عطر سے معطر فرمایا۔

Marfat.com

جنازہ:

فیصل آباد میں دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں آپ کی نماز جنازہ کا اعلان کیا گیا۔ پاکستان کے چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر گلگت بلتستان سے عشاق فیصل آباد پہنچے۔ چشم فلک نے عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایسا اجتماع کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ کم وبیش تین لاکھ لوگوں کا جم غفیر تھا۔ چناب چوک سے بیرون چنیوٹ بازار اور وہاں سے گمٹی تک سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ یہاں تک کہ ملحقہ ذیلی سڑکیں اور گلیاں لوگوں سے بھری ہوئی تھیں پلازوں اور گھروں کی چھتوں پر بھی لوگ موجود تھے۔ رش کی وجہ سے لوگوں نے دکانوں میں نماز جنازہ ادا کی۔ نماز جنازہ ۴ رجنوری بروز جمعرات تقریباً ۰۵:۳۰ منٹ سہ پہر علامہ سعید احمد اسعد نے پڑھائی۔ جنازہ میں پیر محمد زاہد سلطانی دامت برکاتہم العالیہ گلہار، کوٹلی شریف، صاحبزادہ حامد رضا، سید ریاض حسین شاہ، علامہ حمید جان سیفی، مفتی غلامِ حسن قادری، علامہ یوسف نقشبندی، قاری علی اکبر نعیمی، علامہ اسلم رضوی، علامہ ارشد القادری، ڈاکٹر خادم خورشید ازہری، عبدالقوی قادری کے علاوہ ہر مکتبہ فکر کے عوام وعلما نے شرکت کی۔ تعزیت کے لیے صاحبزادگان کے پاس آنے والوں میں ہر مکتبہ فکر کے اکابر بشمول سیاسی قائدین شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ غیر مسلم بھی اظہار افسوس کے لیے آئے۔ اسی طرح ختم سوم (منعقدہ ۷ رجنوری بروز اتوار) میں بھی کثیر افراد نے شرکت کی۔

تدفین:

آپ کی تدفین محمد پورہ میں جامع مسجد گلزار مدینہ کے پہلو میں کی گئی۔ وصیت

Marfat.com

کے مطابق تابوت میں تبرکات رکھے گئے۔ تدفین کا عمل مغرب کی نماز کے بعد ہوا۔ تدفین میں آپ کے لخت جگر علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی کے علاوہ دیگر صاحبزادگان اور کوٹلی شریف سے آئے۔ حضرت قبلہ پیر زاہد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ۱۱رفروری ۲۰۱۸ء/۲۴رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ بروز اتوار چہلم ہوا۔ جس میں خانقاہ فتحیہ کی طرز پر ختم اور دعاء ہوئی۔

کرامات:

صوفیہ نے ولایت و بزرگی کے لیے کرامت کو کبھی معیار نہیں سمجھا۔ مگر ان کا صالحین سے صدور اہل سنت کے نزدیک حق ہے۔ آپ سے بھی بکثرت کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ کی کرامات زبان زد عام ہیں اور کئی تاثرات ومبشرات کے ضمن میں ذکر بھی ہوئی ہیں، اس لیے ان کا یہاں اعادہ نہیں کیا جا رہا۔ اس حقیقت کو بھی نظروں سے اوجھل نہیں کرنا چاہیے کہ ہر کام میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم پر عمل سب سے بڑی کرامت ہے۔ تصوف کی کتب کے مطالعہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ شریعت پر عمل سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔ حضرت فقیہ العصر کی حیات مبارکہ کو دیکھیں تو اتباع رسول کے مقامات سبعہ جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات شریفہ کے دفتر دوم، مکتوب ۴۵ر میں تحریر فرمائے' پر عامل نظر آتے ہیں۔

خلفا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کا مکمل ریکارڈ دستیاب نہیں۔ جن احباب کو آپ اجازت وخلافت سے نوازتے ان کا اعلان ہوتا نہ کوئی تقریب، آپ کے خادم جناب

Marfat.com

حافظ شکیل احمد اور دیگر احباب کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق آپ کے خلفا کے اسما درج ذیل ہیں:

۱۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ علامہ علی احمد سندھیلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ سید محمود حسین شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ چاروں صاحب زادگان (علامہ سعید احمد اسعد، علامہ محمد کریم سلطانی، علامہ حافظ محمد حبیب امجد، علامہ محمد مسعود احمد حسان)

۵۔ صاحب زادہ محمد وقار الاسلام

۶۔ علامہ افتخار حسین شاہ (ہالینڈ)

۷۔ مفتی محمد زاہد جمیل

۸۔ حافظ محمد طاہر سلطانی

۹۔ حافظ محمد ابراہیم سلطانی

۱۰۔ محمد نعمان سلطانی

۱۱۔ محمد جنید سلطانی

۱۲۔ محمد ابدال سلطانی

۱۳۔ حافظ محمد طیب محمود

۱۴۔ حافظ محمد شہباز

۱۵۔ حافظ شکیل احمد

۱۶۔ محمد کاشف

Marfat.com

خدام:

اگرچہ آپ کے تمام متوسلین ومریدین اور عقیدت مند خدام میں شامل ہیں مگر جو احباب آپ کی حیاتِ مستعار میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت پر مامور رہے درج ذیل ہیں:

۱۔ میاں محمد خالد

۲۔ حافظ محمد شہباز

۳۔ حافظ شکیل احمد

۴۔ حاجی راشد حبیب

۵۔ حافظ محمد راشد

Marfat.com

تصانیف

Marfat.com

رہتا قلم سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

انسانیت کو فائدہ پہنچانے والی چیزوں میں سے ایک تصانیف ہیں، یہ بعض اوقات بالمشافہ ملاقات سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوتی ہیں۔ ہمارے اسلاف نے خدمت دین کے جذبہ کے تحت مختلف علوم وفنون پر کتب تحریر کیں۔ اگر مجددی صوفیہ پر غور کریں تو حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جملہ صاحبزادگان، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی، علامہ آلوسی، شاہ عبدالغنی مجددی اور دیگر نے انسانی خدمت کے اس پہلو پر ضرور کام کیا۔ مجددی صوفیہ کی اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت فقیہ العصر نے بہت سی کتب تصنیف کیں۔ قرآن وحدیث، اشعار، روایات سلف کے شواہد اور اسناد سے مزین آپ کی تصانیف کا دل نشین انداز دلوں میں اترتا جاتا ہے اور "از دل خیزد وبر دل ریزد" کی لاجواب مثال ہیں۔ تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ آب کوثر (اردو، فارسی، عربی، انگلش، پشتو، سندھی، ہندی)

2۔ آب کوثر کی کہانی

3۔ ادب کی اہمیت

Marfat.com

4۔ اسلام میں شراب کی حیثیت

5۔ البرہان (اردو، انگلش)

6۔ البرہان پڑھو

7۔ الفوز الکبیر

8۔ امت کی خیر خواہی

9۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خیر خواہی

10۔ انتباہ دعوتِ غور وفکر

11۔ انگوٹھے چومنا

12۔ اہل اقتدار کے نام کھلا خط

13۔ اہم پیغام

14۔ اہم فتویٰ

15۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں)

16۔ ایمان افروز کتابیں

17۔ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت

18۔ برالوالدین

19۔ برزخی زندگی

20۔ برکاتِ آبِ کوثر

21۔ برکاتِ درود پاک

22۔ برکاتِ درود شریف مع نصیحت نامہ

Marfat.com

23۔ برکاتِ محافل درود شریف

24۔ بیدار کن نصیحت

25۔ بیدار کن واقعات

26۔ بےادبی کا وبال

27۔ تاثرات البرہان

28۔ تذکرہ سیّدی شاہ نقشبند

29۔ تصوف اور ایمان کے موتی

30۔ تعارف تقویۃ الایمان (اردو، فارسی)

31۔ تنبیہ الغافلین نصیحت نامہ

32۔ تنقیدی نظر

33۔ توحید

34۔ توحید اور فرقہ بندی

35۔ توکل علی اللہ

36۔ ٹی بی اور ٹی وی

37۔ ٹی وی کے ثمرات

38۔ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

39۔ جنت جانے کا آسان طریقہ

40۔ جنت کی راہداری

41۔ جنتی گروہ (اردو، فارسی)

Marfat.com

42۔ حاضر ناظر (الیواقیت والجواہر) (اردو، فارسی)

43۔ حقوق الزوجین

44۔ حقوق العباد

45۔ حکم الضعاف

46۔ حمایت الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

47۔ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

48۔ خسارہ

49۔ خطاب

50۔ خطاب (دوم)

51۔ خطاب شب معراج النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

52۔ خطاب شب براءت

53۔ خطاب شب قدر

54۔ خلیفۃ اللہ

55۔ خیر خواہی

56۔ داڑھی کی اہمیت

57۔ دعا بعد از نمازِ جنازہ

58۔ دعوت فکر

59۔ دکھوں اور پریشانیوں کا علاج

60۔ دنیا

Marfat.com

61۔ دو جہاں کی نعمتیں

62۔ دو خزانے

63۔ دو گھر

64۔ دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ

65۔ دوستی

66۔ دینی مدارس اور ہم

67۔ دیوبندی سنی فرق

68۔ راہِ نجات (اردو، فارسی)

69۔ ردِ شمس

70۔ سعی السعید

71۔ سفرآخرت

72۔ سفرِ آخرت اور قصر جنت

73۔ سفرآخرت اور درود پاک

74۔ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

75۔ سودخور کا انجام

76۔ سیّدی محدث اعظم

77۔ سیّدی محدث اعظم پر الزامات اور ان کا جواب

78۔ سیّدنا امام اعظم (اردو، فارسی)

79۔ شانِ محبوبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

80۔ شرفِ امتِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
81۔ شرک اور توحید
82۔ شفاعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
83۔ شیطان کے ہتھکنڈے
84۔ صراطِ مستقیم
85۔ عاشقِ درود پاک (حاجی عبدالغنی مرحوم)
86۔ عذابِ الٰہی کے محرکات
87۔ عربی مفردات
88۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو واقعات
89۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
90۔ عطائے حق
91۔ عظمتِ نامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
92۔ عظمت کے پھول
93۔ عظمتِ نامِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
94۔ عقیدہ کی اہمیت
95۔ عمرِ رفتہ
96۔ عورت کا مقام
97۔ فتویٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
98۔ فتویٰ متعلقہ زکوٰۃ

Marfat.com

99۔ فضائل درود شریف

100۔فضائل سیّدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا

101۔فیضانِ نظر

102۔قصرِ جنت

103۔قوم کے نام ایک کھلا خط

104۔مابعد الموت

105۔مال و دولت

106۔مبشرات و تاثرات

107۔مختار نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

108۔مستقبل

109۔مسجد ضرار

110۔معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

111۔مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

112۔مکالمہ

113۔میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

114۔ناصحانہ اپیل

115۔نسبت

116۔نصائح ثمانیہ

117۔نصیحت (اول)

Marfat.com

118۔نصیحت (دوم)

119۔نظرِ بد

120۔نقشہ اوقات نماز

121۔نماز اور وسوسے

122۔نماز کی اہمیت

123۔نیا نصیحت نامہ

124۔ولایت

125۔ہنگامی حالات اور درود پاک

126۔ہیرے اور جواہرات

127۔یادداشتیں

128۔یزید کون تھا؟

Marfat.com

مقالاتِ امینیہ

آپ کی مختلف کتب ورسائل کو ''مقالات امینیہ'' کی شکل میں علیحدہ سے بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ ان کے سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ان مقالات میں اکثر کتب ورسائل وہی ہیں جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں۔ ساتوں جلدوں کے ۳۸۲۲ر صفحات ہیں۔ ان مقالات میں جلد وار شائع ہونے والے رسائل کی تفصیل درج ذیل ہے:

جلداول

اس جلد کے صفحات ۵۵۱ ہیں، اور اس جلد میں درج ذیل ۱۱ر رسائل وکتب شامل ہیں:

۱۔ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۔ حاضر وناظر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۳۔ توحید اور فرقہ بندی
۴۔ ردِ شمس
۵۔ سیدنا امام اعظمؒ
۶۔ جنتی گروہ

Marfat.com

۷۔ فتویٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۸۔ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت

۹۔ نسبت

۱۰۔ یزید کون تھا؟

۱۱۔ ادب کی اہمیت

جلد دوم

اس جلد کے صفحات ۵۰۶ ہیں اور اس جلد میں درج ذیل ۱۰/ رسائل و کتب شامل ہیں:

۱۔ نماز کی اہمیت

۲۔ خسارہ

۳۔ الفوز الکبیر

۴۔ سودخور کا انجام

۵۔ الانتباہ

۶۔ دینی مدارس اور ہم

۷۔ دو گھر

۸۔ دو خزانے

۹۔ داڑھی کی اہمیت

۱۰۔ مابعد الموت

Marfat.com

جلد سوم

اس جلد کے کل صفحات ۶۱۸ ہیں اور درج ذیل ۱۴ رسائل پر مشتمل ہے:

۱۔ مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ فضائلِ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا

۳۔ حمایتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۔ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۔ احباب کے نام کھلا خط

۶۔ عطاءِ حق

۷۔ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت

۸۔ حکم الضعاف

۹۔ دعا بعد نماز جنازہ

۱۰۔ ناصحانہ اپیل

۱۱۔ نظر بد

۱۲۔ تعارف تقویۃ الایمان

۱۳۔ فضائل نکاح

۱۴۔ راہِ نجات

Marfat.com

جلد چہارم

اس جلد کے کل صفحات ۵۸۰ ہیں اور یہ جلد درج ذیل کتب پر مشتمل ہے:

۱۔ عظمت نامِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فارسی)

۲۔ ایمان کے موتی

۳۔ تذکرہ شاہِ نقشبند قدس سرہ

۴۔ برکاتِ آبِ کوثر

۵۔ نصیحت برائے اولاد واحباب

جلد پنجم

اس جلد کے کل صفحات ۵۵۸ ہیں اور اس میں درج ذیل رسائل شامل ہیں:

۱۔ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ میلادِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۳۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حقوق الزوجین

۵۔ برزخی زندگی

۶۔ توکل علی اللہ

۷۔ فضائل شکر

۸۔ مال ودولت

۹۔ نصیحت (سوم)

Marfat.com

۱۰۔ زکوٰۃ کے متعلق فتویٰ

۱۱۔ طلاق ثلاثہ

جلد ششم

اس کتاب میں صفحات ۵۶۶ ہیں اور اس میں شامل رسائل کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ عورت کا مقام

۲۔ خیر خواہی

۳۔ داڑھی کی اہمیت

۴۔ شفاعت

۵۔ شرف امت

۶۔ دعوت فکر

۷۔ برکات محافل درود شریف

۸۔ حقوق العباد

۹۔ سعی السعید

۱۰۔ عذاب الٰہی کے محرکات

۱۱۔ قوم کے نام اہم پیغام

Marfat.com

جلد ہفتم

اس جلد کے صفحات ۵۴۳ ہیں اور درج ذیل ۱۸ ر رسائل پر مشتمل ہے:

۱۔ شانِ محبوبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۔ دو جہاں کی نعمتیں

۴۔ غلط فہمی کا ازالہ

۵۔ مکالمہ

۶۔ نماز پڑھو

۷۔ مستقبل

۸۔ شرک اور توحید

۹۔ ہیرے اور جواہرات

۱۰۔ بیدار کن نصیحت

۱۱۔ شیطان کے ہتھکنڈے

۱۲۔ جمہوریت

۱۳۔ تنقیدی نظر

۱۴۔ بے ادبی کا وبال

۱۵۔ موجودہ دور کے بحرانوں کا علاج

۱۶۔ فیضانِ نظر

Marfat.com

۱۷۔ اسلام میں شراب کی حیثیت

۱۸۔ جنت کی راہداری

ان مطبوعہ کتب کے علاوہ آپ کے آثار علمی میں غیر مطبوعہ کتب، خطوط، درسی نوٹس اور فتاوی موجود ہیں۔ جن کو عن قریب منظر عام پر لایا جائے گا۔

ان کتب کے عنوانات پر غور کریں تو اکثر سیرت النبی سے متعلق ہیں اور سیرت النبی کا وہ پہلو جس میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دلوں میں گھر کر جائے، مسلمان اپنے کریم آقا کا سچا غلام بن جائے اور محبت رسول کی نعمت سے مالا مال ہو جائے۔ علاوہ ازیں معاشرتی وسماجی اصلاح کے مختلف پہلوؤں پر تحریر فرمایا۔ جن شخصیات پر کچھ لکھا ان میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ اس سے پتا لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کے تخلیقی عناصر کون کون سے ہیں۔ یہ کتابیں صرف الفاظ نہیں آپ کی عادات ومعمولات بھی ہیں جنہیں الفاظ کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے۔ کتابوں میں موجود تعلیمات، نصائح اور اوراد و وظائف کی عملی شکل آپ کی ذات گرامی مرتبت ہے۔

Marfat.com

اگلے صفحات میں آپ کی تالیفات وتصنیفات میں سے

۱۔ آبِ کوثر

۲۔ البرہان

۳۔ خلیفۃ اللہ

کا اجمالی تعارف درج کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں آپ کی تصانیف کے مقاصد واہداف اوراسلوب بیان پر بھی اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

Marfat.com

(۱)

آبِ کوثر

تالیف کا پس منظر و اشاعت:

صاحب کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام کا نذرانہ بھیجنا، من گھڑت روایات کے سہارے تراشا گیا افسانہ نہیں، بلکہ خالق کائنات، احد و صمد ذات کا حکم ہے، جو اس نے اہل ایمان کو دیا۔ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عقیدتوں اور محبتوں کا یہ نذرانہ ''مسلک اہل محبت'' رکھنے والے اصحاب کی خصوصی نشانی اور امتیاز ہے۔ دیوانگانِ عشق کا مسلک ہی دنیا سے نرالا ہوتا ہے۔

؎ دل ز محبوب حجازی بستہ ایم

درود پاک کے موضوع پر دنیا کی ہر زبان میں بے شمار کتابیں تحریر کی گئی ہیں جو اپنے انداز بیان، مواد اور دیگر حوالوں سے قابل قدر ''سرمایہ محبت'' ہیں۔ لیکن اردو زبان میں ''آب کوثر'' نے جس طرح اہل محبت کے دل موہ لیے ہیں اس کی نظیر پیش کرنا مشکل ہے۔

سبب تالیف:

۱۹۸۰ء میں حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد

Marfat.com

سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ میاں بشیر احمد صاحب قبلہ حضرت صاحب کو لاہور تک اپنی گاڑی میں چھوڑ کر آئے، میاں صاحب کے گھر درود پاک کی ایک کتاب دیکھی جس کے اوراق بوسیدہ ہو چکے تھے وہ کتاب ان کے والد صاحب کے زیر مطالعہ رہ چکی تھی، لاہور تک کے سفر میں حضرت نے اس کتاب کا مطالعہ فرمالیا۔ پھر اس کتاب نے درود پاک کے موضوع پر لکھنے کی تحریک پیدا کر دی۔ حضرت سرہند تشریف لے گئے۔ سرمایۂ ملت کے نگہبان نے اپنے زائر کو فیوضات باطنیہ سے خوب نوازا ہوگا۔ بالآخر آپ فیوضات مجددیہ کے امین بن کر ارض مقدس تشریف لائے تو درود پاک کے ذریعہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکٹھا کرنے کا سوچا۔ ان سوچوں نے آب کوثر کا رنگ اختیار کیا اور ۱۵ر جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ کو یہ کتاب مکمل ہوگئی۔ پھر کیا تھا، حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے حوالے سے اقبال کی جو آرزو تھی اس کی تکمیل ہوتی رہی۔ وہ آرزو یہ تھی:

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

سچ کہا ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے:

"گویا یہ (آب کوثر) ایک ساغر ہے جس میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شراب بھری ہوئی ہے۔"

اخلاص ومحبت کے جس جذبہ سے یہ سطور لکھی گئیں وہ بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنے دامن دل کو ہر چیز سے خالی کر کے عشق ہی کی خیرات مانگے اور اسے عطا نہ ہو۔ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مانگنے

Marfat.com

والوں کو اتنا عطا کیا جاتا ہے اسے الفاظ و بیان کا جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔ کیوں نہ ہو یہ انا اعطیناك الكوثر کا فیض جو ہوا۔ لاہور سے رانا ریاض صاحب جو حضرت کو جانتے بھی نہ تھے، مدینہ شریف سے مولانا فضل الرحمٰن مدنی کا پیغام لے کر آئے کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مقبول ہے، اس کی خوب اشاعت کرو۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

اب تک کروڑوں کی تعداد میں "آب کوثر" شائع ہو کر شرق و غرب میں پہنچ چکی ہے۔ شاید ہی دنیا میں کوئی ایسا ملک ہو جہاں غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں اور وہاں ایک دو آب کوثر نہ پہنچی ہوں۔

اس کتاب کا فارسی ترجمہ (جو حضرت نے خود فرمایا) اور انگریزی ترجمہ (جو پروفیسر خورشید الزماں ہاشمی نے کیا، اب ان کا وصال ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان پر درود پاک کے طفیل اپنی رحمتیں نازل فرمائے) اہل محبت کی مشام ایمان کو معطر کر رہا ہے۔ عربی ترجمہ ڈاکٹر منیر الازہری صاحب (قاہرہ، مصر) نے، سندھی ترجمہ حکیم الطاف حسین قادری (خیر پور میرس، پاکستان) نے اور ہندی ترجمہ تنظیم رضا قریشی (نیو دہلی، انڈیا) علاوہ ازیں پشتو زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے۔

یہ کتاب علمی و عوامی حلقوں میں یکساں مقبول ہے۔ ہر طبقہ میں اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے استاذ العلما شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

Marfat.com

''یہ غافلین کے لئے تنبیہ، عاملین کے لیے تفریح، مشغول حضرات کے لئے جلا وضیا اور مبتلا کے لیے دفع بلا ہے۔''

(آب کوثر، جہیز ایڈیشن، ص:۷۲)

واعظین کے لیے اس کی اہمیت وضرورت کی علامہ سعید احمد اسعد نے ان الفاظ سے وضاحت کی:

''اس میں واعظین کے لیے وافر مواد موجود ہے۔ متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انھوں نے آب کوثر میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔''

(آب کوثر، جہیز ایڈیشن، ص:۸۶)

ڈاکٹر محمد اظہر اس کی کشش کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''آب کوثر ایک مقناطیسی حیثیت کی حامل تصنیف ہے، جس جس کی بھی نظر پڑی وہ اس کا گرویدہ ہوگیا۔

دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

والا معاملہ ہے۔ پہلی ہی نظر میں یہ قاری کو اپنا اسیر بنالیتی ہے۔''

(آب کوثر، جہیز ایڈیشن، ص:۵۸)

یہ کتاب صوری اور معنوی اعتبار سے حسن وجمال کا مرقع ہے کیوں نہ ہو یہ ذکر اس ''حسن کائنات'' کا ہے جس کے جلوے کائناتِ حسن میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر احمد علی بھٹہ نے کتابت کے حوالے سے اپنی خداداد صلاحیتوں کے جوہر دکھائے تو مکتبہ صبح نور نے حسنِ طباعت کے لیے تمام تر کاوشیں کیں۔ اس وقت یہ کتاب تین

Marfat.com

طرح کے ایڈیشن (چھپائی کے اعتبار سے) میں دستیاب ہے۔

۱۔ **جہیز ایڈیشن:**

یہ فہرست سمیت ۵۱۲/صفحات پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ جلد اور خوب صورت سبز کاغذ جس سے یقیناً سبز گنبد کا تصور ذہن میں آئے گا۔ مضبوط چرمی جلد اور اس کے باہر خوب صورت گتے کا cover ہے۔

۲۔ **مجلد:**

یہ مضبوط اور خوب صورت جلد میں ۳۲۵/صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۔ **کارڈ والی جلد:**

یہ ۲۸۸/صفحات پر مشتمل ہے۔

ترتیب ابواب:

جہیز ایڈیشن کے مطابق اس کتاب کے ابواب کی تقسیم اس طرح ہے:

خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کے بعد تاثرات ہیں، جن کی تعداد ۵۳ ہے۔ یہ تاثرات ان خطوط کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں جو لوگوں نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اثرات کو دیکھ کر لکھے ہیں۔ یہ ۸۶ صفحات پر مشتمل ہیں۔

حرف آغاز کے عنوان سے ''القول البدیع'' اور ''جذب القلوب'' کے حوالہ سے درود پاک کے ۵۵/فوائد درج کیے ہیں اور بقیہ فوائد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیے ہیں۔ جہیز ایڈیشن میں باب کا لفظ تو نہیں لیکن دیگر ایڈیشن کے مطابق ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے:

Marfat.com

باب اول

ا۔ درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے (ص:۱۲۲ جہیز ایڈیشن)

ب۔ جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت (ص:۱۸۷)

ج۔ سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درود پاک سنتے ہیں۔

(ص:۱۹۷)

د۔ درود پاک نہ پڑھنے کی وعید (ص:۲۰۴)

ر۔ متفرق (ص:۲۲۲)

ان عنوانات کے تحت اس باب میں کل ۱۱۳/احادیث بیان کی گئی ہیں۔

باب دوم

درود پاک کی فضیلت اقوال مبارکہ سے

ص:۲۴۵ تا ۲۷۸

اس باب میں سلف صالحین، مفسرین، محدثین اور صوفیاء حضرات کے ۵۳/اقوال دیے گئے ہیں، جن سے درود پاک کی اہمیت اور فضیلت پر روشنی پڑتی ہے۔

باب سوم

درود پاک کے متعلق واقعات

ص:۲۷۹ تا ۴۵۴

ا۔ دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

ب۔ دنیاوی انعامات اور بشارتیں

Marfat.com

ج۔ جاں کنی میں آسانی کے واقعات

د۔ درود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

ر۔ درود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

س۔ متفرق واقعات

ص۔ درود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

اس طرح ص: ۲۷۹ تا ۴۵۴ سے کل ۱۲۱ / واقعات درج کیے ہیں۔ آخر میں ادب کرنے والوں پر انعام کے ۴، اور بے ادب لوگوں کے ۴ / واقعات درج ہیں۔ ص: ۴۶۵ / سے آب کوثر کی برکات کے ضمن میں واقعات کا آغاز کیا گیا ہے جو ص: ۴۹۲ / تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرح تیسرے باب میں درود پاک کے مختلف عناوین کے تحت ۱۴۴ / واقعات نقل کیے گئے ہیں۔ آخر میں خاتمہ کے عنوان سے درج ذیل موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں:

ا۔ درود پاک پڑھنے کے آداب

ص: ۴۹۷ تک ۱۳ / آداب درج کیے گئے ہیں۔

۲۔ درود پاک کے صیغے (کیفیات)

اس عنوان کے تحت ۱۳ / صیغے درج کیے ہیں۔

اندازِ بیاں:

آب کوثر پڑھتے ہوئے قاری کو فنی موشگافیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، بلکہ مشکل سے مشکل مضمون کو اتنے سہل اور سادہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر اردو خواں

Marfat.com

اسے بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ حضور سیدی و مرشدی مفکر اسلام علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:

''زبان اتنی آسان کہ بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں، زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔''

گوجرانوالہ سے ڈاکٹر محمد اظہر لکھتے ہیں:

''آپ نے عام فہم زبان استعمال فرما کر بہت اچھا کیا اس سے عام قاری بھی بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

تاثرات و مبشرات:

آبِ کوثر سے جو لوگ مستفیض ہوئے انھوں نے اپنے قلبی جذبات الفاظ کے جامہ میں حضرت کو روانہ کیے وہ بھی کتابی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ ان سے قاری کے دل میں آبِ کوثر کی اہمیت اور محبت بڑھ جاتی ہے جو ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر منتج ہوتی ہے۔ تاثرات و مبشرات کے حوالہ سے حضرت فقیہ العصر کی درج ذیل تحریرات قابلِ مطالعہ ہیں:

۱۔ برکاتِ آبِ کوثر

۲۔ برکاتِ درود پاک

۳۔ برکاتِ درود شریف مع نصیحت نامہ

۴۔ برکاتِ محافل درود شریف

۵۔ مبشرات و تاثرات

۶۔ یادداشتیں

Marfat.com

(۲)

البرہان

آں چناں کز بیم آدم دیودود
در جزائر در رسیدند از حسد
ہم ز بیم معجزاتِ انبیا
سرکشیدہ منکراں زیر گیاہ

(مثنوی)

جس طرح شیاطین اور وحوش، آدمی کے خوف اور حسد سے جزائر میں بھاگ گئے اس طرح منکر لوگ انبیا کے معجزات کے خوف سے (کیونکہ ان کو قبول نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے) گھاس کے نیچے پناہ لیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا مطالعہ آپ کی شخصیت مقام ومرتبہ کو بھی واضح کرتا ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ کو اجاگر کرتا ہے جس سے اطاعت واتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکر نمو پاتی ہے۔ ہر دور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھی گئی کتابوں میں معجزات پر سیر حاصل بحث کی گئی اور عقائد کی کتابوں میں فلسفیانہ نکتہ نظر سے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا

Marfat.com

گیا۔ لیکن اس موضوع پر عربی میں بے شمار کتب لکھی گئیں۔

ان میں سے بعض ''دلائل النبوۃ'' کے نام سے موسوم ہوئیں۔ گمان ہے کہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ھ) کی اس موضوع پر اس نام سے پہلی کتاب ہے۔ اس نام سے لکھنے والے دیگر مصنّفین میں ابواسحاق ابراہیم المالکی (متوفی ۳۲۰ھ)، ابونعیم الاصبہانی (متوفی ۴۳۰ھ)، جعفر بن محمد (متوفی ۴۳۲ھ)، ابواسحاق ابراہیم الحربی (متوفی ۲۸۵ھ) اور دیگر علما نے اس عنوان کے لیے خصائص النبی کے نام سے بھی کتب تحریر کیں۔ یہ موضوع ہر دور میں اتنا دل چسپ رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض معجزات کو علیحدہ تحقیق کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس سلسلہ میں علی بن داؤد بن سلیمان الاصبہانی (متوفی ۸۳۶ھ) کے رسالہ ''رسالۃ فی شق القمر'' کی مثال بیان کی جاسکتی ہے۔

اردو میں بھی اس موضوع کو اہل قلم نے اپنی اپنی فکر کے مطابق موضوعِ تحقیق بنایا لیکن جس قدر مواد فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب البرہان میں ہے وہ کسی دوسری میں نظر نہ آئے گا۔ یہ کتاب اس اعتبار سے واقعی برہان ہے۔ برھان ایسی یقینی اور قطعی دلیل کو کہتے ہیں جس کے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہ ہو۔ علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں:

ان اللّٰہ تعالٰی اعطی لکل نبی آیة وبرھانا لیقیم به الحجة علی الامة وجعل نفس النبی علیه السلام برھانامنه وذلك لان برھان الانبیاء کان فی الاشیاء غیرانفسھم مثل ماکان برھان موسی فی عصاہ وفی البحر الذی انفجرت منه اثنتا

Marfat.com

عشرة عينا وكان نفس النبى عليه السلام برهانا منه وذلك لان برهان عينيه ماقال عليه السلام (لاتستبقونى بالركوع والسجود فانى اراكم من خلفى كماار اكم من امامى) وبرهان بصره (مازاغ البصر وماطغى)وبرهان انفه قال (انى لاجد نفس الرحمان من قبل اليمن)وبرهان لسانه (وماينطق عن الهوى ان هوالا وحى يوحى) وبرهان بصاقه ماقال جابر رضى الله عنه انه امر يوم الخندق لاتخبزن عجينكم ولا تنزلن برمتكم حتى اجئ فجاء فبصق فى العجين وبارك ثم بصق فى البرمة وبارك فاقسم بالله انهم لاكلوا وهم الف حتى تركوه وانصرفوا وان برمتنا لتغط اى تغلى وان عجيننا ليخبز كماهو۔ وبرهان تفله انه تفل فى عين على كرم الله وجهه وهى ترمد برئ باذن الله يوم خيبر۔ وبرهان يده ما قال تعالٰى (وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى) وانه سبح الحصى فى يده۔

قال العطار:

داعیِ ذرات بود آن پاک ذات
در کفش تسبیح ازان گفتی حصار

وبرهان اصبعه انه اشارباصبعه الى القمر فانشق فلقيتن حتى رؤى حراء بينهما

Marfat.com

ماہ را انگشت او بشگافتہ
مہر از فرمائش از بس تافتہ

وبرهان مابين اصابعه انه كان الماء ينبع من بين اصابعه حتى شرب منه ورفعه خلق عظيم۔ وبرهان صدره انه كان يصلى ولصدره ازين كازيز المرجل من البكاء۔ وبرهان قلبه انه تنام عيناه ولا ينام قلبه وقال تعالٰى (ماكذب الفؤاد ما رآى) وقال (الم نشرح لك صدرك) وقال نزل به الروح الامين على قلبك)

الغرض عارف حقی کی یہ تفسیر لفظ ''البرہان'' کا اجمال تھی تو فقیہ العصر کی ''البرہان'' اس اجمال کی تفصیل یا یوں کہہ لیجئے علامہ حقی کی تفسیر متن تھی اور ''البرہان'' اس متن کی شرح ہے۔

سببِ تالیف:

حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے ''البرہان'' کا سبب تالیف ص:۵ تا ۷ میں خود بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد پورہ گلزار مدینہ مسجد میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک پر بیان ہوا۔ الحاج شیخ محمد امجد صاحب نے اس بیان کی اشاعت پر اصرار کیا۔ دوسری طرف فضائل وکمالاتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان پر ملنے والے انعام جن کا ذکر شرح الصدور ص:۱۱۸ ر پر درج ہے' کا واقعہ ہے جو اس کتاب کو مرتب کرنے کا سبب بنے۔

Marfat.com

سن تالیف:

یہ کتاب تقریباً آٹھ ماہ ۱۵؍دن میں مکمل ہوئی۔ کتاب کے آغاز میں ''آغاز تالیف یکم ذوالقعدہ ۱۴۱۴ھ بروز بدھ'' درج ہے، جب کہ کتاب کے اختتام پر ۱۵؍رجب المرجب ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹؍دسمبر ۱۹۹۴ء کی تاریخ لکھی گئی ہے۔

مآخذ ومصادر:

کسی کتاب کے معیار کا اندازہ اس کے بنیادی ماخذ سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ معجزات پر عربی میں کثیر تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں جن کا اجمالی ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن زیرِ نظر کتاب میں ان عربی کتب سے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائص کبریٰ اور علامہ یوسف نبہانی کی حجۃ اللہ علی العلمین کو پیش نظر رکھا گیا اور دیگر حوالہ جات تفاسیر، کتب احادیث وسیرت سے اکٹھے کیے گئے ہیں۔ اس طرح معجزات کے اسلامی ذخیرہ میں یہ جامع ترین کتاب بن گئی جو مواد، حسن ترتیب اور حوالہ جات کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ حوالہ جات کی تخریج علامہ سعید احمد اسعد اور علامہ غلام مصطفیٰ شاکر نے کی ہے۔

اس کتاب کے مآخذ کی تعداد تقریباً ۹۰ ہے۔ جن میں چند درج ذیل ہیں۔ یہ فہرست محققین کے لیے نہایت مفید ہوگی جو اس کتاب کا علمی پایہ معلوم کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوگی۔

Marfat.com

کتب تفاسیر:

مفاتیح الغیب، ابن کثیر، ابن جریر طبری درمنثور، مظہری، حاشیہ جلالین، روح البیان، اکلیل، روح المعانی

کتب احادیث:

صحاح ستہ کے علاوہ مشکوٰۃ، صحیح ابن خزیمہ، مسند احمد، الترغیب والترہیب، مصابیح السنہ، سنن دارمی، مستدرک حاکم، موطا امام مالک، ریاض الصالحین، المعجم الاوسط، طبرانی کبیر، کنز العمال

کتب احادیث کی درج ذیل شروحات کے حوالہ جات بھی ہیں:

فتح الباری، عمدۃ القاری، مرقاۃ، اشعۃ اللمعات

علاوہ ازیں اصول حدیث کے حوالہ اللآلی المصنوعہ اور موضوعات کبیر

کتب فقہ:

ردالمحتار، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ ابن تیمیہ، فتاویٰ عزیزی، احکام شریعت، طحطاوی علی المراقی، علم الفقہ

کتب سیرت وتاریخ:

سیرتِ حلبیہ، شفا، شرح شفا، مواہب اللدنیہ، زرقانی علی المواہب، انوار محمدیہ، جواہر البحار، شواہد النبوۃ، مسالک الحنفا، سیرت مصطفیٰ، سیرتِ رسول عربی، البدایہ والنہایہ، مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر، سیرت ابن ہشام، جذب القلوب، حکایات صحابہ

Marfat.com

درود پاک کے حوالہ سے لکھی گئی درج ذیل کتب بھی اہم مآخذ ہیں:
دلائل الخیرات، مطالع المسرات، سعادت الدارین، القول البدیع

کتب تصوف:

مکتوبات امام ربانی، اخبار الاخیار، انفاس العارفین، امداد السلوک، کشف المحجوب، جامع کرامات اولیاء، الابریز، مقامات امام ربانی، حالات مشائخ نقشبند، مثنوی، جمال الاولیا، جواہر مجددیہ، الیواقیت والجواہر، انقلاب حقیقت

لغت:

لسان العرب

علم العقائد:

فقہ اکبر

علم تعبیر الرویا:

تعطیر الانام

دیگر:

خلاصۃ العارفین، درۃ الناصحین، قلیوبی، شمول الاسلام، رونق المجالس، بہجۃ المحافل، المقاصد السنیہ، الدرج المنیفہ، تنبیہ الغافلین، نزہۃ الناظرین

شاعری:

دیوان حسان بن ثابت، کلیات اقبال، حدائق بخشش، کلام پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ابواب کی ترتیب اور اہم مباحث:

کتاب ۹ رابواب پر مشتمل ہے۔ جن کی ترتیب درج ذیل ہے۔ یہ ترتیب چھٹے ایڈیشن ۱۴۱۷ھ کے مطابق ہے۔

پہلا باب

جسم پاک کے اعجاز و کمالات

ص: ۱۴ تا ۹۶

دوسرا باب

موئے مبارکہ کی برکتیں اور کمالات

ص: ۹۷ تا ۱۲۰

تیسرا باب

زبان مبارک کے اعجاز و کمالات

ص: ۱۲۱ تا ۲۵۲

چوتھا باب

آنکھ مبارک کا کمال و اعجاز

۲۵۳ تا ۳۳۳

Marfat.com

پانچواں باب

چہرۂ انور کے کمالات

ص: ۳۳۴ تا ۳۴۶

چھٹا باب

کان مبارک کے کمال واعجاز

۳۴۷ تا ۳۷۲

ساتواں باب

ہاتھ مبارک کے کمال واعجاز

۳۷۳ تا ۴۲۹

آٹھواں باب

نام پاک کی برکتیں اور کمالات

۴۳۰ تا ۴۹۰ مع ۸ صفحات کا ضمیمہ

نواں باب

چند نصیحت کی باتیں

ص: ۴۹۱ تا ۵۱۵

فہرست مضامین

ص: ۵۱۶ تا ۵۲۸

Marfat.com

درج بالا عنوانات سے کتاب میں بیان کردہ مباحث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور صفحات سے ابواب کی ضخامت کا پتہ چلے گا۔ البتہ بعض تحقیقات ایسی ہیں جن کا اندازہ اس فہرست سے نہیں ہوسکتا، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ فضلات مبارکہ کی طہارت (ص:۳۷)

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ ہونا (ص:۵۲)

۳۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کا ایمان (ص:۱۲۹)

اس تحقیق میں فاضل مصنف بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ اور محقق کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔ بالآخر اکتالیس صفحات کی بحث کے بعد یہ تمام روپ ایک عاشق صادق کی صورت میں جلوہ نما ہوتے ہیں۔

۴۔ معجزۂ ردِ شمس (ص:۱۹۲)

۵۔ نام مبارک پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ (ص:۴۵۹)

اسلوب بیان:

کتاب کے اسلوب بیان کو سمجھنے کے لیے علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی کا یہ بیان کافی ہے:

> ''معجزات کے موضوع پر اتنی جامع کتاب جو مثبت اور منفی دونوں اعتبار سے محاسن کی حامل ہو میری نظر سے نہیں گذری، اختلافی مسائل میں موصوف کے تجربات و معلومات کا دائرہ بہت وسیع ہے اس لیے ان کی یہ کتاب علما کو بھی مسلح کرتی ہے۔ پیرایۂ بیان بھی عالمانہ ہونے کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ نہایت عام فہم اور دل نشین ہے۔ مضامین کی ترتیب میں یہ انداز سراہنے کے قابل ہے کہ عربی عبارتوں کا ترجمہ لفظی نہیں بلکہ سلیس اردو میں تفہیم ہے جس سے غیر عربی دان حضرات کو عبارت کا مفہوم سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ انداز بیاں انتہائی دلچسپ، لہجہ متین استدلال محققانہ اور نکات عارفانہ ہیں۔ آپ کے حقیقت نگار قلم نے اہل سنت کے موقف کو ٹھوس اور واضح دلائل، عقلی ونقلی حقائق سے ثابت کیا ہے۔ بعض مقامات پر خوب صورت اشعار نے کتاب کی ادبی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ مصنف نے عربی، اردو، فارسی اور پنجابی کے اشعار کے ذریعے بعض مفاہیم کو اجاگر کیا۔ نفس مضمون کے اختتام پر درود پاک لکھنے کا اہتمام قبلہ حضرت صاحب کے دل سے جاری ہونے والے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار کا مظہر ہے۔"

کتاب کی مقبولیت:

اہل محبت نے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا کیونکہ اس میں ان کے ایمان کی تقویت اور آخرت کی نجات کا سامان موجود ہے۔ اب تک اس کے چھ سے زائد ایڈیشن چھپ کر عوام وخواص میں مقبول ہو چکے ہیں اور اہل محبت کا ہر طبقہ اس سے خوب استفادہ کر رہا ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ بھی سبب ہے کہ عبارت عام فہم اور سادہ ہے، الفاظ کم نظر والے بھی باآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ ویسے بھی اس کو پڑھنے کے لیے

Marfat.com

شاید نورِ بصارت کی اتنی ضرورت نہیں جتنی نورِ بصیرت کی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے دانش برہانی کی نہیں فراستِ ایمانی کی ضرورت ہے۔ اس کی سطر سطر کہہ رہی ہے:

عقل قرباں کن بہ پیشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کے انگریزی ترجمہ (جو پروفیسر خورشید الزماں ہاشمی نے کیا) نے بھی کتاب کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ترجمہ کی اہمیت کے حوالہ سے سید سعادت علی قادری لکھتے ہیں:

"البرہان کا انگلش ترجمہ کرا کے مصنف نے اس کا دائرہ مزید وسیع کر دیا ہے کہ نہ صرف مسلمان اس سے استفادہ کر سکتے ہیں (جو اردو نہیں جانتے) بلکہ غیر مسلموں کو بھی یہ کتاب پیش کر کے دامن رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کی دعوت دینے میں آسانی ہو گی کہ بعض نام نہاد مسلمانوں نے ہی میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے داغ و بے عیب شخصیت کو غیر مسلموں کی نظروں میں اس قدر مشکوک بنا دیا ہے کہ وہ آپ کے کسی اور پیغام پر توجہ دینے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے۔ انگلش البرہان ان کے شکوک وشبہات کو یقیناً دور کر دے گی۔"

البرہان کے حوالہ سے آرا اور اثرات کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف "تاثرات البرہان" اور "البرہان پڑھو" ملاحظہ فرمائیں!

Marfat.com

(۴)

خلیفۃ اللہ

خلیفہ، لغوی و اصطلاحی مفہوم:

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ اس حوالے سے یوں ارقام فرماتے ہیں کہ

''خلیفہ نائب یا قائم مقام کو کہتے ہیں جب اصل شخص خود کارِ حکومت انجام نہ دے سکے تو اس کا خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔ مثلاً اصل شخص کہیں چلا جائے تو عارضی طور پر اس کی جگہ کام کرنے کے لیے خلیفہ مقرر کرتے ہیں۔ یا اصل شخص فوت ہو جائے تو اس کی جگہ خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں جانے یا فوت ہونے سے پاک ہے۔ تو پھر اس کو خلیفہ کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ کی ضرورت نہ تھی بلکہ بندوں کو ضرورت تھی۔ کیونکہ انسان اپنی مادی کثافت اور عدمِ قرب کے حجابات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے براہ راست فیض حاصل نہیں کر سکتا تھا اور اس سے احکام وصول نہیں کر سکتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندوں کے درمیان ایک خلیفہ بنایا اور اس کا نام نبی اور رسول رکھا۔ خلیفہ کا

Marfat.com

ایک معنی یہ ہے کہ جو اللہ کا نائب ہو اور اس کا خلیفہ ہو اور اللہ سے احکام حاصل کر کے بندوں تک پہنچائے یہ معنی نبی اور رسول کے مترادف ہے۔"

پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ لفظ خلیفہ کی عارفانہ توجیہ پیش کرتے ہوئے اسماعیل حقی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"انسان مختلف عناصر سے مرکب ہے۔ اس کی صورت کا تعلق عالم محسوس سے ہے اور اس کی روح کا تعلق عالم غیب ملکوتی سے ہے۔ صورت و روح کے علاوہ اس میں ایک پوشیدہ قوت ہے جو انوار ربانی کے فیض کو قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔ اچھی تربیت سے وہ عالم محسوس سے ترقی کر کے عالم غیب تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی پیروی سے اس عالم جبروت و عظموت کی راہیں کھلتی ہیں۔ وہ نور الٰہی جو اس اطاعت و پیروی کی برکت سے اسے حاصل ہوتا ہے اس سے وہ جمال و جلال کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

فسبحان اللّٰہ احسن الخالقین

انسان کو جو صرف خاک کا پتلا سمجھتے ہیں کاش اس کی حقیقت پر غور کریں تاکہ ان میں اپنے بلند مقام پر پہنچنے کی تڑپ پیدا ہو۔ یہ وہ ذرہ ہے جس کے سامنے آسمان کی رفعتیں سرنگوں ہیں اور یہ وہ قطرہ ہے جس میں سمندروں کی گہرائیاں ہیں۔"

خلیفہ کے مفہوم کو احمد مصطفیٰ المراغی یوں بیان کرتے ہیں:

"......خلیفة عن اللّٰه في تنفيذ أوامره بين الناس"

Marfat.com

گویا وہ خلیفہ ہوتا ہے جو احکامات الٰہیہ کو لوگوں میں نافذ کرے۔

خلافت الٰہی کا منتہائے کمال صرف وجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دکھائی دیتا ہے۔ خلافت و نیابت الٰہی کی آخری حد حقیقت محمدی ہے۔ عرفا فرماتے ہیں کہ خلافت و نیابت الٰہی چار اقسام پر مشتمل ہے:

۱۔ نیابت و مظہریت فعلی

۲۔ نیابت و مظہریت اسمی

۳۔ نیابت و مظہریت صفاتی

۴۔ نیابت و مظہریت ذاتی

پہلی تین صورتیں ہر ایک کے حسب حال جملہ انسانوں، صلحا، اولیا، انبیا کو حاصل ہیں، لیکن آخری صورت صرف ذات مصطفوی کو حاصل ہے۔ اسی لیے یہ حقیقت ہے کہ حقیقت محمدی کو کوئی نہ پا سکا۔

مکتوبات میں ہے:

"حقیقت محمدی کائنات میں سب سے پہلا ظہور اور تمام حقائق کی اصل ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے کہ تمام حقائق خواہ وہ انبیائے کرام کی حقیقتیں ہوں یا ملائکہ عظام کی وہ سب حقیقت محمدی کا سایہ ہیں اور آپ کی حقیقت ان کی اصل اور سرچشمہ ہے۔" (مکتوب ۱۲۲)

"خلیفۃ اللہ" ایسی ہی کتاب ہے جس میں لفظ خلیفہ کے مفاہیم کو حضور فقیہ العصر نے واضح کیا ہے۔ بنیادی طور پر اس مفہوم کی وضاحت کے لیے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور علوم و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین

Marfat.com

اولیاء کاملین کی کرامات جو درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہی کو پیش کیا گیا ہے۔ خلیفۃ اللہ روح وجان کائنات میں محبت کی وہ اقلیم ہے جس میں مومن کی شوریدگی اور جنون اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ وہ ماسوی اللہ سے بے تعلق اور بے نیاز ہوکر غیریت کے تمام پردے چاک کردیتا ہے۔ وہ اپنے شاہد حقیقی سے وصل آشنا ہونے کے لیے زندگی کی تمام لذتیں قربان کر بیٹھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قبلہ فاضل مصنف کے نزدیک لذتِ آشنائی حاصل کرنے کے لیے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ خلیفۃ اللہ کے معنوی فضائل وخصائل اور لطافتوں کی وضاحت کے لیے بہت سی کتب موجود ہیں لیکن خلیفۃ اللہ کے جمالیاتی مطالعہ کے لئے حضور قبلہ فقیہ العصر کا کام اس قدر محبت بھرا ہے کہ جس کی مثال مشکل ہے، بلکہ ناممکن ہے۔ حضور فقیہ العصر کی فکری اور طبعی ساخت حسن مآب ماحول میں رہتی ہے۔ اورانہیں یہ سلیقہ بھی ہے کہ جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں اور کیفیتیں نرم وگداز قلم کے حوالے کیسے کی جاتی ہیں۔ حضور فاضل مصنف نے جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلیفۃ اللہ کے رنگ میں محبت بھرے انداز سے قلم بند کرکے گویا اخروٹ توڑ کر مغز فراہمی کا فریضہ خوب نبھایا ہے۔ یہ وہ زینہ محبت ہے جس پر قدم رکھنا معراج حیات ہے۔ اس محبت نگر کی جو خوشبو پالیتا ہے اس کی سوچیں، اس کے خیالات، اس کے تصورات، اس کے فتاویٰ، اس کے اعمال اور اس کی تحقیقات سب خوشی سے ایک زنجیر پہن لیتی ہیں ادب کی، احتیاط کی، حزم کی، ورع کی، محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں کھوئے رہنے کی اور ڈوبے رہنے کی۔ حضور فقیہ العصر پیار، محبت، احتیاط اورادب کی راہوں میں چلنے والے انسان ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی زلف جنت گیر کے اسیر ہیں۔

حضور فقیہ العصر نے اپنی تصنیف خلیفۃ اللہ میں صفحہ ۱۸۶ر تک معجزات کی روشنی میں کمالات نبوی کو بیان کیا ان کی تعداد تقریباً ۱۲۳ر ہے۔ اس سلسلہ کی تفصیلات حضور فقیہ العصر کے شاہکار ''البرہان'' میں ہیں۔ صفحہ ۱۸۶ر سے کرامات کا آغاز اس عنوان سے ہوتا ہے:

۱۔ فصل اول: خلافت الٰہیہ کے کارنامے جو ولیوں کی آنکھ سے ظاہر ہوئے۔ اس عنوان سے ۱۹۹ر کرامات درج کی گئی ہیں۔

۲۔ فصل دوم: اس میں اولیا کی زبان سے ظاہر ہونے والے کارنامے درج ہیں ان کی تعداد ۲۰ ہے۔ کرامات کے سلسلہ میں کل پانچ فصلیں لکھنے کا ارادہ تھا لیکن بوجوہ تکمیل نہ ہوسکی۔ دیگر تین فصلیں درج ہیں۔

۳۔ خلافت الٰہیہ کے کارنامے جو ولیوں کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔

۴۔ خلافت الٰہیہ کے کارنامے جو ولیوں کے کان سے ظاہر ہوئے۔

۵۔ خلافت الٰہیہ کے متفرق کارنامے

فصل ششم میں ان کمالات کے انکار کرنے والے لوگوں کے انکار کی وجوہات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

فصل ہفتم میں حاضر وناظر نہ ماننے کی وجہ پر بحث کی گئی ہے۔ اس طرح یہ حصہ چار فصلوں پر مشتمل ہے جب کہ فصل ۳، ۴، ۵ر مکمل نہ ہوسکیں۔

کتاب کی آخری سطور میں قاری کو آب کوثر اور البرہان پڑھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

فہرست سمیت ۲۵۲ صفحات کی اس کتاب پر تاریخ اختتام ۱۵/ربیع الاول شریف مطابق ۳۰/جون ۱۹۹۸ء درج ہے۔

اولیا کی کرامات پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں لیکن ہاتھ، آنکھ اور کان کے حوالہ سے اکٹھی کرامات غالباً اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ گویا کتاب کا یہ حصہ بخاری کی اس حدیث کی عمدہ شرح ہے جس میں بیان کیا گیا ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: ان اللّٰہ قال: من عَادٰی لی وَلِیًّا، فقد آذنتُہٗ بِالْحَرْبِ، وَمَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْہِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ کُنْتُ سَمْعَہٗ الذی یَسْمَعُ بِہٖ ،وَبَصَرَہٗ الذی یُبْصِرُبِہٖ، وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہٗ التی یَمْشِیْ بِھَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ، وَلَئِنْ اِسْتَعَاذَ بِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ۔

"اللہ فرماتا ہے جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ اور جن چیزوں کے ذریعے بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میری طرف نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا

Marfat.com

ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگ کر بڑی چیز سے بچنا چاہے تو میں اسے ضرور بچاتا ہوں۔''

ایک وقت آتا ہے کہ انسان کے اوصافِ بشریت کئی معاملات میں خصائصِ نورانیت سے بدل جاتے ہیں۔ پھر اس ملکوتی صفت انسان کے لیے مادی دنیا کے کئی ضابطے اور پابندیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔ زمان ومکان کی قیود اور قرب وبعد کی حدود اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتیں وہ باطنی آنکھ سے دور ونزدیک کا مشاہدہ کرتا ہے اور باطنی کان سے پست وبلند آواز کو سنتا ہے۔ وہ روحانی قوت سے مختلف مقامات پر آتا جاتا ہے۔ جسمانی کثافت اسکی روحانی لطافت کے سامنے اس قدر ماند پڑ جاتی ہے کہ وہ کسی رکاوٹ کا باعث نہیں بن سکتی۔ انسانی شخصیت کے اس ملکوتی پہلو کا فروغ بزرگوں کی حسی کرامت کی بنیاد ہوتا ہے۔ جسے بعض اوقات نہ سمجھ سکنے کے باعث ذہنوں میں اعتراضات جنم لیتے ہیں۔ درحقیقت انسانی شخصیت کا یہ گوشہ جو مظہریتِ حق سے عبارت ہے صرف نورحق سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ اس کا صحیح فہم انسان کی کسبی استعدادوں سے نہیں بلکہ خدا کی وہبی صلاحیتوں سے ممکن ہے۔

Marfat.com

فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے مقاصد واہداف

انسان اس فانی زندگی کے لحات میں جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے پیشِ نظر کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ بعض لوگ دنیاوی مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہیں اور بعض متاع دنیوی کو سراب سمجھتے ہوئے حیات جاوداں کی تلاش میں رہتے ہوئے امور اُخروی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے ہی افراد کامیاب وکامران ہیں۔

ہمارے حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ امور اُخروی کے لیے وقف تھا۔ اس کے لیے آپ کی تصانیف بھی ایک پہلو رکھتی ہیں۔ اگر آپ کی تصانیف کا بہ غور مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل امور ان تصانیف کے مقاصد قرار دیے جاسکتے ہیں:

ا۔ اصلاح عقائد

قرآن کریم نے ''عمل صالح'' سے پہلے ''ایمان'' کی شرط لگا کر عقیدہ کی اہمیت وضرورت کو واضح کیا ہے۔ بدعقیدگی کی صورت میں اعمال صالح کا بلند وبالا محل بھی ایسا ہی ہوگا جیسے ریت کے ٹیلے پر بغیر کسی بنیاد کے عالی شان محل تعمیر کرلیا جائے تیز ہوا کا ایک جھونکا اسے نیست ونابود کرنے کے لیے کافی ہے۔

حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اس اعتبار سے امتیازی شان رکھتی

Marfat.com

ہیں کہ آپ نے عقائد کی اصلاح پر بہت زور دیا اسی بنا پر آپ کی تحقیقات میں سے ''مقالاتِ امینیہ'' کی ایک جلد اصلاح عقائد کے سلسلہ میں ہے۔ اس کی ابتدا میں آپ رقم طراز ہیں:

''عقائد وایمانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت کی بربادی ہے۔ آخرت میں وہی نجات حاصل کرسکتا ہے جس کے عقائد اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں گے۔'' (مقالاتِ امینیہ ص:۴)

ایک دوسرے مقام پر بطور خلاصہ بحث عقیدہ کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''الحاصل مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے ثابت ہوا کہ تمام ولیوں، غوثوں، قطبوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ خود امت کے والی رحمتِ کائنات کے نزدیک عقیدہ ہی اہم چیز ہے اور وہ عقیدہ کہ جس کی وجہ سے انسان نجات حاصل کرسکتا ہے۔'' (ص:۱۱)

پھر مقالاتِ امینیہ کا پس منظر اور اہمیت ان الفاظ سے اجاگر کی:

''اور عقیدہ اہل سنت کی ترجمانی کے لیے فقیر نے وہ کتابیں یک جا کردی ہیں جو کہ صحیح عقائد پر دال ہیں۔'' (ص:۱۱)

آپ نے عقیدہ کی اہمیت ہر صورت میں عوام کے ذہن نشین کروانے کی کوشش کی ہے مثلاً ''حقوق الزوجین'' جو معاشرتی حوالہ سے اہم کتاب ہے اس میں بھی آپ نے اس ذمہ داری کو نبھایا، لکھتے ہیں:

''خاوند پر لازم ہے کہ بیوی کو عقائد اہل سنت کی تلقین کرے۔'' (ص:۶۰)

Marfat.com

پھر تین صفحات (۶۰،۶۱،۶۲) پر عقیدہ کی اہمیت کے سلسلہ میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کر کے عقیدہ کی اہمیت جاننے کے لیے ''جنتی گروہ'' کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔

صفحہ ۱۲۴ اور بعد کے صفحات پر بھی اس سلسلہ میں اہم ہدایات درج کی ہیں۔

۲۔ فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایمان کی روح اور حقیقت ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں حیات عارضی کے لمحے گذارنے میں جو لطف ہے وہ کسی دوسری زندگی میں کہاں میسر آ سکتا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں موت سے ہمکنار ہو جانے سے بڑھ کر اور کون سی سعادت ہوگی؟

دور حاضر میں جب مادی قدروں کا غلبہ ہو گیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو افراتفری کے اس عالم میں اس حقیقت سے آگاہ کیا جائے کہ محبوب خدا، جانِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے بغیر زیست کے لمحے پھیکے ہی رہیں گے۔ اگر اپنی زندگی میں قوت و توانائی، عزم و حوصلہ اور بلند نگاہی پیدا کرنا چاہتے ہو تو اپنے دل کو محبت رسول سے معمور کر لو۔

میرا خیال ہے اس دور میں حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف نے اس مقصد کو جس رنگ سے پورا کیا اس کی مثال ملنا مشکل ہے اور اس کے اثرات بھی ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ آب کوثر کا مطالعہ فرمائیں وہاں بھی آپ کو ساقی کوثر کی عظمتوں کے جلوے نظر آئیں گے، البرہان کے اوراق پلٹ کر دیکھیں ہر ورق پکار پکار کر کہہ رہا

Marfat.com

ہے آؤ دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹ جاؤ، خلیفۃ اللہ کا عنوان ہی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعتوں کو آشکارا کر رہا ہے۔ الیواقیت والجواہر اور حاضر وناظر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سطور میں عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھلکتا ہوا جام پیغام دے رہا ہے...... بڑھو...... بڑھو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھو۔ ان کے دامن میں پناہ لے لو، نجات کا یہی راستہ ہے۔ ''سعی السعید'' اور ''داڑھی کی اہمیت'' بھی ہمیں درسِ محبت دے رہی ہیں اور اعلان کر رہی ہیں کہ ''محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کسی بلند بانگ دعویٰ کا نام نہیں بلکہ یہ تو محبوب کی اداؤں پر مر کر ''عملاً'' کر کے دکھانے کا نام ہے۔ فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا اور حمایت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ کی رعنائیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۳۔ اسلاف سے تعلق کی بحالی

''تعلق بالرسالت'' کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین کے طرز عمل کو دیکھنا، سمجھنا اور جاننا انتہائی ضروری ہے۔ اسلاف کا طریقہ ہی نجات کا راستہ ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی شریعت کی ترویج واشاعت میں صرف کر دی، شریعت کے اسرار ورموز کو سمجھنے کے لیے ان نفوس قدسیہ کی حیات کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

ہمارے حضرت نے اس پہلو پر بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ ''ادب کی اہمیت'' میں ان قدسی صفت حضرات سے تعلق استوار کرنے کا ڈھنگ بتایا تو ''سیدنا امام اعظم''، ''تذکرہ سیدی شاہ نقشبند قدس سرہ''، ''سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ''،

Marfat.com

''خلیفۃ اللہ'' اور ''تصوف وایمان کے موتی'' جیسی کتابوں میں ان عالی ظرف حضرات کے حالات ومقامات کو بیان کر کے، اس امر کی تفصیل بیان کی کہ اهدنا الصراط المستقیم کی عملی تعبیر یہی لوگ ہیں۔ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔

۴۔اصلاح معاشرہ

افراد کے اجتماع کا نام معاشرہ ہے۔ ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ ''کنتم خیر امۃ'' کا اعزاز حاصل ہونے کے ناطے امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہمارا اولین فریضہ ہے۔ یہی اس امت کا امتیازی وصف ہے۔ اگر انسان اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز رکھے اور اردگرد کے تعفن زدہ ماحول کی اصلاح کی کوشش نہ کرے تو معاشرہ کبھی بھی حسن ونور سے معمور نہ ہو سکے گا۔

حضرت فقیہ العصر نے اس لازم وضروری کام کی اہمیت کے پیش نظر متعدد رسائل تحریر فرمائے جن میں معاشرہ میں پھیلی ہوئی وبائیں اور ان کے تدارک کا طریقہ، منہج نبوی کے حوالہ سے، درج ہے۔ آپ نے ان میں لوگوں کو فکرِ آخرت کی رغبت دلائی ہے۔ مقالات امینیہ کا دوسرا حصہ ''اصلاح اعمال'' کے عنوان سے ہے۔ اصلاح معاشرہ کے نکتہ نظر سے لکھے گئے چند رسائل وتصانیف میں مابعد الموت، نماز کی اہمیت، دوگھر، الفوز الکبیر، خسارہ، ٹی وی کے ثمرات، سود خور کا انجام، حقوق الزوجین شامل ہیں۔

Marfat.com

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا اسلوبِ بیان

کثرتِ تصانیف اس امت کی خصوصیت ہے۔ ہمارے اسلاف نے جس قدر کتب تالیف کیں ان کی مثال ماضی کی کسی بھی قوم میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ ہمارے جلیل القدر اسلاف میں سے بعض ایسے بھی گزرے ہیں جن کی تصانیف وتالیفات کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ امام ابو اسماعیلی کی ایک کتاب ''مسند کبیر'' کی سو جلدیں تھیں۔ یہ تصانیف جہاں خلف کے نظریات وافکار کی تطہیر کرتی ہیں وہاں مصنف کے لیے آخرت میں بلندیِ درجات کا ذریعہ بھی ہیں۔ حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد حضرت شیخ علی متقی کے بارے میں اپنا خواب بیان کرتے ہیں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اسے یوں نقل کرتے ہیں:

> میں (شیخ عبدالوہاب) نے ان سے (جنت میں) ملاقات کی وہ جہاں بیٹھے تھے اس کے پاس نہریں جاری تھیں ایک نہر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ جامع کبیر (حضرت شیخ علی متقی کی کتاب کا نام) ہے۔ پھر ایک دوسری نہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ جامع صغیر ہے، پھر دوسری نہروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ میری فلاں کتاب ہے اور یہ میری فلاں کتاب۔ گویا یہ انعام ہے جو کتابیں لکھنے پر اللہ تعالیٰ کی جناب سے عطا ہوا۔

Marfat.com

ہمارے شیخ حضور قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو اٹھائیس کتب تالیف فرمائیں، جن میں بعض چھوٹے رسائل کی صورت میں اور بعض ضخیم۔ ان کتب کا اپنا منفرد اسلوب اور انداز بیان ہے اور ان تالیفات کی اپنی انفرادی خصوصیات ہیں جن کی بنا پر انہیں شہرت ملی۔ یہ تحریریں انسان کو حرکت و حرارت، قوت و شوکت اور ولولۂ حیات عطا کرتی ہیں۔ بعض تفصیلات، مقاصد و اہداف کے تحت بیان ہوئیں۔ چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

تصانیف کے عنوانات:

آپ کی ہر کتاب کا اچھوتا عنوان ہے جو نہ صرف پہلی نظر میں ہی قاری کے دل میں پڑھنے کی رغبت پیدا کرتا ہے بلکہ کتاب کے موضوعات کا خلاصہ بھی بیان کر دیتا ہے۔ اگر اس حقیقت کو سمجھنے میں کسی کو قدرے دشواری پیش آئے تو تقریباً ہر کتاب کے ٹائٹل پر کتاب کے نام سے ذرا اوپر کوئی قرآنی آیت یا حدیث کئی حقائق آشکارا کر دیتی ہے۔ مثلاً

۱۔ لفظ آبِ کوثر سے ذرا اوپر حدیث

ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلٰوۃ

۲۔ البرہان پر آیت

قد جاء کم برھان من ربکم

۳۔ حاضر و ناظر رسول پر

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا

Marfat.com

۴۔ تعارف تقویت الایمان پر

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

۵۔ حقوق الزوجین پر آیت

وعاشروھن بالمعروف

۶۔ فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر

والذین یؤذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم

۷۔ خلیفۃ اللّٰہ پر

انی جاعل فی الارض خلیفۃ

۸۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ پر

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء

ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتاب درحقیقت درج شدہ آیت کی توضیح وتشریح کے مضامین پر مشتمل ہوتی ہے۔

قصص وحکایات:

واقعہ گوئی اور حکایت سرائی تفہیم مطالب کا قدیم طریقہ ہے۔تمام الہامی کتب میں اس حوالہ سے اہتمام نظر آتا ہے۔قصص القرآن کو اسی وجہ سے علما نے اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔کامل حسن محامی نے ''القرآن والقصۃ والحدیثۃ'' عبدالکریم خطیب نے ''القصص القرآن فی منطوقہ ومفھومہ'' محمد احمد نے ''الفن القصصی فی القرآن'' جیسی بلند پایہ کتب تحریر کیں۔انسانی فطرت میں ان قصص

Marfat.com

وحکایات کے طبعی رجحان پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ ارشد القادری لکھتے ہیں:

''یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ انسان فطری طور پر قصص وحکایات سے دلچسپی رکھتا ہے میرے خیال میں اس فطری خواہش سے جنگ کرنے کی بجائے اسے صحیح رخ پر لگا دینا وقت کا مفید ترین اقدام ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ ایک ہی بات جو براہ راست درس وپیغام کے انداز میں کہی گئی۔ عام طبیعتیں اس سے مانوس نہیں ہوسکیں لیکن وہی بات جب کہانی کے سانچے میں ڈھل گئی تو حلق کے نیچے اترنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔''

صوفیہ نے ابتدا ہی سے ان قصص وحکایات کے ذریعہ تزکیہ نفس کا کام لیا۔ ''ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس حضرت جنید بغدادی سے پوچھا: ''مریدوں کو حکایتیں سنانے سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''حکایتیں تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں جس سے مریدوں کے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے۔'' اسی شخص نے دوسرا سوال کیا: ''کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت بھی ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مقدس ہے: ہم تم سے پیغمبروں کے تمام قصے بیان کریں گے جس سے تمہارے دل کو مضبوطی بخشیں گے۔'' (اللہ کے سفیر ص:۷۸)

قرآن وسنت پر عمل کی بنا پر حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس اسلوب کو اپنایا۔ آپ نے اپنی تصانیف میں قصص وحکایات کو نقل کر کے ان کے ذریعہ حیات وکائنات، عشق وخودی، فقر ومستی کے اسرار ورموز کے جہانِ معنی آباد کر دیے ہیں۔ مقربین بارگاہِ الٰہی کے کمالات کا ذکر کرنا مقصود تھا تو خلیفۃ اللہ تحریر فرمائی جس میں باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور اولیا کی کرامات کو زیر بحث

Marfat.com

لایا گیا۔ان واقعات کو پڑھ کر ایک کم پڑھا لکھا انسان بھی حقیقت حال کا ادراک کر سکتا ہے۔اگر اس کو یہی بات علم کلام کی فنی موشگافیوں کے ذریعے سمجھائی جاتی تو شاید وہ کبھی سمجھ ہی نہ سکتا۔مسلمان اور کافر کی دنیا میں فرق کو واضح کرنا تھا تو ''دو گھر'' (کل ۴۰ صفحات) میں چھ سے زائد واقعات بیان کر کے صورت حال کو واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''خسارہ'' (کل ۲۷ صفحات) میں کم و بیش سات واقعات موجود ہیں۔

عموماً یہ واقعات اسلاف کی کتب سے نقل کیے گئے ہیں لیکن بعض مقامات پر چشم دید واقعات یا ایسے واقعات جو احباب نے آپ سے بیان کئے ان کو بھی نقل کر دیا گیا ہے۔''آب کوثر''، ''تاثرات و مبشرات'' میں اس کی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔بعض اوقات ذاتی زندگی کے حوالہ سے بھی کچھ واقعات بیان کیے ہیں۔جیسے ''سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ'' اور ''خسارہ'' میں ہیں۔

تماثیل:

تمثیل بھی مقصود کو فہم انسانی کے قریب تر کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کی بکثرت مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں اور اسلاف کی اس موضوع پر جداگانہ تصانیف موجود ہیں۔حضور فقیہ العصر نے بھی اپنے افکار و نظریات کی ترجمانی کے لیے ان کا سہارا لیا۔البرہان، آب کوثر، خسارہ اور دیگر تصانیف میں اس کی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

سوال و جواب کا انداز:

بعض اوقات انسان کسی آیت یا حدیث کی تشریح کرتا ہے تو انسانی ذہن میں کچھ

Marfat.com

سوالات اٹھتے ہیں۔ ان سوالات کا جواب دیے بغیر انسان کے لیے نفس مضمون کو سمجھنا ممکن نہیں رہتا۔ چونکہ ہمارے حضرت قاری کے ذہن سے ہر قسم کے شکوک وشبہات ختم کر کے عقیدہ وعمل کی پختگی چاہتے ہیں اس لیے ہر ایسے مقام پر ''سوال'' کی سرخی قائم کر کے اس اعتراض کو نقل کیا ہے اور ''جواب'' کی سرخی قائم کر کے اعتراض کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اکثر یہ بھی ہے کہ دیگر مکاتب فکر کے لوگ اہل سنت کے معمولات پر جو اعتراض کرتے ہیں ان کا ضمناً جواب دیا گیا ہے۔ آپ کی ہر تصنیف میں اس انداز کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

تنبیہ، فوائد، دعوتِ فکر:

ان عنوانات کے تحت آپ نے اپنی تصانیف میں بعض ضروری وضاحتیں کی ہیں۔ کسی فکری وعملی خطرہ سے آگاہ کرنا ہو تو تنبیہ کی سرخی لکھ کر آگے تحریر کرتے ہیں۔ البرہان میں نام اقدس پر انگوٹھے چومنے سے منع کرنے والے لوگوں کے لیے تنبیہ کے عنوان سے کہا گیا ہے کہ اس مبارک ومستحب فعل سے منع کرنے والے ممانعت کا ایک قول ہی دکھا دیں۔ اسی مسئلہ کے ضمن میں فوائد کی سرخی قائم کر کے اس مبارک فعل کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

قصہ مختصر:

حضور فقیہ العصر کی تصانیف علمی بصیرت، فراست اور فطانت کی ایک قد آدم تصویر اور احساس کی تازہ کاری کا غیر معمولی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں موج زن فرمائے۔

Marfat.com

Marfat.com

خانوادۂ امینیہ

Marfat.com

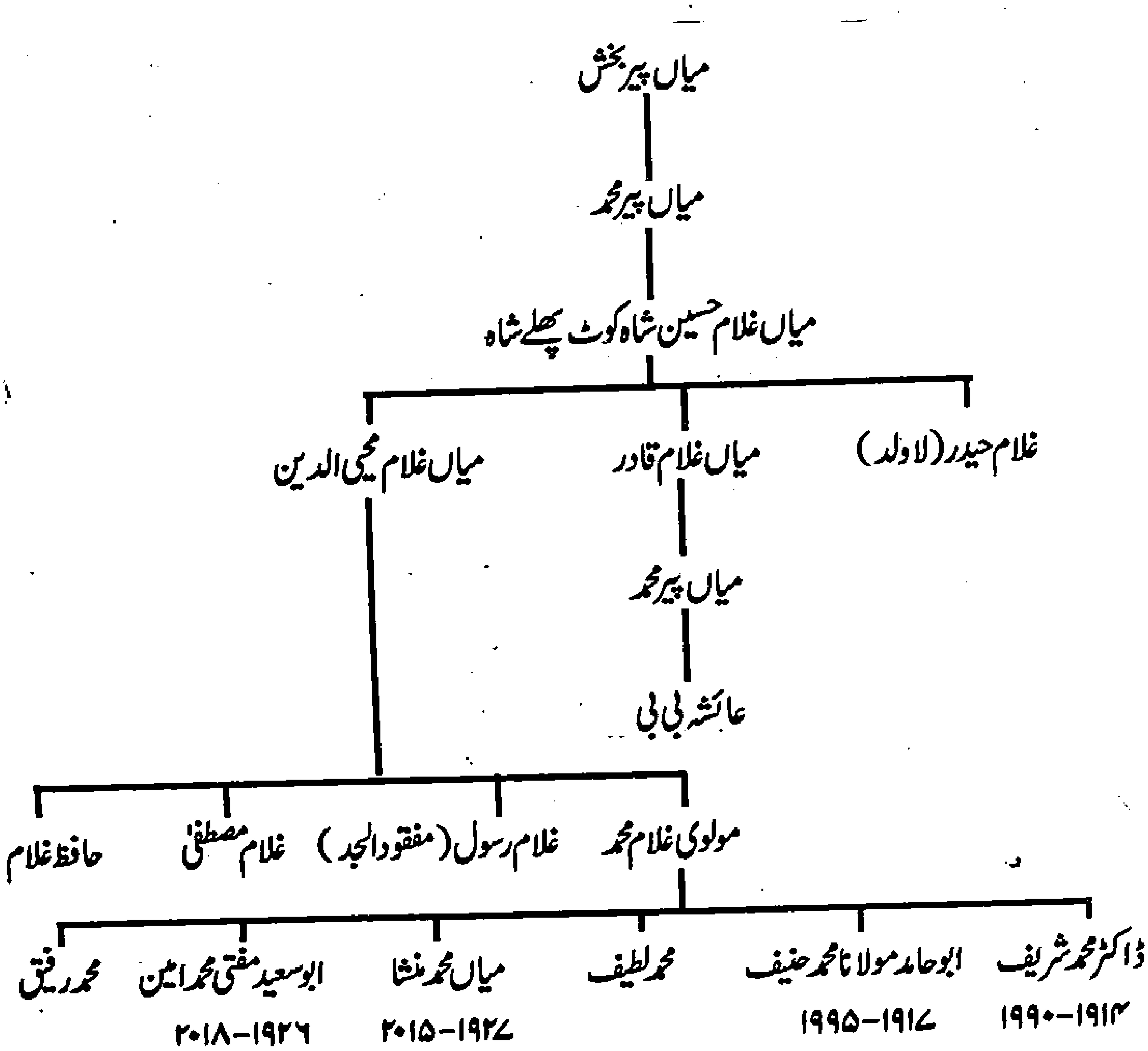
میاں پیر بخش
میاں پیر محمد
میاں غلام حسین شاہ کوٹ پھلے شاہ
غلام حیدر (لاولد)
میاں غلام قادر
میاں غلام محی الدین
میاں پیر محمد
عائشہ بی بی
مولوی غلام محمد
غلام رسول (مفقود الخبر)
غلام مصطفیٰ
حافظ غلام
ڈاکٹر محمد شریف
۱۹۱۴-۱۹۹۰
ابو حامد مولانا محمد حنیف
۱۹۱۷-۱۹۹۵
محمد لطیف
میاں محمد منشا
۱۹۲۷-۲۰۱۵
ابو سعید مفتی محمد امین
۱۹۲۶-۲۰۱۸
محمد رفیق

Marfat.com

فقیہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ

1344ھ/1926ء - 1439ھ/2018ء

علامہ محمد سعید احمد اسعد	علامہ محمد کریم سلطانی	محترمہ کنیز فاطمہ	علامہ محمد حبیب امجد	قاری محمد مسعود احمد حسان
پ: 1373ھ/1954ء	پ: 1376ھ/1956ء	پ: 1378ھ/1958ء	پ: 1380ھ/1960ء	پ: 1382ھ/1963ء

Marfat.com

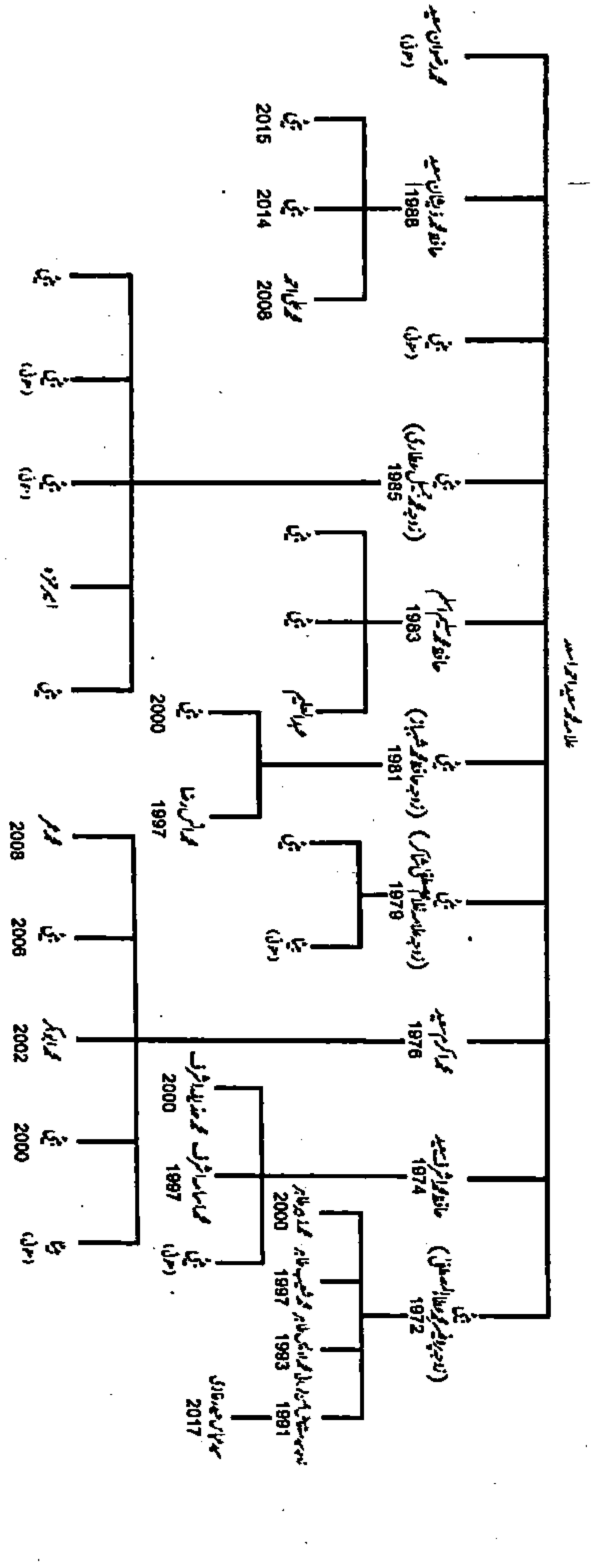

Marfat.com

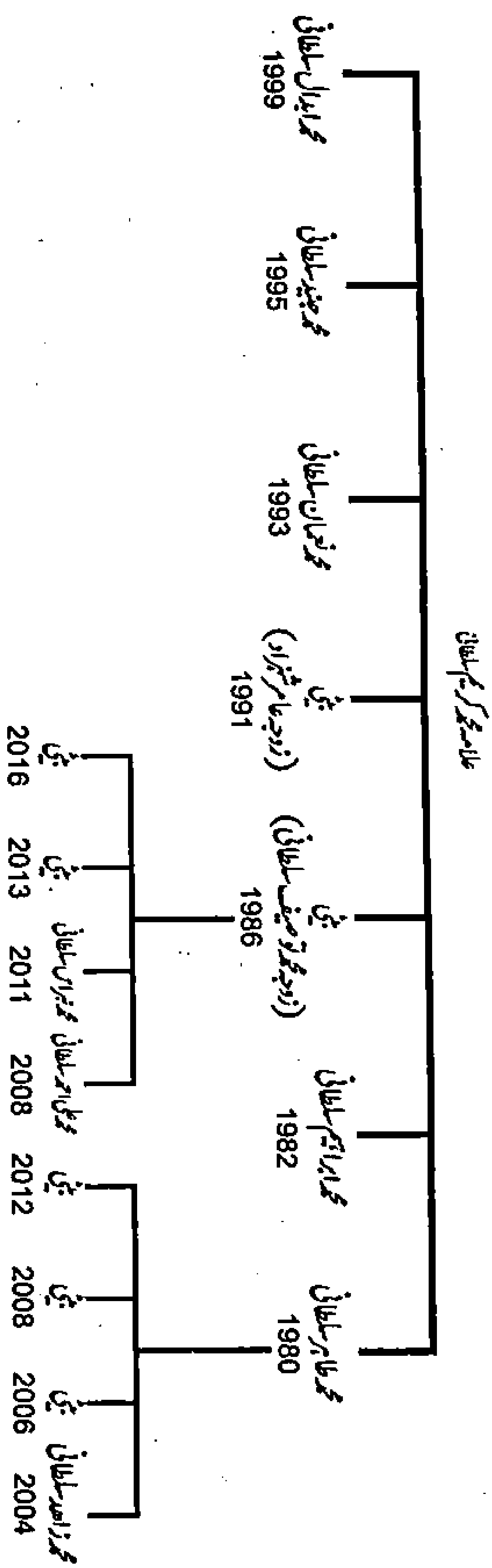
علامہ محمد کریم سلطانی
محمد طاہر سلطانی 1980
محمد ابراہیم سلطانی 1982
بیٹی (زوجہ محمد توصیف سلطانی) 1986
بیٹی (زوجہ عامر شہزاد) 1991
محمد نعمان سلطانی 1993
محمد جنید سلطانی 1995
محمد ابدال سلطانی 1999
محمد زاھد سلطانی 2004
بیٹی 2006
بیٹی 2008
بیٹی 2012
محمد علی احمد سلطانی 2008
محمد نبراس سلطانی 2011
بیٹی 2013
بیٹی 2016

Marfat.com

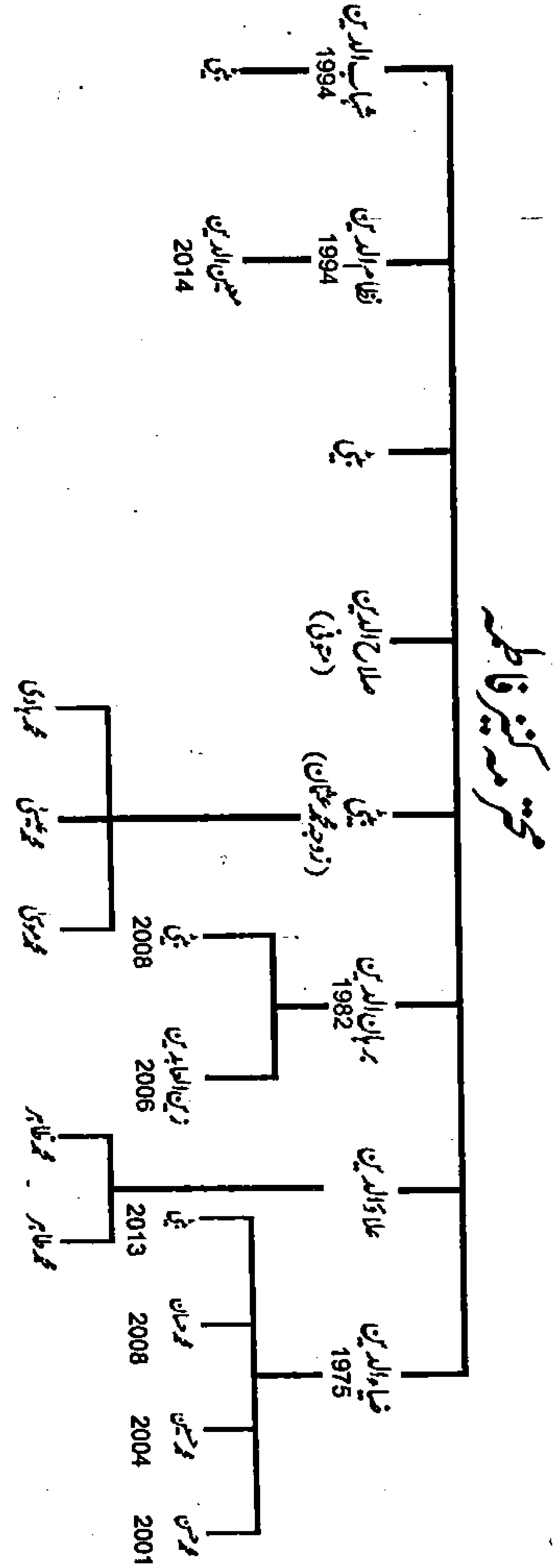
محترمہ کنیز فاطمہ
ضیاء الدین
1975
محمد حسن
2001
محمد حسین
2004
محمد حسان
2008
بیٹی
2013
علاؤالدین
محمد طاہر
محمد ظاہر
برہان الدین
1982
زین العابدین
2006
بیٹی
2008
بیٹی
(زوجہ محمد عثمان)
محمد موسیٰ
محمد عیسیٰ
محمد ہادی
صلاح الدین
(متوفی)
بیٹی
نظام الدین
1994
معین الدین
2014
شہاب الدین
1994
بیٹی

Marfat.com

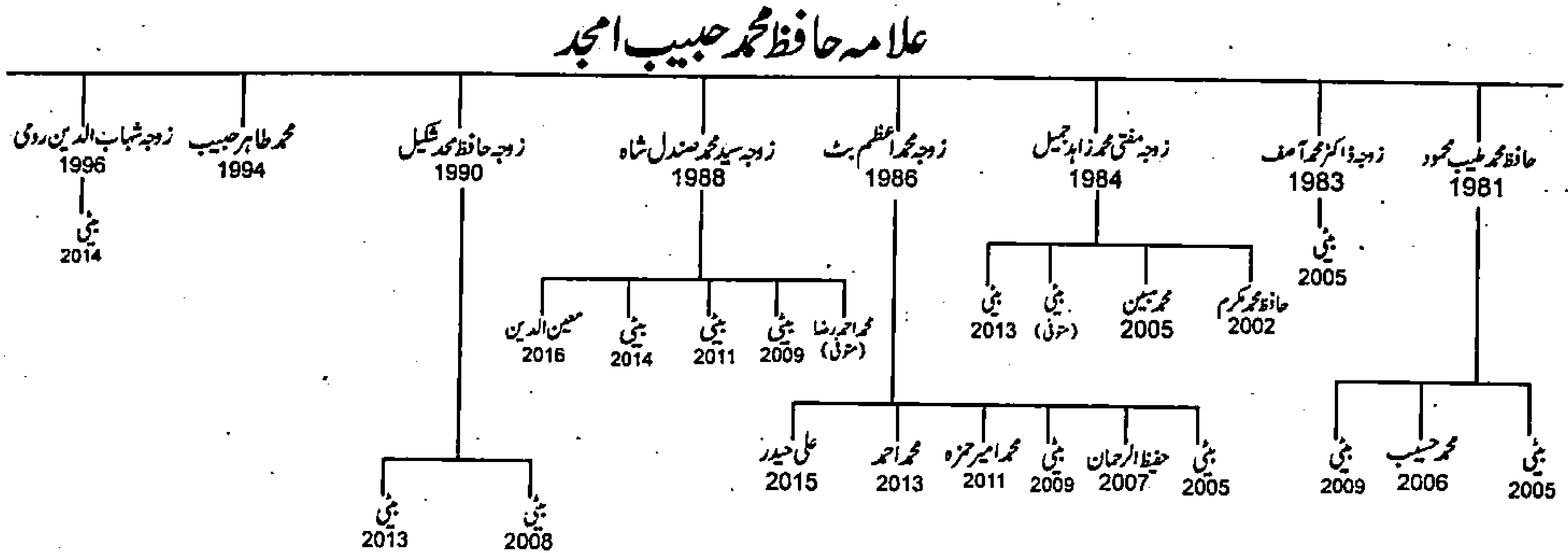
علامہ حافظ محمد حبیب امجد
حافظ محمد طیب محمود 1981
بیٹی 2005
محمد حسیب 2006
بیٹی 2009
زوجہ ڈاکٹر محمد آصف 1983
بیٹی 2005
زوجہ مفتی محمد زاہد جمیل 1984
حافظ محمد مکرم 2002
محمد یمین 2005
بیٹی (متوفی)
بیٹی 2013
زوجہ محمد اعظم بٹ 1986
بیٹی 2005
حفیظ الرحمان 2007
بیٹی 2009
محمد امیر حمزہ 2011
محمد احمد 2013
علی حیدر 2015
زوجہ سید محمد صندل شاہ 1988
محمد احمد رضا (متوفی)
بیٹی 2009
بیٹی 2011
بیٹی 2014
معین الدین 2016
زوجہ حافظ محمد شکیل 1990
بیٹی 2008
بیٹی 2013
محمد طاہر حبیب 1994
زوجہ شہاب الدین رومی 1996
بیٹی 2014

Marfat.com

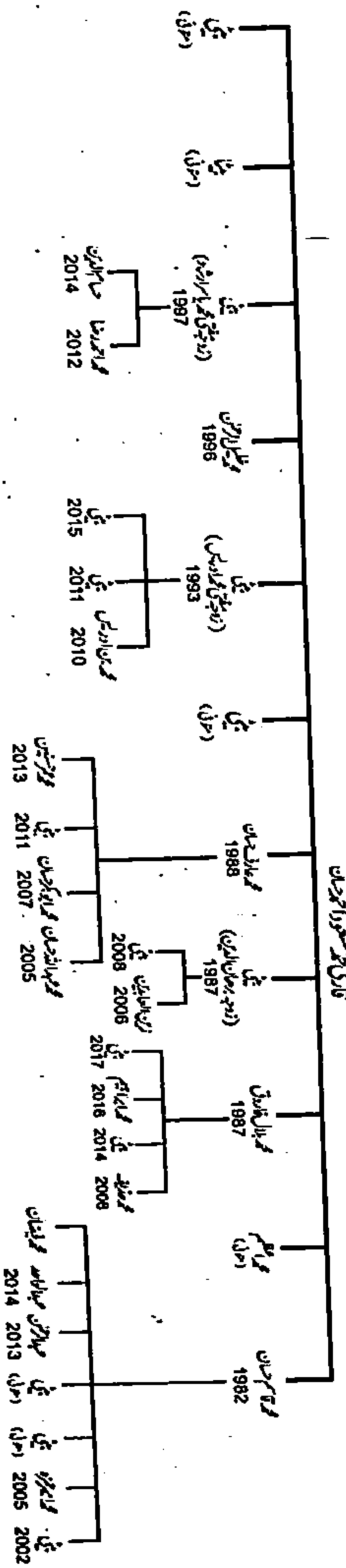

Marfat.com

کلمات الثنا

Marfat.com

انسان دوسرے انسانوں کے بارے میں جو رائے دیتا ہے، وہ شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔ ہمارے رجالِ حدیث کے ذخیرہ میں ثقاہت و عظمت کا معیار انہیں آرا سے مرتب ہوا۔ حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں اہل قلب و نظر اور صاحبان قلم و قرطاس کی شرکت اگرچہ عظمت و ثقاہت کی ایک بڑی شہادت ہے مگر اس کے علاوہ مجھے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونِ ملک سے بھی صاحبانِ فکر نے اپنے تاثرات ارسال کیے ہیں، اس حصہ میں ان تاثرات کو جمع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں شعرا کا منظوم خراج عقیدت بھی شامل ہے۔

مگر ان تاثرات سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کے شیخ طریقت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے چند مبارک کلمات نقل کر دوں کیوں کہ یہ الفاظ حضور فقیہ العصر کی عظمت و رفعت کی شہادت عظمیٰ ہیں علاوہ ازیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کا ایک جملہ بھی نقل کر دیا جائے۔

Marfat.com

(۱)

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ آپ کے برادر اکبر کے وصال پر تعزیتی مکتوب میں فرماتے ہیں:

"آپ کے خاندان میں ایک اور روشن شمع بجھ گئی ہزاروں قلوب کو نور دین سے روشن کرنے کے بعد وقت موعود پر خود خاموش ہوگئی۔"

جناب محمد فاروق صاحب کو ان کے خط کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:

"آپ فیصل آباد مفتی محمد امین صاحب سے رابطہ کریں وہ بڑے نیک بزرگ ہیں بہتوں نے ان سے فیض پایا ہے۔"

حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری کی اطلاع حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی آپ نے ایک مکتوب تحریر فرمایا، ابتدائی کلمات ملاحظہ فرمائیں:

"کچھ عرصہ سے آپ کی صحت کے بارہ میں حوصلہ افزا اطلاعات نہیں آرہی تھیں۔ اس عاجز کو خاصی تشویش تھی۔ کیوں کہ درویشوں کا وجود دنیا

Marfat.com

میں غنیمت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اپنی مخلوق پر طرح طرح کی مہربانیاں فرماتے ہیں۔"

اسی طرح کئی مکاتیب میں مکتوب الیہ کو آپ سے حصول فیض کا کہا گیا اور آپ کی بزرگی و شرف سے آگاہ کیا گیا۔ شیخ کامل جب اپنے مرید کامل کے لیے "عالم باعمل"، خدا رسیدہ بزرگ اور "نیک بزرگ" جیسے توصیفی کلمات استعمال کریں تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شیخ کی نظر میں کیا منزلت و مقام ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے واقعات ہیں جو نظر شفقت و کرم اور دوسری طرف محبت و ارادت کے مقامِ عروج و کمال کے شاہد ہیں۔

Marfat.com

(۲)

زوجہ حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی اپنی والدہ ماجدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتیں:

''اے میرے جگر کے ٹکڑو! اپنے والد گرامی کو عام طرز کا باپ نہ سمجھنا، ان سے محبت کرو اور دل و جان سے محبت کرو، فقط ان سے محبت کرنے سے ہی تمہیں دنیا و آخرت مل جائے گی۔''

اس خراج عقیدت کی وجہ درج بالا جملے سے قبل یہ بیان فرمائی۔ یہ جملے حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کی بہترین تصویر کشی ہے:

''عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جب عورت کے ہاں اولاد ہو جائے تو وہ شوہر کی بجائے اولاد سے زیادہ محبت کرنے لگتی ہے لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور تھا آپ کو اپنے سرتاج سے محبت تھی اور یہ محبت، محبت کی حدود سے نکل کر عقیدت کی حدود میں داخل ہو گئی تھی۔ آپ نے سیدی والی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی خلوت وجلوت کو دیکھا۔ آپ کی تسبیح ومناجات کو دیکھا۔ سحری کے قیام وسجود کو دیکھا۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں، رات کی تنہائی میں پھیلے ہوئے ہاتھوں سے آنسوؤں کا نظرانہ لٹاتے ہوئے دیکھا۔ ذکر وفکر کو دیکھا۔ اخلاص وورع کو دیکھا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عشق ومحبت کو دیکھا ۔ نسبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نقطہ کمال کو دیکھا۔ الغرض ایک پیکر میں انہیں وہ کچھ نظر آیا جوان کے وہم وگمان میں نہ تھا اس مقام پر اگر محبت اپنے تنگ کوچہ سے نکل کر عقیدت کی شاہراہ میں داخل ہو جائے تو حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔"

Marfat.com

(۳)

پیر محمد امین الحسنات شاہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

وزیر مملکت برائے مذہبی امور حکومت پاکستان

حضرت فقیہ العصر قبلہ مفتی محمد امین صاحب بلا شبہہ دور حاضر کی مقتدر علمی و روحانی شخصیت تھے۔ علم و دانش حکمت اور روحانیت ایسے سب اوصاف آپ کی ذات میں جمع تھے۔ ان بخت رسا افراد میں آپ کا شمار ہوتا ہے جنہیں ورثۃ الانبیاء ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ وہ عظیم المرتبت ہستی ہیں جس نے اپنی حیات مستعار کا لحہ لحہ قال اللہ وقال الرسول میں گزارا۔ آپ کے علوم و معارف سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا۔ فیصل آباد میں مفتی صاحب نے علم و حکمت کے جو چمنستان آباد کیے مدبرانہ جہد اور مخلصانہ ہمت کا نتیجہ ہیں۔ ان سے ہزاروں تشنگان کے اذہان سیراب اور قلوب شاداب ہوئے۔ زندگی تقدس و طہارت اور عبادت و اطاعت میں گزاری مگر ان کی کبھی تجارت نہ کی۔ مفتی صاحب علوم میں مجتہدانہ اور روحانیت میں عارفانہ مقام کے حامل تھے۔ روایتی فقیہ نہیں تھے۔ انہیں اپنے فن میں پورا تبحر حاصل تھا۔

Marfat.com

یوں تو انہوں نے اپنی فہم وبصیرت کے بڑے چراغ روشن کیے اور ان کے موئے قلم سے کئی علمی شاہکار وجود میں آئے۔ لیکن جو شہرت اور فضیلت درود شریف کی فضیلت پر لکھی گئی کتاب ''آب کوثر'' کے حصے میں آئی شاید ہی پاکستان میں کسی کو نصیب ہوئی ہو۔ لاکھوں کی تعداد میں ہر طرح سے اس کا چھپنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ صاحبِ درود کی بارگاہ میں بھی شرف قبول پا چکی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں حضرت مفتی صاحب ''آب کوثر'' کی برکت سے فهم ما يشاء ون عند ربهم کے مرتبے پر فائز ہو کر راضية مرضية کی قبا زیبا سے سرفراز ہوئے ہوں گے۔ اور فهم ما يشاء ون فيها سے محظوظ ہو رہے ہوں گے۔

بلاشبہ مفتی صاحب جیسی عظیم ہستی دین وملت اور معاشرہ وشہر کی پہچان تھی۔ ان کا وجود غنیمت تھا۔ ان کا اٹھ جانا ایک محرومی وحسرت ہے۔ ایک عالم دین کی موت ایک عالم کی موت کا درجہ رکھتی ہے۔ مفتی صاحب کی وفات طبقہ علما کے لیے بھی صدمہ ہے اور حلقہ صوفیہ کے لیے سانحہ۔ ان کی وفات سے اہل فیصل آباد نے ہی ان کے فیوضات کو نہیں کھویا پورا پاکستان ایک جید عالم ربانی اور صوفی منش بزرگ کے سایہ علمی سے محروم ہوا ہے۔ تاہم وہ اپنے ایسے نقوش پا چھوڑ گئے ہیں جو مینارہ نور کا کام دیں گے۔

میں قبلہ مفتی صاحب کے خلف الرشید مناظر اہل سنت علامہ محمد سعید اسعد، علامہ محمد کریم سلطانی اور محمد مسعود حسان کے حق میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مفتی صاحب کے نقش قدم پر چلائے۔ ان کا مرکز علم نور چشمہ فیض آباد و چلتا رہے۔ آمین!

Marfat.com

(۴)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل

(تعزیتی پیغام بہ نام علامہ سعید احمد اسعد صاحب)

-بہ ذریعہ فون کال-

انا للّٰہ و انا الیه راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والد گرامی حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بخشش و مغفرت اور بلندیِ درجات فرمائے۔ درجات بہت بلند کرے۔ انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کی معیت عطا فرمائے۔ حضور علیہ السلام کی شفاعت اور قربت و معیت ہمہ وقت نصیب فرمائے۔

وہ حضرت محدث اعظم کی نشانی تھے اور اکابر علما کی۔ بڑی خدمت کی انھوں نے دین کی، مسلک کی۔ فیصل آباد میں وہ ستون تھے۔ ہزار ہا علما پیدا کیے عمر بھر۔ اور پھر تقوی، پرہیزگاری، عبادت گزاری، علم اور اخلاص اتنی خوبیاں تھیں، اور کبھی نام و نمود ان کی زندگی میں نہیں تھا۔

Marfat.com

ان کے اندر بڑا تقویٰ تھا آپ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے اندر، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بس گوشہ نشینی، کوئی اظہار نہیں ہے۔

دیکھیے جنازہ اللہ پاک نے کتنا بڑا عطا فرمایا۔ کتنا عظیم الشان جنازہ عطا فرمایا۔ میں تو بلکہ تعزیت بھی کرتا ہوں اور مبارک بھی دیتا ہوں کہ اتنے عظیم باپ کو اللہ نے اتنے درجے نوازے۔ باقی بھائیوں اور اعزہ اقربا سب کو میری طرف سے تعزیت کریں۔

میرا سب کو سلام۔ السلام علیکم!

Marfat.com

(۵)

ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر الوری

شیخ الحدیث جامعہ رکن الاسلام مجددیہ، حیدرآباد
صدرِ جمعیت علمائے پاکستان

حضرت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کی ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت تھے انہوں نے تبلیغ وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے گراں قدر دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کی وفات سے علمی اور روحانی دنیا میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے حدیث مبارک کی رو سے ان کی قائم کردہ مساجد، مدارس، ان کی علمی تصانیف، ان کے ہزاروں شاگرد اور خلفا بالخصوص مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسعد اور ان کے دیگر برادران جیسی صاحبِ علم وعرفان اولاد سب ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں جو ان کی ترقی درجات کا باعث بنتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں عظیم مرتبہ عطا فرمائے۔اور ان کے فیوضات کو قیامت تک جاری وساری رکھے۔
(آمین!)

Marfat.com

(۶)

حضرت سائیں سردار احمد عالم قادری

جامعۃ الحبیب حبیب آباد، کھر پڑ شریف، پتوکی

اللہ تعالی کا احسان عظیم ہے ہم پر کہ اس ذات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف بخشا۔ یہ بھی کمال عنایت ہے اسی ذات کا جو ایسے افراد پیدا کرتی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے صحیح سچے خادم بن کر پوری زندگی صرف کر دیتے۔ اللہ تعالی نے مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کو بھی یہی منصب عطا فرمایا تھا۔ بے شک دنیا ئے اسلام اس روشن ستارے سے محروم ہو گئی جو خاموشی، صبر، حلم اور بردباری کے ساتھ امت اسلامیہ کے ہزاروں لوگوں کو راہ حق پر گامزن کرنے میں کئی عشروں مصروف عمل رہے اور ہمیشہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے رہے۔ وہ علم و عمل کا نمونہ تھے۔ ہمیشہ علم و آگہی کے درخشاں موتی بکھیرتے رہے کبھی نمود و نمائش کے خواستگار نہیں رہے یہ الگ بات ہے کہ

مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

کے مصداق ان کے فیض علم و معرفت سے دنیائے اسلام کے گل و یاسمین معطر رہے بلکہ ہمیشہ رہیں گے۔ آپ سے آخری ملاقات صابر حسین اور خالد حسین کے بیٹے عمر، کی دعوت ولیمہ پر ہوئی۔ اللہ تعالی نے خالد حسین کو قبلہ مفتی صاحب کی خدمت کا موقع دیا، جس کا انہوں نے حق ادا کیا۔ اللہ تعالی ان کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔

Marfat.com

(۷)

ڈاکٹر ابوالحسن محمد شاہ الازہری

وائس پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف (سرگودھا)

اس کائنات ہست و بود میں حضرت انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا بھرم ایسے قدسی صفات افراد کی وجہ سے قائم ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں مالک و مولیٰ کی محبت واطاعت کے لیے وقف کر دیں اور مقصدِ حیات کو تا زیست پیشِ نظر رکھا اور اتنی شگفتہ وشائستہ زندگی گزاری کہ انہیں رشک ملائکہ ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔

فقیہ العصر حضرت قبلہ پیر مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی بندگانِ پاکباز میں ہوتا ہے جن کی زندگی کا ہر لمحہ اطاعت الٰہی اور خوشنودی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں بسر ہوا۔

آپ بلند ترین علمی مقام پر فائز تھے۔ آپ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چشمہ معرفت سے سیراب ہوئے اور تا دمِ زیست آپ نے ان سب نسبتوں کو بدرجہ احسن واتم نبھایا اور اس کا فیضان بھی عام فرمایا۔

آپ کا طریق معرفت وطریقت جذب ومستی اور علم وعمل سے عبارت تھا۔

Marfat.com

ساری زندگی حصول شہرت اور جلب زر جیسی آلائشوں سے دور رہے اور خلوت نشین ہو کر مفید علمی وروحانی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے بہت سارے رسائل اور کتب تصنیف فرمائیں جن میں ''آب کوثر'' کو بہت زیادہ قبولیت اور تاثیر نصیب ہوئی۔ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور درودِ پاک کی عظیم دولت تقسیم کرنے میں آپ نے جس فیاضی وسخاوت سے کام لیا وہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ آپ کی اولاد امجاد میں کثرت سے خاص علماوصلحا کا پایا جانا بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں آپ کی قبولیت وبلند مقام کی علامت ہے۔ حضرت علامہ مولانا پیر محمد سعید اسعد صاحب زید مجدہ اور حضرت مولانا محمد کریم سلطانی صاحب اور آپ کے دیگر صاحبزادگان سرمایہ ملت اور افتخار ملک وقوم ہیں جن کی دینی وملی خدمات کا سارا اجر وثواب بھی آپ ہی کے نامہ اعمال میں جاتا رہے گا۔

حضرت قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال ایک عظیم سانحہ ہے جس پر ہم ان کی اولاد امجاد سے تعزیت مسنونہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو ہدیہ تبریک بھی پیش کرتے ہیں کہ یہ عظیم نسبت اور تعلق ان کے حصے میں آیا ہے۔ آپ کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ کریم قبلہ مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے فیضان کو تا قیامِ قیامت جاری وساری رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

(۸)

علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ، لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے عزت و تکریم کا تاج پہنایا۔ ارشاد خداوندی ہے:

"ولقد کرمنا بنی آدم"

پھر اسے دولت ایمان سے مالا مال کر کے مزید اعزاز بخشا۔ قرآن مجید میں ہے:

"وللّٰه العزة ولرسوله و للمؤمنين ولكن المنافقين لايعلمون۔"

اللہ ہی کے لیے عزت ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے اور اس کے مومنوں کے لیے لیکن منافقین (اس بات کو) نہیں جانتے۔

ایمان والوں میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعے رفعت و بلندی کے نور سے منور کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

"یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات"

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جن کو ایمان اور علم کی دولت عطا کی گئی۔

اور جب کوئی اہل علم اپنے علم کو دوسروں تک پہنچاتا ہے تو وہ تمام لوگوں میں زیادہ بھلائی کا مستحق ہو جاتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خیر کم من تعلم القرآن وعلمه"

تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

اس میں قرآن مجید کے متعلق تمام علوم کا سیکھنا سکھانا شامل ہے۔ پھر ان میں سے وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جو علم کے ساتھ ساتھ تقویٰ کے زیور سے مرصع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جب قسمت مزید یاوری کرتی ہے تو ان کا علمی روحانی فیضان دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری و ساری ہوتا ہے اور وہ لحہ بہ لحہ ثواب کا خزانہ حاصل کرتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة: إلا من صدقة جارية، أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له"

استاذ الاساتذہ مفتی اعظم محبّ رسول پیر طریقت رہبر شریعت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی رحمہ اللہ ان تمام مذکورہ بالا صفات سے موصوف شخصیت کا نام ہے۔ آپ علوم دینیہ کے شہ سوار زہد و تقویٰ کے مسند نشین اور نہایت علمی و قیع کتب کثیرہ کے مصنف و مولف اور علم و تقویٰ سے مزین اولاد ایسی رحمت بارگاہ خداوندی سے حاصل کرنے

Marfat.com

والے خوش بخت انسان تھے۔ آپ نے زندگی بھر علم کی روشنی پھیلانے دینی اقدار کا تحفظ کرنے اور امت مسلمہ کی اصلاح کا فریضہ ادا کرنے میں بسر کی۔ اور پھر وہ وقت آیا جب ندا آئی:

''یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔''

اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف یوں لوٹ آ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس تو میرے بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ جس سج دھج کے ساتھ اپنی قبر انور کی طرف رخصت ہوئے وہ ان کی محبوبیت کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے دیگر دینی خدمات کے ساتھ ساتھ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کا انداز اختیار کیا کہ درود شریف سے متعلق جامع کتاب ''آب کوثر'' لکھی اور اپنی مسجد کا نام درود والی مسجد رکھا وہ اپنی مثال آپ ہے اور اس فقیر پُرتقصیر کا ایمان ہے کہ جب روز محشر حضرت مفتی صاحب سے پوچھا جائے گا کہ اے ابوسعید! کیا لائے ہو؟ تو آپ عظیم محقق شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ ایسے عظیم المرتبت تلمیذ رشید کو پیش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر منور پر بے بہا رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین بجاه نبیه الکریم علیه التحیة والتسلیم۔

Marfat.com

(۹)

حضرت علامہ مفتی غلام حسن قادری

دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

فقیہ العصر، فقید المثال، عالم ربانی، عاشق محبوب سبحانی، حضرت العلام مفتی اسلام مفتی محمد امین نقشبندی علیہ الرحمہ عشق رسول کا پیکر، عجز وانکسار کا منبع، علم وعمل کا کوہِ گراں، درود پاک کی محبت سے سرشار، مجسمہ شرافت اور عظمت وفضیلت کا مینارۂ نور تھے۔ ان کی ذات والا صفات میں اتنی وسعت تھی کہ اس طرح کے ہزاروں الفاظ کی ان کی شخصیت حق دار ہے۔ بالخصوص فیصل آباد کے لوگوں کے دلوں میں ان کی بے مثال محبت تھی جس کا واضح ثبوت ان کی نماز جنازہ میں لوگوں کی کثرت تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ وصال پُر ملال مگر باکمال سے صرف دو ماہ قبل حضرت کے صاحبزادگان مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد اور علامہ محمد کریم سلطانی صاحب کی معیت میں قبلہ مفتی صاحب کی زیارت سے مشرف ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بڑی شفقت فرمائی، یقیناً وہ لمحات میرے لیے سرمایۂ حیات سے کم نہیں ہیں۔ کرم بالائے کرم یہ کہ حضرت کی نماز جنازہ میں شرکت کا موقع بھی نصیب ہو گیا۔

Marfat.com

ہمارے ملک میں بہت تھوڑے علمائے کرام ہیں کہ جن کے تمام صاحبزادے علما ہوں، کوئی ایک بھی صف علما سے باہر نہ ہو اور حضرت صاحب قبلہ ان علمائے کرام کے اندر پہلا نمبر رکھتے ہیں۔ آپ کے تمام صاحب زادے ماشاء اللہ جید عالم اور ان کے نقش قدم پر گام زن ہیں۔

درود شریف کے ساتھ حضرت کی جو عقیدت و محبت تھی وہ اپنی مثال آپ ہے اور ہر جمعۃ المبارک کے دن بعد نماز عصر عوام و خواص کا جم غفیر اور آپ کی مشہورِ زمانہ کتاب ''آبِ کوثر'' اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور نہ یہ کوئی رسمی جملہ ہے بل کہ سو فی صد حقیقت ہے کہ ان کا خلا کبھی پُر نہیں ہوگا۔ خداوند کریم ان کے صاحب زادگان کو اور جملہ اہل سنت کو صبر جمیل و اجر عظیم سے نوازے اور ان کا مشن جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کی ان پہ رحمت ہو، محمد کی شفاعت ہو
دعا میری سدا یہ ہے انھیں جنت کی راحت ہو

Marfat.com

(۱۰)

حضرت خواجہ محمد حسن

آستانہ عالیہ حضرت پیر بارو شریف

فقیہ عصر علامہ مفتی محمد امین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ یادگار اسلاف، علم و عمل کے جام، زہد و تقویٰ کے پیکر اور اخلاص کے مظہر تھے۔ آپ کی زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں گزری ہے۔ آپ نے تدریس دین، فتویٰ نویسی، تقریر و بیان، تحریر و تصنیف اور اصلاح و تربیت کی ساری صورتوں کو اپنایا اور جو وراثت نبوی کی دولت آپ تک پہنچی تھی اسے آگے منتقل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

آپ کی تصانیف کے مطالعہ سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے عمل کی بنیاد عقائد حقہ اہل سنت و جماعت بریلوی پر رکھنے پر زور دیا ہے۔ اور اسی کو قبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔

آپ کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ تو شاید پورا نہ ہو لیکن یہ بات بہر حال حوصلہ افزا ہے کہ آپ اپنی اولاد میں جید علما اور صاحب کردار افراد چھوڑ کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

(۱۱)

صاحبزادہ ڈاکٹر عزیر محمود الازہری

مدیر المؤسسۃ العلمیۃ العصریہ/رئیس الرابطۃ العالمیہ لخریجی الازہر، کراچی

حضرت علامہ قبلہ مفتی محمد امین نور اللہ مرقدہ ایک عظیم عالم دین بھی تھے اور مفتی بھی تھے اور صوفی بھی تھے، لیکن ان کا جو کمال وجہ شہرت بنا وہ آپ کا اپنے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں (آبِ کوثر) ہدیہ عقیدت و محبت پیش کرنا تھا۔ درود پاک امت مصطفیٰ کے لیے خلاق عالم کی نعمتوں میں سے ایک ایسی عظیم اور ارفع و اعلیٰ نعمت ہے کہ جو ایک طرف امتی کی طرف سے اپنے آقا و مولیٰ کے لیے خوب صورت تحفہ ہے تو دوسری طرف آقائے دو عالم ﷺ کا اپنے غلام کے لیے انعامات و اکرامات اور نوازشات کی صورت میں برسات فرمانا اس کی بہترین جزا ہے۔ ہمارے سامنے خوبصورت مثال کے طور پر امین ملت مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی ہے کہ جنہوں نے کتنے ہی نفوس کو ''آبِ کوثر'' کی خوشبو سے مشک بار کیا، قریہ قریہ، شہر شہر انتہائی محبت کے ساتھ اس آبِ حیات کو پلا کر حیاتِ دوام بخشی تو پھر میرے مصطفیٰ ﷺ نے بھی آپ کو جن انعامات و اکرامات سے ساری زندگی نوازا وہ ایک طرف دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے لاکھوں امتیوں کو جنازے میں شرکت کی سعادت عطا فرما کر اپنی محبوبیت کی سند عطا فرما کر یہ بتا دیا کہ جو امتی محبت و عقیدت میں جس قدر کمال دکھاتا ہے ہم اسی قدر تاریخ میں اسے بے مثال کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۲)

ڈاکٹر حافظ محمد منیر الازہری

ہیڈ آف اردو ڈیپارٹمنٹ، دارالافتاء المصریہ، قاہرہ، مصر

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قال الله تعالیٰ:

يا ايتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

ترجمہ: اے اللہ کے ذکر سے پرسکون ذات، لوٹ آ اللہ کی طرف اس حال میں کہ تو اللہ سے راضی اور اللہ تجھ سے راضی، تو میرے دوستوں کے زمرے میں داخل ہو جا اور میری جنت کو اپنا مسکن بنا لے۔

اللہ کے دوست خوف و غم سے بالا ہو کر اللہ کے پیغام کو عام کرتے ہیں، اللہ کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں اجاگر کرتے ہیں، اسی لیے جب وہ اس دنیا سے پردہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے ذکر کو لوگوں کے دلوں میں زندہ کر دیتے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے پوری زندگی اللہ تعالی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کی شمع ہر سو جلائے رکھی اور اسے کبھی بجھنے نہیں دیا، اللہ کے دوست جب تک دنیا میں

Marfat.com

رہتے ہیں تو ان کا فیض خاص لوگ حاصل کرتے ہیں اور جب وہ اس دنیا سے پردہ کرتے ہیں تو ان کا فیض عام ہو جاتا ہے، حضرت پیر مفتی محمد امین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے میری ملاقات ۲۰۱۰ء میں ہوئی، آپ بڑی محبت سے ملے، مختلف دینی، روحانی اور اخلاقی موضوعات پر گفتگو ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی کتاب ''آبِ کوثر'' جو کہ بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہے' عطا فرمائی، اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اسے عربی زبان میں ترجمہ کردیں، مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس کتاب کو عربی زبان میں منتقل کیا، بعدازاں مدینہ شریف علیٰ ساکنھا افضل الصلاۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی تو وہ ترجمہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث فی مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ اسامہ صالح الحھار اطال اللہ بقاء ہ بتمام الصحۃ والعافیۃ نے مواجہ شریف کے سامنے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا اور یہ خوش خبری سنائی کہ ترجمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمالیا ہے۔ الحمد للّٰہ علی ھذہ النعمۃ ۔ آب کوثر کا ترجمہ برادر محترم جناب حافظ افضل سعید صاحب نے شائع کیا اور اسے عالم عرب تک پہنچایا۔

اس فقیر نے حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی ذات میں اخلاص اور للّٰہیت پائی، انہوں نے اپنے آباء واجداد کی علمی وروحانی میراث کو آنے والی نسلوں تک منتقل کیا، بلاشبہ وہ انسانیت کے لیے خیر کا باعث ہیں، اوران کا روحانی فیض آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے فیض کو خلق کے لئے عام کرے۔ آمین بجاہ حبیبہ طہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

Marfat.com

(۱۴)

قاری محمد صدیق قادری رضوی

ناظم اعلیٰ دار العلوم نوریہ رضویہ، فیصل آباد

قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴۵ء میں محمد پورہ میں تشریف لائے۔ سابق صدر ایوب خان کا زمانہ تھا۔ جب میں جامعہ میں داخل ہوا قبلہ فقیہ العصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسند تدریس پر فائز تھے۔ میں نے آپ سے عربی ادب کی کچھ کتابیں پڑھیں، جامعہ میں جو بھی فتویٰ لینے آتا قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فتویٰ دیتے، اس کے بعد حضرت قبلہ مفتی نواب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وہ فتویٰ جاتا، بعد ازاں مولانا مختار احمد صاحب اس فتویٰ کو دیکھتے، آخر میں قبلہ شیخ الحدیث صاحب خود تصدیق فرماتے قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دار الافتاء میں بیٹھ کر پڑھاتے۔

جامعہ میں گیارھویں شریف کا انتظام و انصرام حضرت قبلہ فقیہ العصر کے پاس ہوتا چندہ وغیرہ بھی وہی جمع فرماتے ان کی شفقت اتنی تھی طلبہ پر کہ گیارہویں شریف کے بعد جو طالب علم برتن دھوتا اسے دس آنے، بارہ آنے، ایک روپیہ ہدیہ عطا کرتے۔ زندگی بھر آپ نے والدین کی خدمت کی۔ جب میں ایک بار ان سے ملنے

Marfat.com

محمد پورہ گیا تو وہ گلی میں بیٹھ کر حقہ تیار کر رہے تھے۔ استفسار پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ ابا جی کے لیے بنا رہے ہیں۔ ان کی زندگی میں والدین کی خدمت کرنے کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ اور ممکنہ حد تک اس عمل کی وجہ سے سرفرازی و کامرانی عطا فرمائی ہوگی۔

آپ نے زندگی بھر درود کی شکل میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فروغ دیا۔ اسی عمل مبارک کی بہ دولت آپ مقبول شخصیات میں شامل ہیں۔ شرق پور شریف، کوٹلی شریف اور حضور قبلہ شیخ الحدیث کا فیض ان کی زندگی میں شامل حال رہا، اور تا حشر رہے گا۔

Marfat.com

(۱۴)

آہ! میراثِ نبوت کے قاسم و امین

[اُڑتے اُڑتے آس کا پنچھی دور اُفق میں ڈوب گیا]

مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سنت کریمہ گزشتہ اُمتوں میں یہ رہی ہے کہ دین وشریعت کی نشر واِشاعت کے لیے وہ پے در پے اَنبیاے کرام کو بھیجتا رہا جو مرسلین عظام کے ذریعہ لائے ہوئے قوانین الٰہیہ کا زمین کے اوپر نفاذ فرماتے، نیز گم گشتگانِ راہ کو ہدایت ومعرفت کی دولت سے بہرہ ور کرتے رہے؛ لیکن جب پیغمبر آخر الزماں، رسولِ انس وجاں علیہ الصلوٰۃ والسلام قصر نبوت اور اَیوانِ رسالت کی خشت آخریں بن کر اِس عالم رنگ وبو میں جلوہ فرما ہوئے تو دین وشریعت کی نشر واِشاعت والا پیغمبرانہ کام اُمتِ خیر المرسلین کے علماے ربانیین کے سپرد کردیا گیا، جنھوں نے اپنے فرائض منصبی کی اَدائیگی میں نہ کبھی کسی لومۃ لائم کی پرواہ کی، اور نہ کبھی کسی طرح کی کوتاہی کو اس سلسلے میں روا رکھا، بلکہ اُن کے سرفروشانہ جذبۂ دعوت وتعلیم کو سلام وخراج کہ انھوں نے قرآن وسنت کی دودھیا چاندنی اور سنت وشریعت کی ضوفشانی سے بقعہ اَرض کو منور

Marfat.com

وتاباں بنادینے میں اپنے تن، من، دھن، ہرطرح کی قربانی بطیبِ خاطر پیش فرمادی۔

تاریخ گواہ ہے کہ وہ علماے ربانیین ہی ہیں جو قریباً چودہ صدیوں سے مختلف اَنداز میں دین اِسلام کے اَقدار واَحکام کو سنبھالا دیتے اوراور اس کی تعلیمات وہدایات کو جگ جگ روشن کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہردور میں ہزار ہا ہزار کی تعداد میں وارثین علم نبوت' علماے ربانیین کی شکل میں آتے رہے اور تبلیغ ودعوتِ دین کے پیغمبرانہ مشن کو آگے بڑھاتے رہے۔ چراغ سے چراغ جلتے گئے اور آج - بحمد اللہ - یہ علماے ربانیین کی بے لوث خدماتِ جلیلہ ہی کا ثمرہ ونتیجہ ہے کہ ریکارڈیڈ دستاویز کے مطابق دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے، بلکہ اس کا گراف اِس سے بھی کچھ آگے بڑھ چکا ہے!۔

دیگر اَدیان ومذاہب کا جائزہ لیں تو پتا چلے گا کہ ہزار ہا ہزار سال عمر پانے کے باوجود اُن کا دائرہ اِتنا وسعت پذیر اور آفاق گیر نہ ہوسکا جتنا مذہب اِسلام کو میسر آیا۔ ذرا غور فرمائیں کہ مذہب اِسلام' دین محمدی کی عمر ہی کتنی ہے؟! مگر اسے زندہ معجزہ کے علاوہ اور کیا نام دیا جائے کہ آج اس کی کرنیں دنیا کے ذرّے ذرّے میں اُتر چکی ہیں، آئے دن وہ نئے علاقے فتح کررہا ہے اور اس پر جاں سپاری کرنے والوں کی تعداد میں - ہزار مخالفتوں کے باوجود - خوشگوار اِضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے۔ دنیا کے اندر بپا کیے ہوئے اتنے بڑے اِنقلاب کے پیچھے اگر مڑ کر دیکھیں تو آپ کو علماے ربانیین کا سوزِ دروں، اُن کا جذبۂ صادق، اُن کی آہ سحر گاہی، اور اُن کی مخلصانہ مساعی کارفرما نظر آئیں گی۔

بلاشبہہ علما (اگر تو وہ صحیح معنوں میں علماے ربانیین ہیں تو وہ) دھرتی کے ماتھے کا

Marfat.com

جھومر ہیں اور ان کی صحت وسلامتی اور درازیِ عمر کے لیے اِنسان تو دعائیں کرتا ہی ہے، چرند پرند بھی اس کے لیے ہمہ وقت دعا گو رہتے ہیں بلکہ زبانِ رسالت تو اس حد تک بیان کرتی ہے کہ حتی الحیتان فی البحر، یعنی سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی علماے ربانیین کے لیے دعاے خیر کرتی رہتی ہیں۔ گویا علماے ربانیین کے لیے یہ بڑا اِعزاز اور تمغہ شرف ہے۔ تو یقیناً خوش نصیب ہے وہ جو اس دولت بے بہا سے بہرہ یاب ہوا، اور جس نے اس میراثِ نبوت سے حصہ وافر پایا۔ ایسے ہی طالع بخت علما اور وارثین انبیا میں ایک نمایاں نام فقیہ عصر، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف حضور مفتی محمد اَمین نقش بندی علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔

ایک سینے میں ہزاروں ولولوں کی کائنات
ایک انساں میں ہزاروں اہل ہمت کا ثبات

آپ کی ہمہ جہت شخصیت جماعت اہل سنت کے لیے کسی نعمت کبریٰ یا کبریت احمر سے کم نہ تھی، ایسی باعمل اور باکردار ہستیاں۔ جن پر دھرتی ناز کرے۔ صدیوں بعد جنم لیتی ہیں اور اپنی شفاف سرگرمیوں اور بے غبار کارناموں سے جنم جنم کے اندھیروں کو کافور کر دیتی ہیں۔ پھر ہر طرف سنت وشریعت کے اُجالے ہوتے ہیں اور قدم قدم عشق رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دمکتی پنکھڑیاں بکھری ہوتی ہیں۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کی دنیا میں آپ نے جو گراں قدر، بیش بہا اور عظیم الشان خدمات انجام دیں وہ آب زرّیں سے رقم کرنے کے لائق ہیں۔ آپ

Marfat.com

کے تیار کردہ تلامذہ ومسترشدین اور مس خام سے کندن تک کا سفر کرائے جانے والے روحانی سپوت آپ کے نام وکام ومقام کو ہمیشہ زندہ وپائندہ رکھیں گے۔ اور پھر آپ کی مختلف موضوعات پر وقیع ورفیع کتابیں خود آپ کو جگ جگ زندہ وتابندہ رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

ورق ورق سوزنِ قلم سے قبائے جاں اپنی سی رہے ہیں
نہ مار پائے گی موت ہم کو کہ ہم کتابوں میں جی رہے ہیں

ایسے لوگ بلاشبہ اپنی ذات میں ایک کائنات ہوتے ہیں۔ یہ عہد بھی ہوتے ہیں، عہد شناس اور عہد ساز بھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرد ایک فرد ہی ہے؛ لیکن جب وہ فرد، فردِ فرید بن جائے تو پھر اس سے ملتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی لیے عالم کی موت کو عالَم کی موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لوگوں کو پتا نہیں کہ تعمیر شخصیت اور افراد سازی کا فن کتنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ دراصل بھٹکے ہوئے آہو کو سوے حرم لے جانے کا عمل ہے۔ یہ ہر آدمی کے بس کا نہیں۔ یہ جوے شیر نکالنے سے زیادہ مشکل اور چاول پر قل ھواللہ لکھنے کے آرٹ سے زیادہ گنجلک ہے۔ شاید اسی لیے نرگس کے ہزاروں سال اپنی بے نوری پر رونے کے بعد بڑی مشکل سے چمن میں ایک دیدہ ور پیدا ہوتا ہے۔ ایک ایسے دیدہ ور کا اُٹھ جانا جماعت کے لیے کتنا بڑا خسارہ اور نقصان ہے اس کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مفتی موصوف کی موت دراصل ایک تحریک کی موت ہے۔ دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم جماعت اہل سنت کو قبلہ مفتی صاحب کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کے علمی وفکری وارثین کو ان کی تحریک ومشن کو بہ حسن وخوبی کامیابیوں کے منازل سے ہمکنار کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین الحلیم الکریم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

Marfat.com

(۱۵)

علامہ عمر حیات قادری

چیئرمین صفہ فاؤنڈیشن، انگلینڈ

انسان اس دنیا میں آتے اور جاتے ہیں کچھ لوگ انسانیت پر بدنما داغ اور کچھ انسانیت کا جھومر ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک فقیہ العصر حضرت مفتی امین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو انسانیت کا وقار اور عظمت تھے۔ آپ عاجزی و انکساری کا پیکر تھے۔ آپ کے پاس بیٹھ کر درود پاک پڑھنے کا جذبہ اور آخرت کی فکر نصیب ہوتی تھی۔ انسان عمل پر راغب ہوتا۔ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کو دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے۔

نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل سنت کے جید عالم دین اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ وہ طالبان علوم کے لیے مشفق استاذ اور طالبان سلوک کے لیے مربی و شیخ کامل کا درجہ رکھتے تھے۔ پرہیزگاری و تقوی شعاری، تواضع و انکساری اور خوش اخلاقی و خوش گفتاری ان

Marfat.com

کے اجزائے ترکیبی رہے ہیں۔ انھوں نے ساری زندگی علوم و معرفت سے پیاسی روحوں کو سیراب و شاد کیا اور ایک معلم اور روحانی پیشوا ہونے کے ناطے بندگانِ خدا کے تعلقِ بندگی کو اللہ رب العزت کی ذات اور تعلقِ اطاعت و اتباع کو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے مضبوط بنانے کے لیے عملی جدوجہد فرمائی۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سلف صالحین کا نمونہ اور لطف و عنایات سے مرکب تھی۔ ان کی سادگی، خلوص و محبت اور عادات و اطوار نہایت پاکیزہ اور قابل تقلید تھے۔ آپ کی علمی و فکری اور روحانی و مذہبی خدمات کی گونج صدیوں تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ ایسے لوگ بظاہر تو دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کے کارنامے انہیں مرنے نہیں دیتے۔ ان کے جانے کے بعد ان کی خدمات یاد رکھی جاتی ہیں کیوں کہ ان کے احوال و خدمات جاننے کے بعد کچھ کرنے اور آگے بڑھنے پیدا ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی تربت انور پر رحمت و نور کی بارش فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

(۱۶)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

دار المؤرخین، لاہور

حضرت مفتی محمد امین مرحوم کے وصال پر بھی دلی صدمہ ہوا۔ رب کریم انہیں بزرگوں کے طفیل جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین!

مرحوم کی کئی کتابیں میرے زیرِ مطالعہ رہیں خصوصا آب کوثر بہت مفید کتاب ہے۔ میں آپ کی خدمت میں دوبار اپنی بیٹی خدیجہ اور داماد رضوان اصغر کے ساتھ حاضر ہوا، دونوں بچوں نے برضا و رغبت حضرت کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مرحوم کے بیسیوں عقیدت مندوں کے ساتھ میرے روابط رہے۔ یہ حضرات برابر آپ کی نیک نامی کے شواہد بیان کرتے رہے تھے۔ ایسے حضرات یقیناً مغفور ہوتے ہیں اور ہم جیسے سراپا گناہ لوگوں کی بخشش و نجات کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اللہ کریم سے مکرر دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند ہوں۔

Marfat.com

(۱۷)

صاحبزادہ سید محمد محفوظ مشہدی

مہتمم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف
رکن پنجاب اسمبلی

حضرت علامہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ ملکِ پاکستان کے نامور عالمِ دین تھے جنہوں نے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب سے اکتساب علم کے بعد ان کے زیرِ سایہ تعلیم دینے کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ میرے والدِ گرامی حضرتِ حافظ الحدیث مولانا سید محمد جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی چونکہ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے تو ان کی خدمت میں حاضری حضرت والدِ گرامی کا معمول تھا وہاں کا ماحول دیکھ کر نہ صرف والدِ گرامی خوش ہوتے بلکہ اپنے شاگردوں میں اس کا تذکرہ بھی فرمایا کرتے اور اس تذکرہ میں حضرت مفتی صاحب کا ذکرِ خیر بھی شامل ہوتا۔ مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت مجھے بھی حاصل رہی اور آپ بڑی محبت سے پیش آتے بلکہ تحائف کے بغیر واپس ہی نہ آنے دیتے، ان کی مشفقانہ ملاقاتوں سے دلی مسرت ہوتی۔ آپ کے صاحبزدگان بالخصوص علامہ سعید احمد اسعد صاحب سے محبت کا رابطہ ہے جب بھی فیصل آباد جانا ہوتا ہے تو ان کے پاس ضرور جاتا ہوں وہاں بھی حضرت کا تذکرہ ہماری محفل کا جزوِ لازم رہا ہے۔ آپ نے بھرپور زندگی گزاری اور فیصل آباد کے لوگوں نے جس محبت سے ان کو الوداع کیا، ان کے جنازہ اور سفر آخرت میں عوام الناس کی غیر معمولی شرکت مفتی صاحب سے ان کی محبت کی روشن دلیل ہے۔

Marfat.com

(۱۸)

مولانا سردار محمد خان لغاری

ڈپٹی سیکرٹری جمعیت علمائے پاکستان

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار شخصیت تھے جنہوں نے حضرت محدث اعظم پاکستان سے حصولِ فیض کے بعد فیصل آباد کو ہی اپنا مسکن بنایا اور حضرت محدث اعظم پاکستان کے زیرِ سایہ ان کے فیض علم کو منتقل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ سے پہلی ملاقات حضرت کے صاحبزادہ والا شان پروفیسر محمد سعید احمد اسعد دامت برکاتہم کی وساطت سے ہوئی، آپ کی محبت بھری گفتگو تا حال دل پر نقش ہے۔ آپ نے روانگی کے وقت اپنی کتابوں کا سیٹ عنایت فرمایا جس میں آبِ کوثر بھی شامل تھی۔ اس کتاب کو تو مقبولیتِ عامہ حاصل ہے اس کے ذریعے آپ نے درود شریف کی جو خدمت کی ہے اس کے صلہ میں آپ بھی مقبولِ عام قرار پائے۔

آپ کے جنازہ کے اجتماع سے حضرت امام احمد بن حنبل کا جملہ یاد آیا کہ میرا جنازہ فیصلہ کرے گا کہ لوگوں کی تائید کسے حاصل ہے۔ آپ کے جنازہ کے اجتماع نے ایک دفعہ فیصل آباد میں پھر حضرتِ محدثِ اعظم کے فیضان کا پھریرا بلند کیا اور بتادیا کہ جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فوت ہوگا اسے یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ

Marfat.com

کشاں کشاں لوگ اس کی زیارت کے لیے کھچے چلے آئیں گے۔ بلا شبہ آپ کا جنازہ ان مقربین میں شامل ہے، کہ جس میں شامل لوگوں کی بھی بخشش ہو جایا کرتی ہے۔

میں علامہ سعید اسعد صاحب کی خدمت میں تعزیت کے لیے جانشینِ حضرت حافظ الحدیث سید محمد محفوظ مشہدی کے ہمراہ حاضر ہوا، وہاں حضرت پیر انوار حسین قادری جلوآنوی بھی تعزیت کے لیے تشریف لائے، انہوں نے محفل میں حضرتِ فقیہ العصر مفتی صاحب کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے اشعار اور پھر حضرتِ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کی روشنی میں اولیائے کرام بالخصوص مفتی صاحب کا ذکرِ خیر کر کے محفل کو لوٹ لیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

Marfat.com

(۱۹)

علامہ محمد انور قریشی

پنڈ دادن خان

محترم المقام جناب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس صاحب کی طرف سے جب بقیۃ السلف حضرت مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے تاثرات لکھنے کا حکم ملا تو ایک حدیث پاک حاشیہ خیال پر رنگ و نور بن کر چمکنے لگی۔ اس حدیث پاک کو امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں نقل فرمایا ہے کہ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں: ما قدم؟ (اس نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟) اور لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ما خلف؟ (اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟)

مفہوم حدیث کے اس حوالہ سے ہمارے ممدوح کتنے کامیاب و سرفراز ہیں کہ جو قیامت کے لیے اپنی تمام عمر کی علمی، عملی، دینی اور روحانی مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کے علاوہ اپنی شائع کردہ نور و ہدایت اور صحائف عشق و مستی، تالیفات و تصنیفات

Marfat.com

''آب کوثر'' توشۂ آخرت کے طور پر لے جا رہے ہیں اور دنیا میں نہ صرف بے شمار پیکران شریعت بیضا اور مریدان باصفا چھوڑے جا رہے ہیں۔ باقیات صالحات کے طور پر اپنی ایسی اولاد کرام دنیا کو دے کر جا رہے ہیں جن میں ہر ایک اپنے وجود میں ایک انجمن اور ادارہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مناظر اہل سنت حضرت قبلہ پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب کو کون نہیں جانتا جو اس وقت نہ صرف ایک مؤثر و مسلم مناظر ہیں بلکہ عقائد اہل سنت و جماعت کے تحفظ کا ایک مستند حوالہ بھی ہیں۔ زادہ اللہ شرفاو فضلا۔

پیکر صدق و صفا حضرت علامہ محمد کریم سلطانی صاحب دامت فیوضہم الباہرۃ اپنے روحانی، علمی اور تصنیفی کام کی وجہ سے مدتوں اہل اسلام کی شکر گزاری، سپاس گزاری کے مستحق رہیں گے۔ فجزاہ اللہ تعالٰی عنا و عن جمیع المسلمین جزاء اموفورا۔

تیسرے صاحبزادے فخر المدرسین علامہ قاری محمد مسعود حسان صاحب خطابت و تبلیغ دین میں اپنی گراں قدر خدمات سے تعمیر ملتِ اسلامیہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

گویا آپ سے ایک جہانِ علم و عمل آباد تھا۔ آپ کی وفات سے ''موت العالِمِ موت العالَم'' کا منظر درپیش ہے۔ دعا ہے اللہ کریم آپ کی فروزاں کردہ شمع ہائے رشد و ہدایت تا صبح قیامت ضیابار رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

(۲۰)

مولانا محمد ارشد القادری

جامعہ اسلامیہ رضویہ، رچنا ٹاؤن، لاہور

یوں تو امت مسلمہ میں لاتعداد مردان حق موجود ہیں جو سید عالم ﷺ کی عزت و ناموس اور آپ کی حرمت پر فدا ہیں، مگر اس زمانہ میں ایک ایسا مرد کامل موجود تھا جس کی ساری زندگی نشر دین اور پاسبانی مقام رسالت میں گذری۔ اس عظیم شخصیت کا نام نامی حضرت مولانا مفتی محمد امین رضوی تھا، وہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ انہوں نے طویل عرصہ تک سرزمین فیصل آباد پر عشق و محبت رسول اکرم ﷺ کے ڈنکے بجائے۔ تقاریر بھی فرمائیں اور تحریر کے ذریعے بھی خوب خوب خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیا۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اقبال مرحوم نے کہا تھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کو اپنی بات کہنے کا وہ طریقہ تھا جو ضرورت زمانہ تھی، گفتار کی وہ پختگی تھی جو ہر ذی شعور کو متاثر کیے بغیر رہنے نہ دیتی تھی۔ طبیعت میں وہ سنجیدگی اور متانت تھی جو اپنے زمانے کے بڑے بڑے صاحبان علم و فن کو حیران کر گئی۔ اپنی بات کہنے کا وہ سلیقہ

Marfat.com

جوہر کسی کو اپنی جانب مائل کر لیتا تھا۔ گفتار میں ارتباط کمال تھا۔ اسی طرح آپ کا ارقام بھی کمال نظم میں ہوتا تھا۔ ابتدا سے انتہا رتک ایک ہی نقطہ پر بات ہوتی اگر چہ اس میں جملہ ہائے معترضہ بھی آتے مگر کیا مجال کہ ربط مضمون میں کوئی انقطاع واقع ہونے پائے۔ یہ سارے کمالات حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں ودیعت تھے اور آپ کی تقریر و تحریر سے ہویدا تھے۔

یہ حق ہے کہ حضرت مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اگر ان کے خاندانی تناظر میں دیکھا جائے تو بے مثال، اگر ان کے والدین کے تناظر میں دیکھا جائے تو باکمال، اگر ان کے اساتذہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو صاحب کمال، اگر ان کو ان کی اولاد کے تناظر میں دیکھا تو آسمان علم و حکمت کے سراج و مہتاب، اگر ان کو ان کے شاگردوں اور مریدوں کے تناظر میں دیکھا جائے تو فائز مقام استقرار، اگر ان کو ان کی اپنی ہی زندگی کے تناظر میں دیکھا جائے تو مومن باکردار، اگر ان کو ان کی اپنی تحریروں کے تناظر میں دیکھا تو احقاق حق اور ابطال باطل کے ماہر نبض شناس، اگر ان کو عمل علی السنہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو زندگی کا ایک ایک پل سرور عالم حضرت محمد ﷺ کی سنت پر عمل اور آپ کی محبت سے سرشار، اگر ان کو ان کے معاصرین کے تناظر میں دیکھا جائے تو سب ان کی حق گوئی، بے باکی کے قائل و طرف دار۔

بنا کردند خوش رسم و بخاک و خون غلطیدند
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

(۲۱)

علامہ محمد سجاد رضوی

خطیب جامع مسجد نورانی اسلامک سنٹر، نوٹنگھم، برطانیہ

حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ کا شماران صاحبانِ تقویٰ میں سے ہوتا ہے جن کی جبیں کا نوران کے باطن کی پاکیزگی اور طہارت پہ شاہد عادل بن کر چمکتا ہے، اور جن کے اخلاق عالیہ ''صاحب خلق عظیم (صلی اللہ علیہ وسلم)'' کی رعنائیوں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ کی ذات گرامی قدر صفاتِ عالی، خصائل حمیدہ اور کمالاتِ علمیہ کا شاہ کار تھی۔ ایسا وجود جہاں علومِ شریعہ کی آب و تاب سے دل کی دنیا روشن اور قلب کو جگمگاہٹ بخشتی ہے، اور جہاں علومِ اسلامیہ پہ مداومت عمل کے نتیجے میں چشمہ باطن صدق وصفا کے جواہر سے مالا مال ہوتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا مضبوط تعلق عشق ومحبت استوار کیا کہ رات کی پنہائی ہو یا دن کی انجمن آرائی ذکر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لطافتوں اور نفاستوں کی عطر بیز رہی۔ ''آبِ کوثر'' سے جہانِ آب وگل میں ہی نہیں عالم ملائکہ

Marfat.com

میں بھی ایسی دھوم مچی کہ خالق کائنات "قل ان کنتم تحبون اللہ....." کے مصداق اپنی محبت کے لیے منتخب کر لیا اور خلائق کے دلوں میں آپ کی الفت ڈال دی۔ یہاں تک کہ آپ کی ذات خاص و عام کا مرجع ٹھہری۔

آپ پاکیزہ جذبوں اور پاکیزہ نسبتوں کے حامل تھے۔ جب دارِ فانی سے رخصت ہوئے تو "شریک زمرۂ لایحزنون" سے ہو کر حسین یادوں کا دریچہ ہمیشہ کے لیے کھلا چھوڑ گئے۔

اگرچہ بہ قول شاعر:

جنھیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصر
وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں

مگر آپ کی چاہت و محبت کا بدرِ منیر آسمانِ دل پہ ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

Marfat.com

(۲۲)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مظفر عالم جاوید

لاہور

مفتی محمد امین علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''آب کوثر'' کئی سال پہلے پڑھی تھی۔ اب قریباً دو سال پہلے عزیز مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس (ڈین فکلٹی آف اسلامک لرننگ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد) کے توسل سے مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ مرحوم ومغفور پاکیزہ نورانی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اپنے پرانے وقتوں کے وضعدار، خلیق، خوش اخلاق اور ملنسار بزرگوں میں سے تھے۔

عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں سرشار۔ اہل علم وفضل علمائے کرام اور بزرگان دین نے ہر دور میں فضائل وبرکات درود شریف کے بارے میں بے شمار کتابیں بڑے ذوق وشوق اور محبت وشیفتگی سے مرتب کی ہیں ۔ ان میں اسماعیل القاضی، ابوبکر بن ابو عاصم النبیل، ابوعبداللہ النمیر ی، ابومحمد جبیر بن محمد جبیر بن ہشام، ابوعبداللہ بن القیم، ابوحفص عمر بن علی الفاکہانی، ابوالقاسم بن احمد بن بنون القرشی، ابوالعباس احمد بن مسعد بن عیسیٰ بن وکیل، ابوموسیٰ المدینی، ابوالقاسم بن بشکوال، ابوالفتح بن سید الناس الیعمر ی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن، تقی الدین السبکی، حافظ شمس

Marfat.com

الدین محمد بن احمد بن الہادی الحنبلی، شیخ عبد الجلیل بن محمد بن عظوم، سیدی محمد المعطی بن عبد الخالق بن عبد القادر، ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی، حافظ ابو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی، علامہ محمد بن یوسف اسماعیل نبہانی، مولانا محمد زکریا، علامہ حبیب البشر الخیری اور دیگر ان گنت علمائے کرام نے ہر زبان میں فضائل درود شریف پر کتابیں تالیف فرمائیں۔

دور حاضر میں مفتی محمد امین علیہ الرحمہ کی کتاب ''آب کوثر'' کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ جو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی شائع ہوئی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر پوری دنیا میں اس کی اشاعت و ترویج ہوئی۔ اس لحاظ سے آب کوثر بڑی ایمان افروز اور جامع کتاب ہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ سے متاثر ہو کر ہزاروں لوگوں نے درود خضری کو اپنا دن رات کا وظیفہ بنالیا۔ ان کی مسجد گلزارِ مدینہ محمد پورہ، فیصل آباد میں ایک لمبے عرصے سے ہر جمعہ کو عصر کے بعد محفل درود شریف ہوتی چلی آرہی ہے۔ جہاں آج تک درود شریف بڑے ذوق و شوق اور محبت و عقیدت سے پڑھا جا رہا ہے۔ جس کی تعداد اور گنتی شمار سے باہر ہے۔

اس پُر آشوب اور نفسا نفسی کے دور میں مفتی امین علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''آب کوثر'' (فضائل درود شریف) اور محافل درود شریف کے انعقاد سے دین اسلام کی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عاشقان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جزائے خیر و فلاح دارین عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

(۲۳)

ڈاکٹر ثناء اللہ الازہری

دی یونیورسٹی آف لاہور، ساہیوال کیمپس

پاکستانی قوم کی یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ پاک نے اسے فخر الاساتذہ رئیس العلما حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت سے نوازا، جنہوں نے نہ صرف خود بلکہ اپنی ساری اولاد کو بھی دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی دن رات خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ آپ نے اور آپ کے فخر العلما مولانا سعید اسعد صاحب مدظلہ العالی اور زینت العلما مولانا محمد کریم سلطانی فاضل بھیرہ شریف مدظلہ العالی جیسے بہادر بیٹوں نے جس طرح موجودہ دور میں نوجوان نسل کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع فروزاں کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی دینی خدمات تحریر و تقریر، تصنیف و تالیف کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنا مجھ ناچیز کے بس کی بات نہیں ہے۔ بنیادی طور پر تو بندہ ناچیز فاضل بھیرہ شریف ہے، لیکن مجھے فخر ہے اس بات پر کہ ۱۹۸۶ میں چند ماہ کے لیے مجھے حضرت قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹوں کو ان کے مشن کو جاری ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

(۲۴)

ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری

دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد امین صاحب رحمہ اللہ کا علمی مقام کیا تھا اس کا اندازہ شاید بہت سے لوگوں کو ان کے وصال کے بعد ہوا ہوگا۔ آپ کی علمی و روحانی برکات کی وجہ سے ہی مخلوق خدا آپ کے جنازے میں کھنچی چلی آئی۔ آپ جیسے علمائے حق کے بارے میں ابن عبد البر اپنی کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' میں چند اشعار ذکر کیے ہیں:

أَهْلًا وَ سَهْلًا بِالَّذِينَ أُحِبُّهُمْ
وَ أَوَدُّهُمْ فِي اللّٰهِ ذِي الْآلَاءِ

ان ہستیوں کو خوش آمدید جن سے میں اللہ رب العزت کی خاطر محبت کرتا ہوں۔

أَهْلًا بِقَوْمٍ صَالِحِيْنَ ذَوِي تُقًى
غُرِّ الْوُجُوهِ وَزَيْنِ كُلِّ مَلَا

Marfat.com

ان صالحین متقین کو خوش آمدید جن کے چہرے بھی سفید چمک دار ہوتے ہیں اور جن کے باطن بھی مزین ہوتے ہیں۔

يَسْعَوْنَ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ بِعِفَّةٍ
وَتَوْقِيرٍ وَسَكِينَةٍ وَحَيَاءٍ

ایسے اہل علم عفت و پاکدامنی، وقار، قلبی سکون اور حیا کے ساتھ علم حدیث کے متلاشی ہوتے ہیں۔

وَفَضَائِلُ جَلَّتْ عَنِ الْإِحْصَاءِ
لَهُمُ الْمَهَابَةُ وَالْجَلَالَةُ وَالنُّهَى

ان کے فضائل شمار نہیں کیے جا سکتے۔ اور وہ علمی ہیبت، رعب و جلال اور عظمت کے حامل ہوتے ہیں

أَزْكَى وَأَفْضَلُ مِنْ دَمِ الشُّهَدَاءِ
مِدَادُ مَا تَجْرِي بِهِ أَقْلَامُهُمْ

یہ شہدا کے خون سے بھی زیادہ پاکیزہ اور افضل ہیں اور جب تک ان کے اقلام لکھتے رہتے ہیں ان کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مَا أَنْتُمْ وَسِوَاكُمْ بِسَوَاءٍ
يَا طَالِبِي عِلْمَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

اے نبوی علم کے طلب گارو جو مقام و مرتبہ تمہیں حاصل ہے وہ کسی اور کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

حضرت مفتی صاحب کا علمی مقام دیکھنا ہو تو آپ کی تصانیف سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ جو گراں قدر علمی ذخیرہ چھوڑا ہے وہ ہمیشہ اہل علم کی راہنمائی کرتا رہے گا۔

آپ نے عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ساتھ فقہ، قرآنیات، حدیث، عصری مسائل، اخلاق و تربیت جیسے اہم موضوعات پر گراں قدر کتب تصانیف فرمائی ہیں۔ عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر لکھی گئی کتب میں ہر جملے اور ہر سطر سے عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چشمے پھوٹتے ہیں جو آپ کی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق کا مظہر ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ جس طرح آپ بغیر نمود و نمائش سال ہا سال تک درس و تدریس کے ذریعے ہزار ہا تشنگان علم کی سیرابی کرتے رہے آپ کے بعد بھی آپ کا یہ فیضان جاری رہے۔

Marfat.com

(۲۵)

علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی مصطفوی

مدیر اعلیٰ ماہ نامہ "متاعِ کارواں" / مہتمم جامعہ نظام مصطفیٰ، بہاول پور

حضرت مفتی محمد امین صاحب یقیناً ایک صالح اور جید علمی شخصیت تھے۔ آپ نے ساری زندگی خدمتِ دین اور تصنیف و تالیف میں گزاری آپ کی وجہ سے مسلکِ اہل سنت کو خوب تقویت ملی یہ آپ کی منفرد خوبی ہے کہ آپ کی ساری اولاد عالمِ دین ہے اور تقریر و تحریر اور تدریس کے میدانوں میں دینِ اسلام اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی خدمت کر رہی ہے۔ فیصل آباد میں آپ نے جہدِ مسلسل سے فروغِ اہل سنت کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ کا عظیم الشان اور تاریخی جنازہ فیصل آباد اور پورے پاکستان کے اہل سنت کی طرف سے آپ کی خدمات کا شاندار اعتراف تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو غریقِ رحمت فرمائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

Marfat.com

(۲۶)

ڈاکٹر محمد رمضان باروی
فیصل آباد

فقیہ العصر، شیخ طریقت، مفتی محمد امین نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ جن کا وصال ۳ رجنوری ۲۰۱۸ء اور نماز جنازہ ۴ رجنوری کو ہوا اور نماز جنازہ میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ ایسا منظر آسمان نے بہت کم دیکھا ہوگا۔ دین متین کی خدمت، اصلاح وتربیت اور خصوصاً اشاعت درود وسلام کی کہ لاکھوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کی محبت کے سلسلے میں منسلک فرمادیا۔

جب تک آپ کے ہاتھوں نے ساتھ دیا تب تک آپ نے تالیف وتصنیف کا عمل جاری رکھا۔ ہر وقت درود پاک آپ کا وردِ زبان رہا۔ آپ غیرت ومحبت کے پیکر تھے۔ آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ مخاصمت کی بجائے مفاہمت کا راستہ اپنایا۔ اعتراض کی بجائے اصلاح کا طریقہ اختیار فرمایا۔ آپ کا پورا گھرانہ دین کا خادم ہے۔ دنیا سے جاتے ہوئے آپ نے کوئی دنیوی جائیداد نہیں چھوڑی بلکہ علم وعمل کی دولت چھوڑی ہے۔ آپ زیر مزار چلے گئے ہیں لیکن اپنے مشن کو ایسی مضبوط بنیادیں عطا کی ہیں کہ وہ صدیوں تک خستہ نہیں ہوگا۔

اللہ پاک آپ کے مزار کو مطلع انوار، ان کی اولاد کو ہمیشہ صاحب کردار اور پوری امت کو ان کے فیض سے فیض یاب فرمائے۔

Marfat.com

(۲۷)

مفتی شہباز علی القادری

صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ، فیصل آباد

عصر حاضر کی عظیم شخصیت نابغہ روزگار حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد کے تیار کردہ عظیم وجید علما کہ جنہوں نے پاکستان بھر میں علوم دینیہ بالخصوص حدیث واصول حدیث پر کام کیا اور فلاح دارین کے مستحق ٹھہرے۔ ان میں سے ایک فقیہ العصر مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، جنہوں نے اپنے استاذ مکرم کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے کارہائے نمایاں سرانجام دیے اسلاف کے طریق پر چلتے ہوئے نہ صرف علوم دینیہ پڑھائے بلکہ محبت مصطفیٰ کو امت مسلمہ کے دلوں میں راسخ کرنے کے لیے درود پاک کی عظیم خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کی تصنیف ''آب کوثر'' جو کہ مشہور زمانہ تالیف ہے نے درود پاک کے پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کیا۔ آپ نے سرزمین محدث اعظم پر رہتے ہوئے عظیم خدمات دینیہ انجام دے کر خلف کے لیے کئی راہیں چھوڑی ہیں۔ یقیناً عالم کی موت جہان کی موت ہوا کرتی ہے۔ آپ کے پاس تشنگانِ علم اور تشنگانِ عشق آکر پیاس بجھاتے اور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ انہیں جام علم وعشق سے سیراب کرتے۔ آپ کی شخصیت خلوص و وفا اور محبت وعشق مصطفیٰ کی پیکر تھی۔ آپ نے ہزار ہا علما وحفاظ تیار کر کے اشاعت دین میں نمایاں خدمت سرانجام دی۔

آپ نے نہ صرف خود اسلاف کے راستے پر چلتے ہوئے زندگی گزاری بلکہ اپنی اولاد کو حضور کا عاشق بھی بنایا اور دین مصطفیٰ کا عالم وخادم بھی بنایا۔ اللہ پاک ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کے نقش پر چلتے ہوئے ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

(۲۸)

علامہ فیض الحسن قادری

جامع مسجد سفینہ، وار برٹن، شیخوپورہ

۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۵۹ء کو بندہ مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ میں حصول تعلیم کے سلسلے میں داخل ہوا۔ حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری باطنی سرپرستی تھی۔ ماحول ماشاء اللہ نہایت ہی پاکیزہ تھا۔ خصوصاً تدریسی نظام تو ماشاء اللہ نہایت بہترین تھا۔ تمام اساتذہ کرام نہایت قابل، علم و فضل والے تھے۔ جن میں سے مقصودِ ذکر قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پہلے سال میرا ایک سبق نورالانوار کا ساتھیوں سمیت آپ کے پاس تھا۔ ابتدا سے آخر تک کتاب پڑھی۔ انداز تدریس ایسا پیارا تھا کہ خود بخود سبق ذہن نشین ہوتا جاتا۔ اشکال کی صورت میں سوالوں کا احسن طریق سے جواب مرحمت فرماتے۔ اکثر و بیشتر تو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ دوسرے سال جبکہ حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ علاج کے سلسلے میں کراچی تشریف لے گئے تو کتب دورہ حدیث شریف اساتذہ کرام میں پڑھانے کے سلسلے میں تقسیم ہوئیں، جن میں سے نسائی شریف جناب قبلہ مفتی صاحب کے حصہ میں آئی۔ دیگر فنون کے علاوہ درس حدیث میں بھی آپ ماشاء اللہ احسن طریق سے سبق پڑھاتے۔ صحاح ستہ شریف کی کسی کتاب کے بارے میں کسی عبارت یا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو

Marfat.com

خوش اسلوبی سے تشنگان علم حدیث کی بھی پیاس بجھاتے۔تدریس کے ساتھ ساتھ فتاویٰ نویسی بھی آپ کا حصہ ٹھہری۔ اکثر و بیشتر آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔لیکن یہ آپ کی کمال عقیدت تھی کہ سوال کا جواب لکھ کر حضور قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمہ کو ضرور دکھاتے اور تائید حاصل کرتے۔ اکناف عالم میں آپ کے فتاویٰ پہنچتے تھے۔ فتاویٰ نویسی میں نہ لچک اور نہ ہی کسی قسم کی رعایت فرماتے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلک اہل سنت و جماعت کی خوب اشاعت فرماتے۔

موجودہ پرفتن دور میں آپ علم وعمل کی مثال ہیں۔فرائض تو فرائض، سنن و مستحبات کی پابندی آپ کی حیات طیبہ کا بڑا حصہ ہے۔شیریں گفتار، شرم وحیا کے پیکر، نہایت ہی متقی پرہیزگار ہونا آپ کے خصائص میں ہے۔ایک مرتبہ ڈسکہ سے حضرت علامہ الحاج مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے سلسلے میں بندہ وہاں حاضر تھا کہ قبلہ اُستاذی المکرّم بھی وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ماحضر کھانے پینے سے فراغت کے بعد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات چل نکلی۔ وہاں پر آپ نے سنت کی اہمیت کے بارے میں صوفیاء کے واقعات سنائے، واپسی پر جب بس میں سوار ہوئے تو بندہ بھی چونکہ ہمراہ تھا بس والوں نے اونچی آواز میں ٹیپ لگا رکھی تھی۔ مجھے فرمانے لگے مولانا ان ڈرائیور وغیرہ سے کہو کہ یہ گانا بجانا بند کر دیں۔الحمد للہ بندہ حکم کی تعمیل کے لیے اٹھا متعلقہ بس والوں کو کہا: اُنہوں نے فوراً ٹیپ بند کر دی۔ یہ آپ کے فرمان کی برکت تھی۔ باقی سواریوں نے چلانے کا اصرار کیا تو خود وہ جواب دیتا کہ بھائی میں تو اب نہیں چلاؤں گا وہ دیکھو بزرگ تشریف فرما ہیں۔ یہ اشارہ صرف قبلہ استاد محترم قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تھا۔ ان بزرگوں کی دل

Marfat.com

آزاری ہوگی۔ آپ اکثر باوضو ذکر واذکار میں مصروف، سفر کا وقت گزارتے۔ علمائے کرام کی قدر فرماتے۔ طلبائے کرام سے نہایت شفقت اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ یہ عظمتیں برکتیں دن بدن تیزی سے بڑھتی گئیں اور بڑھتی جارہی ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو کوٹلی شریف آزاد کشمیر سے خلافت حاصل ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ سلسلہ بیعت دن بہ دن تیزی سے وسیع ہوتا جارہا ہے۔ مرید ہونے والے سے آپ اکثر فرماتے مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں نہ کسی کو مجبور کرتا ہوں۔ مرید کم ہوں گے تو بوجھ کم ہوگا اور فرماتے کہ بھائی آپ گاہے بہ گاہے محافل میں آتے رہیں اگر دل آمادہ ہوجائے تو بیعت ہوں۔ بیعت ہونے والوں کو شریعت کی پابندی، شکل ولباس سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ڈھالنے کی تاکید فرماتے۔ پیاری پیاری دعائیں اور مسنون وظائف بتا کر عملی جامہ پہنانے کی سخت تاکید فرماتے۔ نمازوں کے ساتھ تھوڑا سا وقت ذکر خفی کی تاکید فرماتے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ ماشاءاللہ بفضلہٖ تعالیٰ موصوف ہمہ صفت ہیں۔ چلتے پھرتے مبلغ ہیں اور یہی ان کا معمول ہے۔ الحمدللہ فقیر پر توان گنت ان کی نوازشات بندہ پروریاں تھیں اور اب بھی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو آپ کی نسبت روحانی نصیب ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدقہ آپ کے ہر اسلامی، مذہبی، اصلاحی اور تبلیغی مشن میں برکتیں فرمائے۔ آمین!

اور آپ کی اولاد صاحبزادگان جو ماشاءاللہ عالم، فاضل، مناظر، مدرس اور قاری ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکت فرمائے تاکہ مجھ جیسے کم علم آپ کے درِ دولت پر علم وفضل سے مالا مال ہوتا رہے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

(۲۹)

ڈاکٹر کفایت اللہ ہمدانی

صدر شعبہ عربی زبان وادب، نمل، اسلام آباد

فیصل آباد ہر دور میں علما و مشائخ عظام کا مرکز رہا ہے، جنھوں نے تعلیم و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ انھی قابل قدر شخصیات میں سے جامع شریعت و طریقت، نمونۂ علم و فضل حضرت مولانا مفتی محمد امین رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، جنھوں نے فیصل آباد شہر میں ایک بہت لمبے عرصے تک دین حمید کے لیے گراں قدر خدمات پیش کیں۔ میری ان سے پہلی شناسائی اس وقت ہوئی جب میں نے قبلہ والد صاحب حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی لائبریری میں ان کی کتاب ''آبِ کوثر'' دیکھی، اور اس کے بعد مختلف ندوات اور کانفرنسز میں بھی ان کا ذکر خیر سننے کو ملا۔ ان کی وفات یقیناً عالم اسلام کے لیے عموماً اور اہل فیصل آباد کے لیے خصوصاً بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

Marfat.com

(۳۰)

ڈاکٹر محمد اقبال

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی، نمل، اسلام آباد

قبلہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ عرض کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ بلاشبہ آپ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور پکے عالم دین تھے۔ پوری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مطابق گذاری۔ علم دین پڑھنا پڑھانا اور لکھنا ان کا مشغلہ رہا۔ جہاں انھوں نے کئی علما شاگرد اپنے ورثے میں چھوڑے وہاں اپنی اولاد مفتی محمد سعید اسعد اور مولانا کریم سلطانی جیسے علمی ہیرے عوام اہل سنت کو دے گئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کی واضح علامات درود وسلام پر ان کی شاہ کار کتاب ''آب کوثر'' ہے۔ اس کے علاوہ برہان وغیرہ بھی زبردست علمی کاوش ہے۔ اللہ پاک ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

Marfat.com

(۳۱)

علامہ نورالزمان نوری

اسسٹنٹ پروفیسر منہاج یونیورسٹی، لاہور

- عالم المدینہ امام دار الہجرۃ حضرت امام مالک کا قول ہے:

من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق، ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق، ومن جمع بينهما فقد تحقق۔

اگر کسی نے اس قول کی تعبیر کامل دیکھنی ہو تو فقیہ العصر شیخ طریقہ مجددیہ حضرت مولانا مفتی محمد امین نقشبندی فیصل آبادی کی ذات ستودہ صفات کو دیکھ سکتا ہے۔ آپ فقید المثال عالم باعمل، عدیم النظیر عاشق رسول اور صوفی کامل تھے۔

- آپ کے زہد و ورع، حزم و اتقاء، اتباع شریعت و سنت، اخلاق و کردار، مزاج و اطوار اور معمولات دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔
- آپ ایک طرف تو محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد فیصل آبادی کے علمی و اعتقادی فیضان کے وارث تھے تو دوسری طرف جنید وقت حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی چچوی (کوٹلی شریف) کے فیضانِ مجددیہ کے امین و قسیم تھے۔ اقدارِ شریعت کی پاسداری عمر بھر آپ کا وظیفہ رہا۔
- آپ کی ذات اس زمانے میں نادر الوجود ہستی تھی۔ آپ خود عالمِ ربانی، تمام

Marfat.com

صاحبزادگان جید عالم، مدرس، مقرر، پوتے عالم اور اب پڑپوتے بھی ''قال اللہ وقال الرسول'' کے راستے پر گام زن۔ ایسی مثال ڈھونڈے سے بھی مشکل سے ملے گی۔ اپنے خاندان کی چار نسلوں کو مدارس و مساجد کے نظام سے متعلق کر دیا۔

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ
کہ در وے بود قیل وقالِ محمد

- درودِ پاک کے فروغ میں آپ کی معروف زمانہ کثیر الاشاعت کتاب ''آب کوثر'' دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہو کر آپ کی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبولیت کی بین دلیل بن چکی ہے۔ اس وقت، اردو زبان میں، درود پاک کی فضیلت و اہمیت میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ جس کے پڑھنے سے قاری کے دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات اجاگر ہونے لگتے ہیں۔ اسی فروغ درود پاک کی خدمت اور ترویج علوم اسلامیہ کا ثمر ہے کہ ۴ جنوری کو آپ کا جنازہ، عقیدت نہیں حقیقت ہے، فیصل آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ بن گیا۔ اتنا بڑا جنازہ، ہم نے نہ دیکھا نہ سنا، انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حدیث پاک ''ثم یوضع لہ القبول'' اور باب مدینۃ العلم حضرت علی ؓ کے قول ''جس نے علم کو زندہ کیا، زندہ جاوید ہو گیا'' کا مصداق تھا۔ سچ کہا آپ کے روحانی جد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے۔

لوگ کہتے ہیں مر گیا مظہر
در حقیقت وہ گھر گیا مظہر

- جس نے بھی آپ کی مجلس وصحبت کی کچھ ساعتیں پائیں شریعت وسنت کی خوشبو سے مہک گیا۔ الدین نصیحہ ہر ایک کو خیر کی تلقین کی۔
- راقم الحروف ۸۴-۱۹۸۲ میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد (موجود جی سی یونیورسٹی) میں ایف ایس سی (پری میڈیکل) کے دور طالب علمی آپ کی عقیدت وارادت سے

Marfat.com

مشرف ہوا۔ آپ کی توجہات کی تاثیرات میں ہے کہ میڈیکل کالج میں داخلہ ملنے کے باوجود اللہ رب العزت نے علوم دینیہ کی تحصیل اور پھر اب تک علوم کتاب وسنت کی تدریس اور خدمت کی توفیق سے بہرہ ور کیا۔

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

- آپ کا شمار ان نابغہ روزگار افراد میں ہوتا ہے جو ''زمانہ'' کے ساتھ نہیں بلکہ زمانہ کو ''اپنے ساتھ'' چلاتے ہیں۔ الحاد و بدعقیدگی اور مادیت کی ''تند و تیز ہواؤں'' میں بھی آپ نے زہد و اتقا اور شریعت وسنت کے ''چراغ'' کو بجھنے نہیں دیا۔
- ایک صدی کے قریب آپ کی حیات مستعار میں سے بچپن اور طالب علمی کا زمانہ نکالا بھی جائے تو پھر بھی پون صدی کے قریب آپ کا زمانۂ حیات، علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت، فروغ عشق وادب رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم، مساجد و مدارس کی آبادکاری اور بالخصوص درود پاک کی تحریک میں اس طرح گزرا کہ فیصل آباد کے در و دیوار اور گلی کوچے آپ کی خوشبوؤں سے مہک رہے ہیں۔

جگر راہ وفا میں نقش، ایسے چھوڑ آیا ہوں
کہ جس منزل سے گزرا ہوں، وہ اب بھی یاد کرتی ہے

- اللہ کرے آپ کا مساجد و مدارس اور تالیفات وحلقات درود پاک کی صورت میں لگایا ہوا چمن آباد رہے۔

سدا بہار روے اس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھائے

آپ کی جلائی ہوئی ''شمعوں'' سے جہالت، الحاد، بدعقیدگی اور مادہ پرستی کی ''ظلمتیں'' کافور ہوتی رہیں اور آپ کا مقعد، انوار و فیوضات الٰہیہ بقعہ نور بنا رہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

سرگروہِ کاملاں علامہ مفتی محمد امین نقشبندی

۲۰۱۸ء

از

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی

حضرت علامہ مفتی محمد امیں
کانِ علم و عمل کا درخشاں نگیں

بے مثال اک محدث معلم فقیہ
مردِ پاکیزہ اوصاف روشن جبیں

اُن کا سرمایہ تھا الفت مصطفیٰ
گفتگو اُن کی کشافِ اسرارِ دیں

Marfat.com

ہیں تصانیف سب اُن کی گنجِ گراں
اک جہاں جن کے فیضان کا خوشہ چیں

دن وہ تھا بدھ کا پندرہ ربیع ثانوی
وہ گئے ناگہاں سوئے خلدِ بریں

روشنی پڑ گئی زہد و تقویٰ کی ماند
چھپ گیا بدر کامل وہ زیرِ زمیں

صرف اولاد اُن کی نہیں غم زدہ
خاص و عام آج ہیں سب ملول و حزیں

ان کی مرقد رہے حشر تک ضو فشاں
پائیں جنت میں وہ قربتِ مرسلیں

سالِ رحلت یوں فیض الامیں نے کہا
"اخترِ ازکیا آہ محمد امیں"

۱۴۳۹ھ

Marfat.com

(۲)

سلمان رضا فریدی عمان

مہکیں گے حشر تک تیرے باغِ ہنر کے پھول
تازہ سدا رہیں گے تیری رہ گزر کے پھول

ہستی ''امینِ عشقِ نبیؐ'' بن گئی تیری
تو نے کھلائے الفتِ خیر البشر کے پھول

مغموم ہے جہانِ وفا تیری موت سے
تجھ پر لٹا رہے ہیں سبھی چشمِ تر کے پھول

تو نے بڑھایا ذوقِ درود و سلام کا
ہیں نازشِ چمن ترے باغِ جگر کے پھول

نم تیری کشتِ جاں ہوئی 'کوثر' کے 'آب' سے
ہوں گے نہ خشک اب ترے سمع و بصر کے پھول

Marfat.com

تحریر تیری بن گئی ''برہان'' فکر و فن
ہیں منفرد ترے چمن معتبر کے پھول

جن سے بڑھی ہے گلشن حکمت کی تازگی
بے حد عظیم ہیں ترے علمی سفر کے پھول

سارے گل حروف لڑی میں پروئے ہیں
زینت دیار ہنر ہر سطر کے پھول

تیرے قلم میں فکر رضا کی جمال و رنگ
ہیں واہ واہ خوب ترے کر و فر کے پھول

ہے مظہر محدث اعظم تری حیات
تجھ میں بسے ہوئے ہیں اسی تاجور کے پھول

آنکھوں میں جوش نصرت ملت کی سرخیاں
تجھ کو ملے تھے گلشن ذات عمر کے پھول

باطل کو ہر مقام پہ تو نے شکست دی
اللہ نے عطا کیے فتح و ظفر کے پھول

Marfat.com

تیری عطا سے مہکا ہے باغِ امینیہ
اس میں رہیں گے اب سدا تیرے اثر کے پھول

جاری ہے زندگی کا سفر بعد موت بھی
پاتے رہیں گے ہم ترے فیضِ نظر کے پھول

گلہائے عشقِ مصطفیٰ ہوتے نہیں فنا
اب دائمی سنور گیا دل میں بکھر کے پھول

فضلِ خدا ہو تجھ پہ گہر بار تا ابد
تجھ پر ہمیشہ برسیں کرم کی سحر کے پھول

معمور ہو بہارِ بقا سے تری لحد
مہکائیں قلب و جاں کو ترے مستقر کے پھول

شاداب علم سے یہ گھرانہ رہے سدا
ہوں گلشنِ پسر میں علومِ پدر کے پھول

کر پائے گا فریدی نہ ہر وصف کا بیان
ہیں سب ہی بے مثال ترے عمر بھر کے پھول

Marfat.com

(۳)

میاں منیر احمد منیر

عشقِ نبی ہے زندگی مفتی امین کی
حب نبی ہے بندگی مفتی امین کی

آلِ نبی سے آپ کی ہر پل ہیں قربتیں
اصحاب سے دوستی مفتی امین کی

دنیا کو دینِ حق کا پیغام ہے دیا
مسند ہے حق کی رہبری مفتی امین کی

دیکھا ہے حق کو آپ نے عینِ یقین سے
تدریس حق کی روشنی مفتی امین کی

ہے مستفیض اک جہاں 'کوثر کے آب' سے
تصنیف ہے کمال کی مفتی امین کی

Marfat.com

شرحِ شریعتِ نبی منصب ہے آپ کا
دینِ خدا ہے آگہی مفتی امین کی

"برہان" میں حضور کے اوصاف کا ظہور
کیسی ہے صوتِ عاشقی مفتی امین کی

ہیں نسبتِ صدیق کی جلوہ نمائیاں
تحسین فزا وابستگی مفتی امین کی

زندانِ تیرہ شب سے نکلنا محال تھا
منیر شمس میں ہے یہ روشنی مفتی امین کی

Marfat.com

(۴)

محمد اویس طاہر

آہ عالم سے پھر اک دُرِ ثمیں رخصت ہوا
علم و دانائی کا اک ماہِ مبیں رخصت ہوا

ذات تھی جس کی سراسر رحمتِ رب العلی
وہ عطائے رحمۃ للعالمین رخصت ہوا

تشنگانِ حق کی خاطر ہر زمینِ پاک میں
آسمانِ معرفت تھا بالیقین رخصت ہوا

سنتِ خیر البشر پر تھا جو ہر دم کار بند
نور سے جس کی منور تھی جبیں رخصت ہوا

روشنی جس نے دلوں کو دی درود پاک کی
نام جس کا عام تھا مفتی امیں رخصت ہوا

Marfat.com

کام تھا جس کا فروغِ عشقِ سرور ہر گھڑی
وصف تھے جس کے سبھی اعلیٰ تریں رخصت ہوا

ملنے والوں کے لیے پیکر تھا حسنِ خلق کا
جو زمانے میں تھا سب سے بہتریں رخصت ہوا

بخشوانے کی سعی کرتا سیہ کاروں کو جو
اور کیا کرتا تھا خالق کے قریں رخصت ہوا

عالمِ پیری میں بھی جذبہ رہا اس کا جواں
ہے یقیں مجھ کو کہ جنت کا مکیں رخصت ہوا

اب کہاں جائیں گے ازؔہر بے کس و مجبور لوگ
چین پاتا تھا جہاں قلبِ حزیں رخصت ہوا

جس کے گھر کی تربیت ازؔہر مجھے حاصل ہوئی
جس نے کی روشن مری دنیا و دیں رخصت ہوا

Marfat.com

مادہ ہائے تاریخ وصال

فقیہ عصر، بقیۃ السلف

حضرت مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ

از: ڈاکٹر خضر نوشاہی
(سجادہ نشیں حضرت نوشہ گنج بخش قادری)

بہ مناسبت ۱۴۳۹ھ

وَیُنَزِّلُ لَکُمْ مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ

اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ اَوْ۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ

مفتی محمد امین ۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ

حبیب پاک مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ

مقبول ایزدی مفتی محمد امین نقشبندی

حلیم الطبع مفتی محمد امین نقشبندی

زبدۂ صفیاء مفتی محمد امین نقشبندی

حصول سعادت، جام کوثر

Marfat.com

آسانِ مقدس مفتی محمد امین

جنت الفردوس نور مرقدہ

سحابِ رحمت، نسیم عاطفت

تذکرۂ پاک امین

عارف حق درویش دوست

الٰہی بخش دے عزت

رفیع المراتب، عالی قدر

قابلِ قدر تربت

سایۂ شرف مقبول خدا

دلنواز حور وغلماں

حسنِ طلب، شیریں سخن

بحر صباحت، آب کوثر

مسند آرائے شیخ الاسلام

درِ شہوار مفتی محمد امین

بہشت، خالداً فیہا

وارثِ خالداً فیہا

شہادت، آب کوثر

Marfat.com

به مناسبت ۲۰۱۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

جلوہ گاہ محمد امین

ایامِ وصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

زبدۂ اصفیاء

اللہ والے محمد امین رضی اللہ عنہ

ضیغم اہل السلام

اسدِ اولیاء محمد امین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نورِ ولایت، تطہرِ اقدس

وظیفۂ درود شریف امن الامم

شیخ الاسلام مفتی محمد امین اعلیٰ مکان

حضرت مشفقِ من

Marfat.com

شیخ الاسلام نجابت یافت

حضرِ معارف آگاہ

ایوانِ زیبا حضرت قبلہ محمد امین

قطعہ تاریخ

حضرت مفتی محمد امین رحمتہ اللہ علیہ

آن مفتیِ اعظم ، حضرت ما
آن پیکرِ علم و صدق و صفا
ان ذاکرِ ذکر صلِ علیٰ
آن واصفِ وصفِ نورِ خدا
آن ولیِ عصرِ حاضرِ ما
آن شارحِ اکمل ، فکرِ رضا
افسوس کہ شُد ، رخصت از ما
از دارِ فنا بہ سوئے وصلش
"سایۂ شرف ، مقبولِ خدا"

۱۴۳۰ھ

Marfat.com

Marfat.com

عکس تحریرات

Marfat.com

یادداشت

قیام جامعہ رضویہ

محلہ باغ لائلپور

۱۱ شوال المکرم ۱۳۶۸ھ

نوٹ: جامعہ رضویہ کا سنگِ بنیاد [illegible]

فقیر ابو سعید محمد امین [illegible] غفرلہ ولوالدیہ

قیام مدرسہ امینیہ رضویہ [illegible]

۸ شوال المکرم ۱۳۷۶ھ

سیدی و سندی حضرت [illegible]

العلامہ الحاج مولانا سردار احمد صاحب

رحمہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح فرمایا۔

ذاتی یادداشتوں پر مشتمل ڈائری سے چند اوراق

Marfat.com

ولادت فقیر ابو سعید غفرلہ

۱۹۲۷ء بقول برادران خود

شب ... ۱۷/۱۶ دی فقیر عفی عنہ

۱۷ جمادی الاولی ۱۳۴۶ھ

مطابق $5\frac{2}{53}$ بروز پیر

[illegible]

تاریخ ... نظام سالق

$1\frac{11}{54}$

ولادت عزیزم محمد سعید سلمہ

۲۹ ربیع الآخر ۱۳۷۳ھ

مطابق $5\frac{1}{54}$ بروز بدھ

بوقت ظہر ۲۲ دسمبر ۲۰۱۰

تاریخ ولادت عزیزم محمد کریم سلمہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ مطابق $\frac{11}{56}$

بروز جمعہ مبارک بوقت جمعہ ...

Marfat.com

ولادت عزیزہ کنیز فاطمہ سلمہا اللہ

۲۱ ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ مطابق 4/11/58

بروز منگل بوقت دوپہر

ولادت عزیزم محمد حبیب احمد سلمہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۸۰ھ مطابق 2/9/60

بروز جمعہ بوقت اذان ظہر

[illegible] ان [illegible]

ولادت عزیزم محمد مسعود احمد سلمہ اللہ

۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۸۲ھ مطابق 4/63

بوقت چاشت

ولادت عزیزم محمد طیب [illegible] سلمہ

۱۸ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۵ دسمبر 1981

بروز [illegible]

وصال والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۸ء ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

بروز

وصال دادا جان ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء

بروز اتوار

Marfat.com

۱ سلوک کے ۱۰۰ درجے ۱۷ واں

۲ معجزہ ـــــ کرامت ـــــ استدراج

مظہر قدرت الٰہی - کرامات کی ہیں

۱ معدوم موجود ۲ امر مخفی کا اظہار ۳ قبولیت دعا ۴ طی مکان طی زمان

۵ تعدد اجساد ۶ احیاء واماتت ۷ کلام کرنا حیوانات وجمادات کا

۸ طعام مہیا ۹ تیکشر ۱۰ پانی اور ہوا پر چلنا ۱۱ تسخیر کائنات

۱۲ امر کن کا ظاہر ہونا ۱۳ تماشہ کا بولنا

(الا اعجاز)

شیخ ابن عربی اور معتزلی (فلسفی)

شیخ نے بیٹے کو موت سے بچا لیا اور فرمایا ملک الموت جا ؟ ۔۔ معاملہ

سردی کے موسم میں فرمایا آجا اور انگیٹھی

یہودی کا معراج پاک سے انکار اور تبدیلی جنس

آگ میں شیخ اور اس کو لیکر کود گئے

خواجہ مستم بہتی نے کوزے میں دریا بند کر دیا

کہ جبتک شیخ یہی نہ پھرا دیکھے مارتا رہوں گا

سید جماعت علی شاہ ثانی مرشد ثانی کا مرید

غوث ملتانی کا جنگل میں بھیج کر پانی پیدا کرنا

لکھنؤ والے کا لڑکا ملتانی شاہ رہا ہی

ایک تقریر کے لیے تحریر کیے گئے نکات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد

فقیر ابوالحسن محمد امین غفرلہ نے یہ محسوس کیا ہے کہ فی زمانہ دینی مدارس ایک کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ خصوصاً سنیوں کے مدارس۔ کیونکہ دینی مدرسہ قائم کرنے کے بعد اپنی تنخواہیں مقرر کر لیتے ہیں بلکہ مہتمم صاحبان بیشتر ختم اور فصلوں اور جلسوں میں جاتے رہتے ہیں اس میں دنیاوی دینی دونوں نقصان ہیں۔ دنیاوی نقصان یہ کہ ایسے مدارس ترقی نہیں کر پاتے۔ دینی نقصان یہ کہ آیا یہ تنخواہ حلال و طیب ہو سکتی ہے جبکہ نہ تدریس ہوتی ہے (مہتمم) کی نہ صحیح نگرانی ہو سکتی ہے۔

فقیر جب تک جامعہ رضویہ میں خدمت کرتا رہا دارالعلوم امینیہ رضویہ سے کوئی تنخواہ یا الاؤنس نہ لیتا تھا اور جب دارالعلوم میں پڑھانا شروع کیا اور انتظامیہ نے تنخواہ مقرر کی تو گزارہ کے مطابق لیتا رہا۔ انتظامیہ اگر تنخواہ بڑھاتی تو گزارہ سے زائد لینے سے انکار کرتا رہا تاکہ جب تدریس و اہتمام نہ رہا تو فقیر نے تنخواہ بھی بند کر دی مگر اب فقیر کے قائم کردہ مدارس میں حالات ناگفتہ بہ ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ =

لہٰذا اگر فقیر کی اولاد نے اپنی اصلاح نہ کی تو فقیر اس تحریر کی بنا پر بری الذمہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے معاف کر دیا تو وہ ارحم الراحمین ہے لیکن اگر حساب ہوا تو کوئی راستہ نہیں نظر آتا۔ گاہ گاہ بڑی پریشانی اور پشیمانی لاحق ہوتی ہے

Marfat.com

کہ کیوں دور سے قائم کرے ۔
اور یہ تحریر اس لئے لکھ رہا ہوں کہ شاید میری اولاد اپنی اصلاح
کر سکے اور میری قبر ٹھنڈی ہو [illegible] الموفق والسلام
محتاج رحمت الٰہی فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ
فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام
علٰی من لا نبی بعدہٗ - اما بعد فقیر ابوسعید محمد امین غفر لہٗ وعفی عنہ
اپنے لخت جگر جگر گوشہ اسعدہم علامہ محمد کریم سلطانی سلمہٗ سے
ناراض نہیں بلکہ دل سے راضی ہے - اللہ تعالیٰ العزیز سلمہٗ کو
اور دیگر اولاد کو دونوں جہان کی سعادتیں عطا کرے - دین متین
کی خدمت کی توفیق عطا کرکے جنت الفردوس بہا این عطا کرے
وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین ○ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ
سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ○

ابوسعید محمد امین غفر لہٗ ولوالدیہ ولاحبابہ
۵ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ بروز یکشنبہ

(نوٹ) اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے فضل اپنی رحمت سے
مجھے بخش دیا اور جنت عطا کر دی تو میں اسی رحیم و کریم مولیٰ جل شانہٗ
کی رحمت سے عزیزم محمد کریم سلطانی سلمہٗ کو ساتھ جنت لے کر جاؤں گا
لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ ہم عقائد اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں -
حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
فقیر ابوسعید غفر لہٗ

یہ تحریر حضرت قبلہ عالم نے بھی ملاحظہ فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ محمد کریم! آپ کو دوہری خوش خبری مل گئی؛ ایک مجددی حضرات کے لیے عمومی اور دوسری یہ۔ حضرت قبلہ عالم نے اس کا عکس بنوا کر اپنے پاس بھی رکھا

Marfat.com

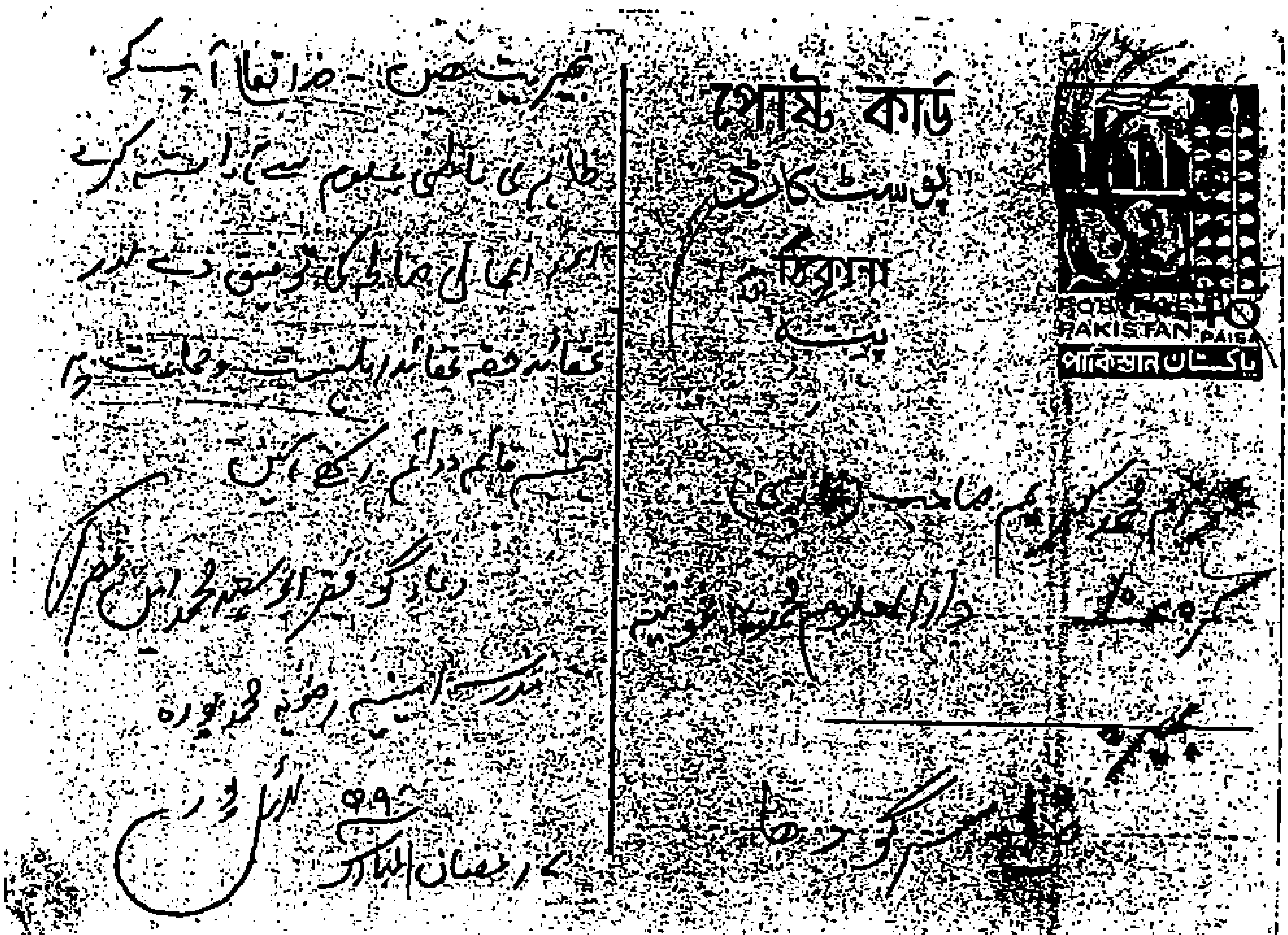

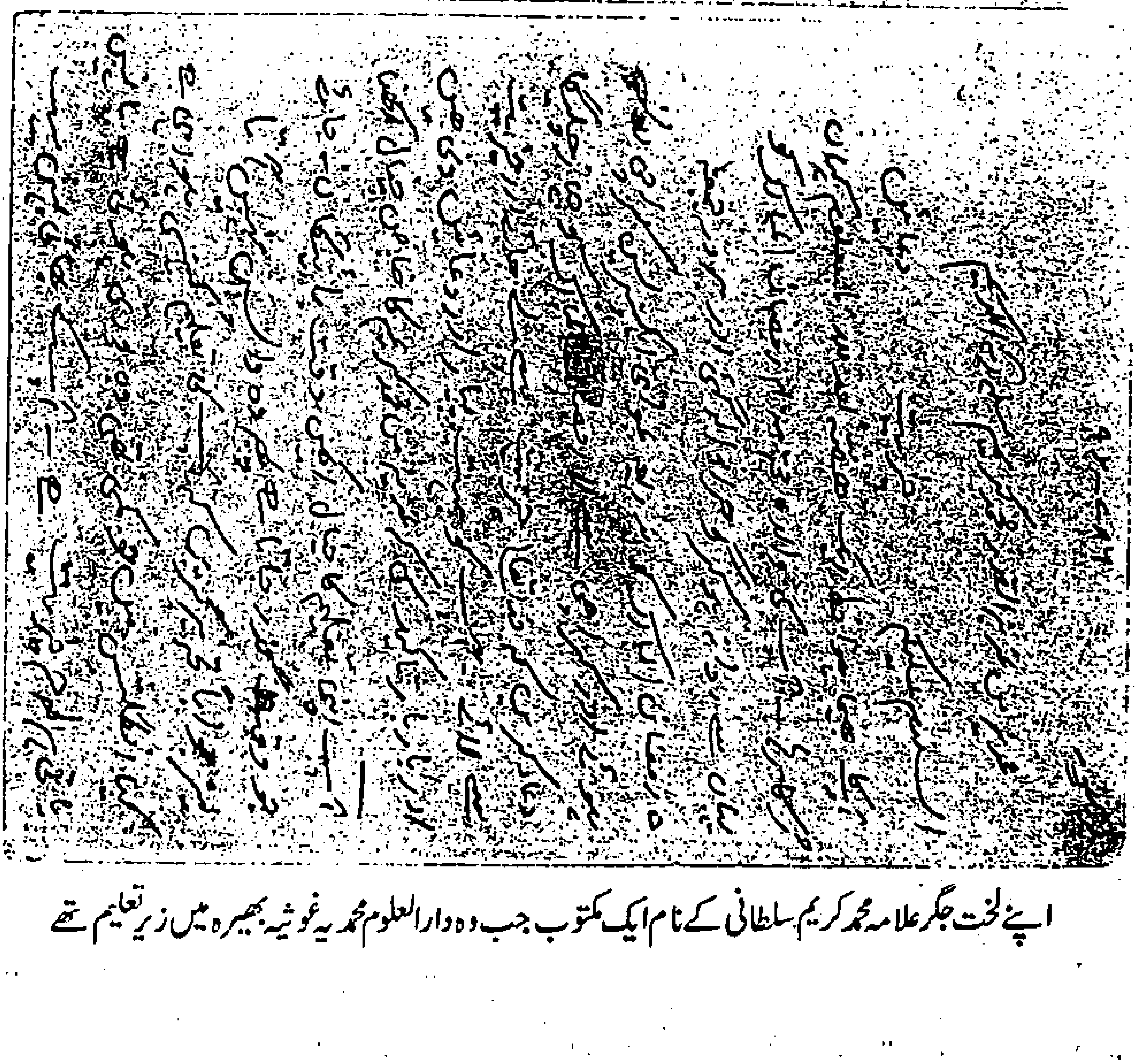

اپنے لخت جگر علامہ محمد کریم سلطانی کے نام ایک مکتوب جب وہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ میں زیر تعلیم تھے

Marfat.com

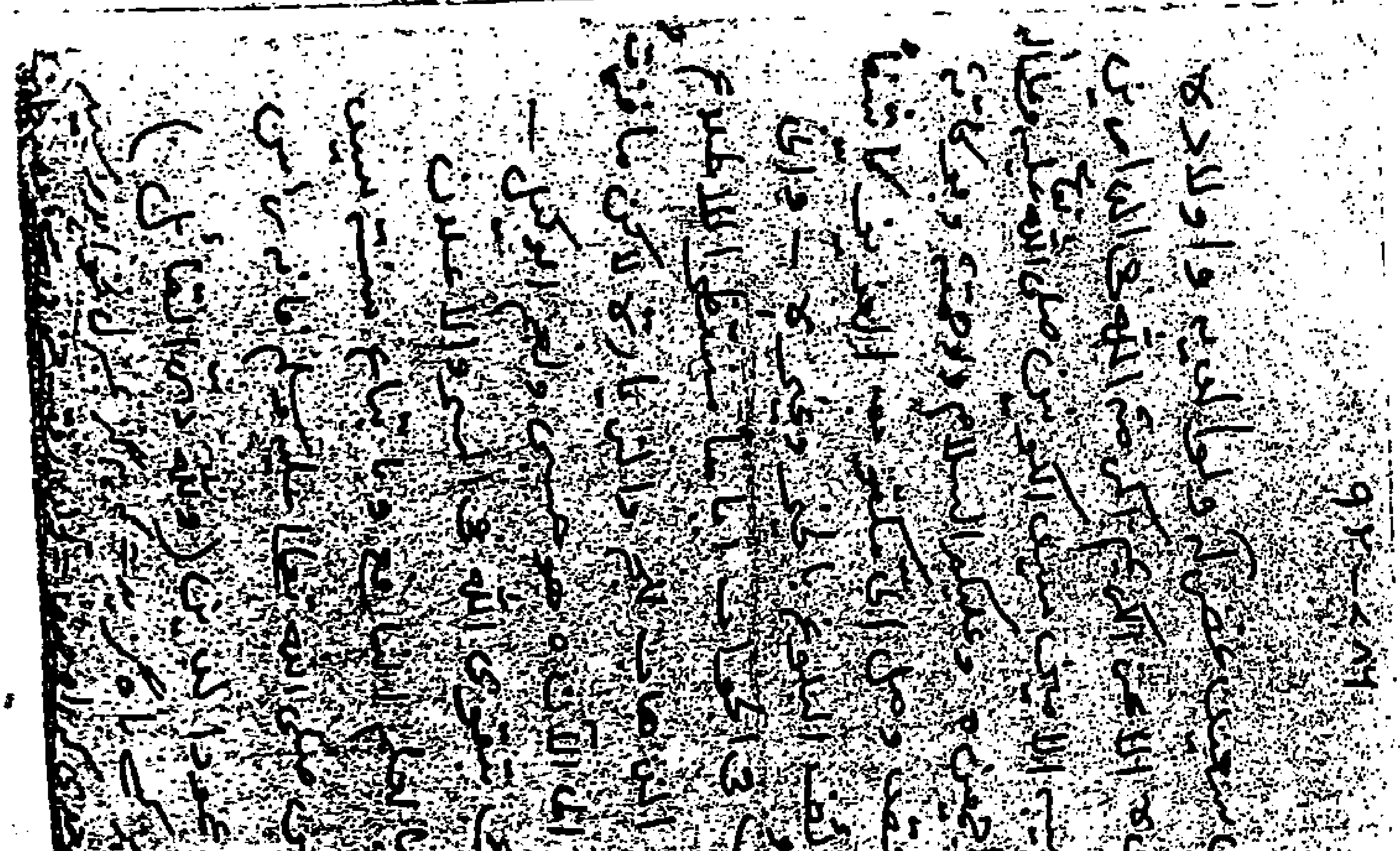

مکتوب بہ نام علامہ محمد کریم سلطانی. بہ زبان عربی

Marfat.com

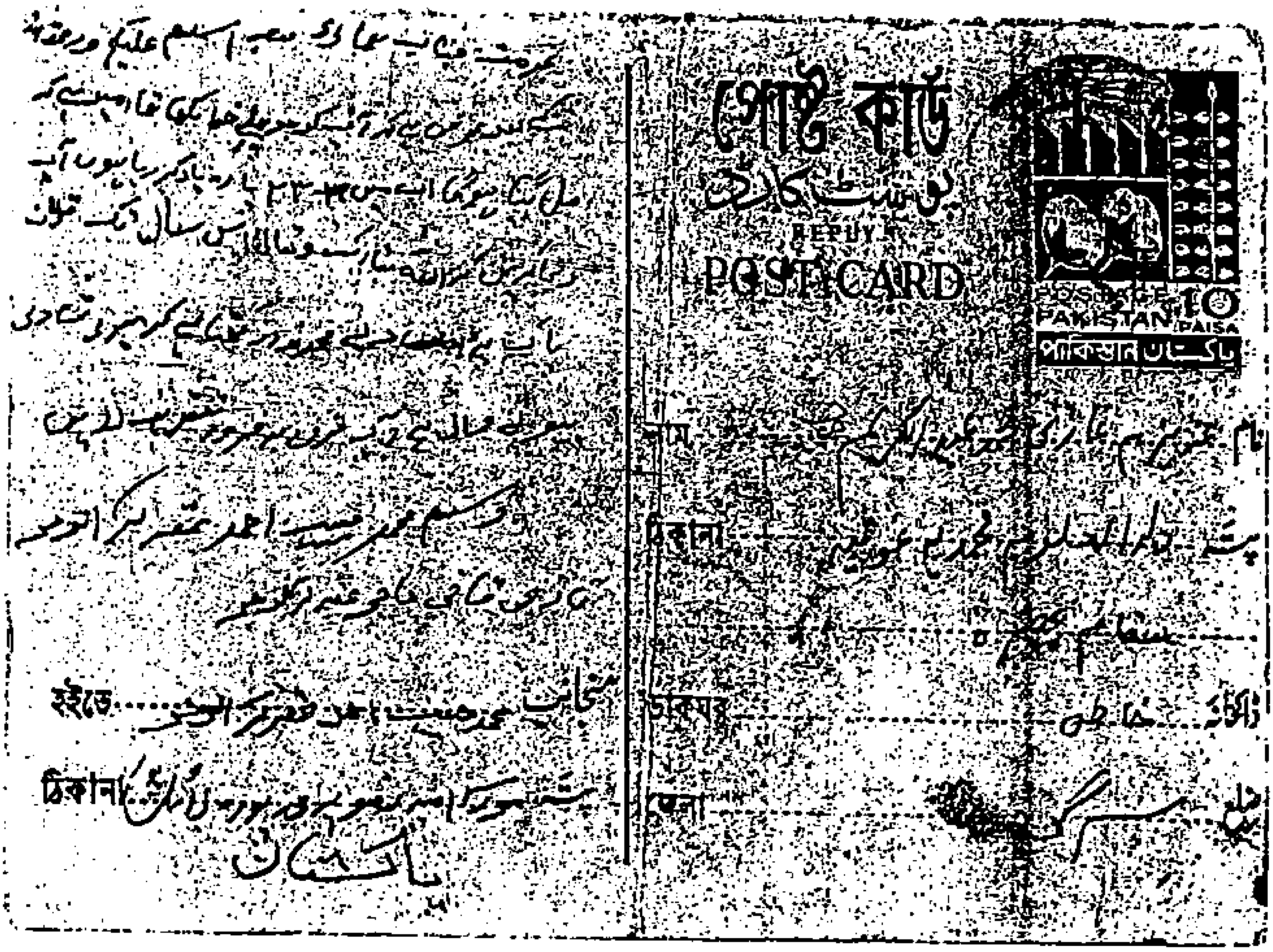

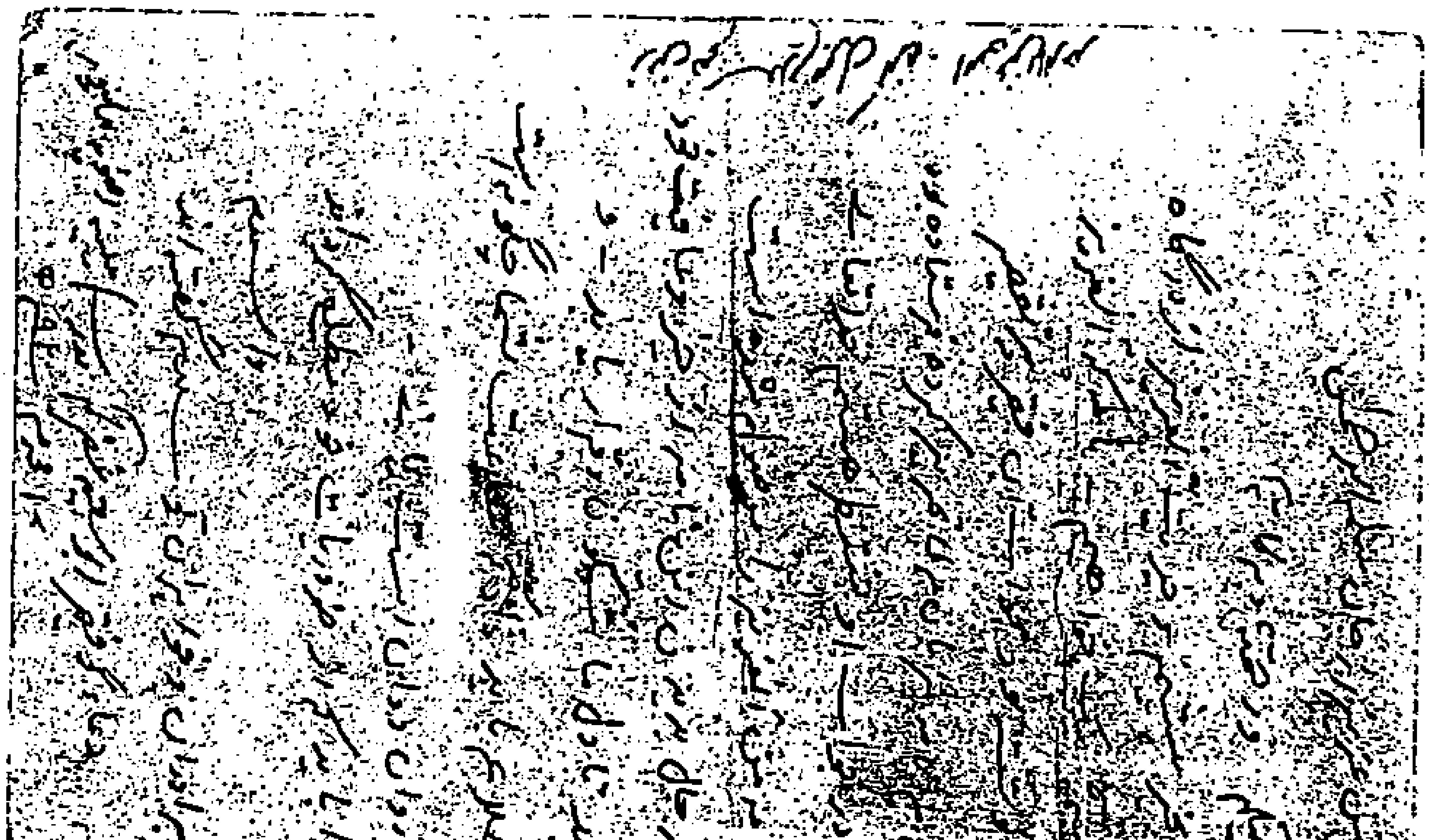

مکتوب بہ نام علامہ محمد کریم سلطانی۔ بہ زبان فارسی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ان الله

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ نے بچپن سے لے کر آج تک

جتنی نیکیاں بتوفیقہٖ تعالیٰ سرزد ہوئی ہیں وہ

سب کی سب میں نے اپنے لخت جگر علامہ مفکر اسلام

محمد کریم سلطانی سلمہ الرحمان کو دے دیں۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں اہل جنت سے

کرے وھو علیٰ ما یشاء قدیر

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

۹ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ

حضرت علامہ محمد کریم سلطانی صاحب کو لکھ کر دی گئی کچھ تحریریں

Marfat.com

الانعام

اللہ تعالیٰ میرے وقت میرے لخت جگر سلطانی مجسلم ام کلثوم کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتم بالایمان کی توفیق عطا کرے

نیز میرا رب کریم جل جلالہ میرے لخت جگر کو تاقیامت اللہ اللہ اللہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے

سورت ملک – سورہ یاسین سورہ مزمل – سورہ بقرہ نیز سورت آل عمران مع سورت فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائے. قرآن و دلائل الخیرات شریف اور دعا مستجابات کی پڑھنے کی توفیق عطا کرے

دعا گو فقیر ابو سعید محمد امین عفی لہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اما بعد

مجھ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب البرھان لکھنے کی توفیق
عطا کی۔ جو کہ شائع ہو کر جگہ پہنچی اور مقبول ہوئی
لہذا میں نے اس کار خیر کا ثواب اپنے لخت جگر علامہ
محمد کریم سلمہ کو دیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہم سب
کو جنت الفردوس عطا کرے آمین واللہ تعالیٰ الموفق
وھو نعم الوکیل

دعاؤں کا محتاج ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

۱۱ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ

Marfat.com

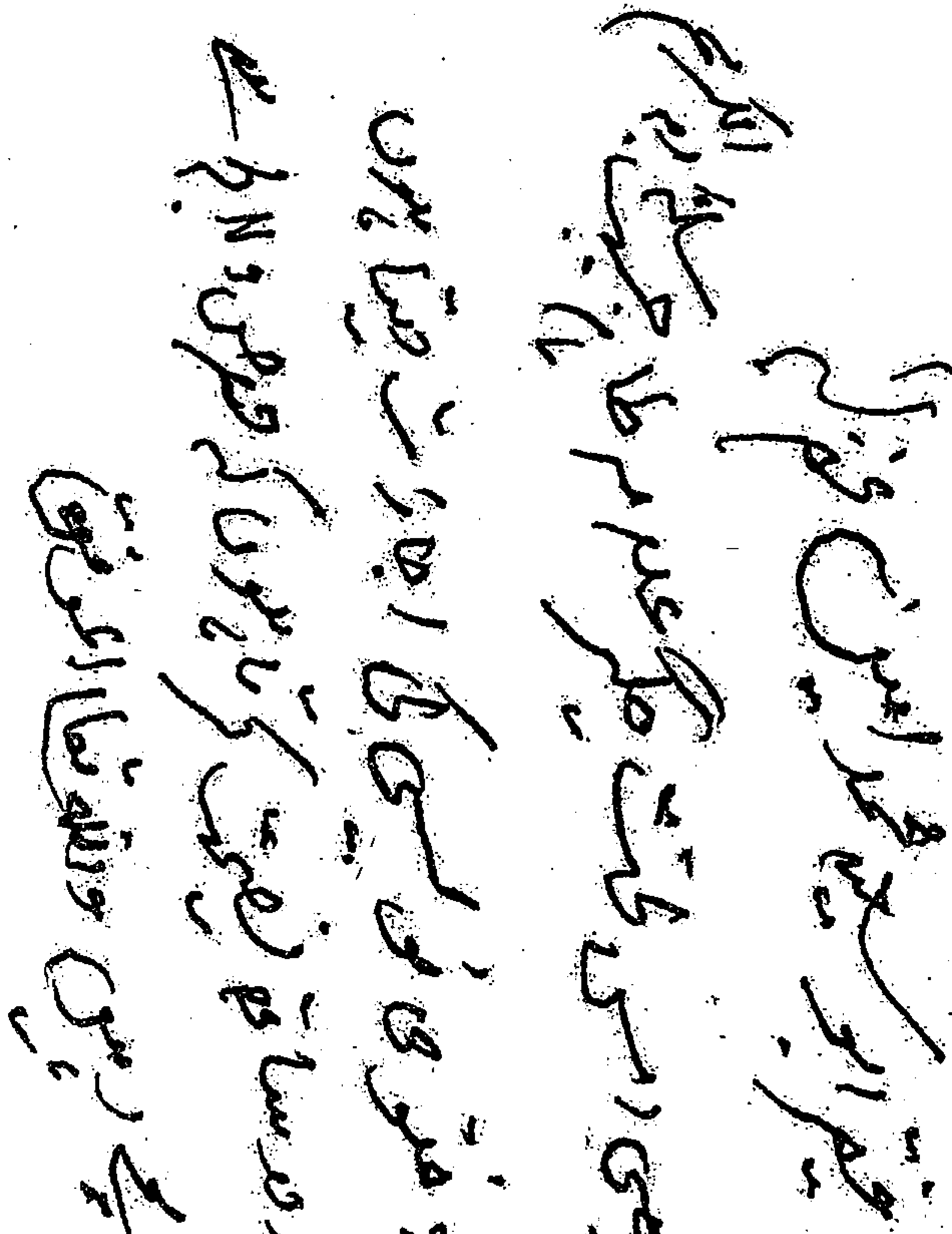
فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ
عزیزی درس لخت جگر علامہ طاہر حبیب سلمہ ربہ الکریم
کو فتویٰ نویسی کی اجازت دیتا ہوں
اور ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ [illegible] سے
مجھے رہیں واللہ تعالیٰ الموفق

علامہ طاہر حبیب صاحب کو فتویٰ نویسی کی اجازت

Marfat.com

۹۲-۷۸۶

عزیز محترم عزیزم طارق سعید صاحب زید اقبالکم

السلام علیکم خیریت دعائیں

آپ کے عشق رسول اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو دور دور تک جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں عمر کوٹ سے خط آیا تھا کہ طارق سعید صاحب کی برکت اور وساطت سے ہمیں رسائل دستیاب ہو رہے ہیں اور جگہ جگہ قریہ قریہ اصلاح عقائد ہو رہی ہے لوگ اپنوں بیگانوں میں تمیز کر رہے ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

کل مولانا احمد علی صاحب جو کہ فوج میں ہیں ان کا خط آیا تھا کہ فوج میں کافی اصلاح ہو رہی ہے اور یہ کوشش و ہمت ہے طارق سعید صاحب کی۔ اللھم زد فزد

آپ تو اس شعر کے مصداق ہیں

میرے نام کو کریگا روشن۔ وہ جگ میں نام تمہارا

اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا کرے اور یہ لگن دن بدن بڑھتی ہی رہے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حسب ضرورت مزید کتابیں منگا لیں

دعاگو فقیر ابو الخیر محمد [illegible] حفیظ آباد ضلع فیصل آباد

12-2-2

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین = یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا

مزید آج قائد ملت اسماعیل [illegible] کا بھی [illegible] خط آیا ہے اللھم زد فزد

مکتوب بہ نام علامہ طاہر حبیب

Marfat.com

دم

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۝

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَاْتِيْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

یہ دم انسان خود کرے تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھیں یا یا دم پڑھ کر پھونک دیں

حضرت فقیہ العصر کے ہاتھ سے تحریر کردہ بعض دم

Marfat.com

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ
میں کہ گاڑیوں کے ڈرائیور گارڈ وغیرہ جب اپنی ڈیوٹی
پر گاڑی لے کر جاتے ہیں اور انہوں نے مسافت سفر
پر جانا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے وہ قصر کرینگے یا
پوری پڑھینگے۔ ملاح کے متعلق ردالمحتار اور بحرالرائق
سے جزئیہ ملا ہے کہ ملاح مسافر ہے مگر گاڑی
کے ڈرائیور کے متعلق خاص جزئیہ نہیں مل سکا۔
لہذا رائے عالی سے مستفیض فرمایا جائے والسلام

المکلف الفقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ
خادم دار الافتاء جامعہ رضویہ مظہر اسلام
۲۳ یوم ۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۹۰ھ

جواب جلدی ہو سکے تو مرحمت فرمائی جائے

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کو تحریر کیا گیا استفسار اور جواب

Marfat.com

الجواب

اگر ریل کے ڈرائیور ہیں تو وہ مسافر ہیں۔ کیونکہ انکا بہت لمبا سفر ہوتا ہے۔ لیکن اگر پسنجر کے ڈرائیور ہیں تو مسافر نہیں کیونکہ وہ ہر اسٹیشن پر ٹھہرتے ہیں اور ہر اسٹیشن سے انکا نیا سفر شروع ہوتا ہے لہٰذا ۵۷ میل کا ڈائرکٹ سفر نہ ہوا۔ یہی حال بسوں کے ڈرائیوروں کا ہے کہ وہ ہر شہر کے اڈہ پر ٹھہر کر مسافر لیتے ہیں لہٰذا مسافر نہیں۔

خیال رہے کہ ریل گاڑی کے ~~[illegible]~~ ڈرائیور تب مسافر ہیں جب کہ ڈائرکٹ ۵۷ میل کا سفر کریں۔ لیکن اگر ایک جنکشن کے بعد دوسرے جنکشن پر چینج ہوتی ہو مثلاً کراچی سے چھاؤنی سے ملی اور ملتان میں چینج ہو گئی تو مسافر نہیں بنیں گے۔

اور ملاح سے مراد بحری جہاز کے ملاح ہیں نہ کہ کشتیوں کے کشتی کا ملاح مسافر نہیں۔

واللہ ورسولہ اعلم

اقتدار احمد ولد مفتی احمد یار خان صاحب گجرات

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

(۲) پیشاب کی نالی لگی ہوئی ہے اس سے پیشاب مسلسل آرہا ہے

(۳) [illegible] نہیں ہو سکتا ہے

ایسی صورت میں وہ نماز کیسے ادا کرے

جواب:

المشقۃ تجلب التیسیر کا قاعدہ مسلمہ ہے

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ۔ اسی لیئے فقہاء نے

اس نمازی کو جسے مسلسل بول کا عارضہ لاحق ہو اسے یہ اجازت

بخشی کہ [illegible] وضو کرے اور اگر وضو نہ کر سکتا ہو تو تیمم

کرے [illegible] دی جائے اس

[illegible] نماز ادا کر سکتا ہے

[illegible] لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا [illegible] ارشاد فرمایا

[illegible] کھڑا نہیں ہو سکتا [illegible] ادا ہو

[illegible] نماز ادا کرے

حضرت فقیہ العصر شفا ہسپتال فیصل آباد میں جب زیر علاج تھے تو نماز کی فکر تھی

زبان پر قدرت نہ رہی، تو یہ تحریر لکھ کر فتویٰ پوچھا

Marfat.com

جیسے مسلسل پیشاب یا مروجہ رحم کا عارضہ مسلسل ہو
اس کیلئے اجازت ہے کہ وہ نماز کے وقت شروع ہونے کے بعد جتنی چاہے
نمازیں ادا کر سکتا ہے صرف ایک مرتبہ وضو کرے اگر وضو
نہ کر سکتا ہو تو تیمم کرے

محمد کریم سلطانی
29.10.2017
شب 9-40

الجواب صحیح
محمد سعید احمد

الجواب صحیح۔ اگر مجبوری کی وجہ سے تلفظ صحیح ادا کر
سکتا ہو تو اسکو ڈبل ثواب ملے گا۔ حدیث پاک
میں ہے الذی یقرء القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران
متفق علیہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور وہ اس پر
دشوار ہے تو اسکے لئے ڈبل اجر ہے مشکوٰۃ المصابیح باب
فضائل القرآن فصل اول۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم
مہر صاحب خادم جامعہ زاہدیہ امین الاسلام
رحمانیہ ٹاؤن فیصل آباد

Marfat.com

حیاتِ فقیہ العصر کے مآخذ

درج ذیل کتب کی مدد سے آپ کے احوالِ حیات، خدمات، آثارِ علمی اور مقام و مرتبہ مرتب کیے جاسکتے ہیں:

- مکاتیب الفردوس
- عمر رفتہ: از فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ
- سیدی محدث اعظم پاکستان: ایضاً
- مبشرات و تاثرات: ایضاً
- نصیحت نامہ برائے اولاد و احباب: ایضاً
- تاثرات البرہان: ایضاً
- آبِ کوثر کی کہانی: ایضاً
- قصرِ عارفان: علامہ محمد کریم سلطانی
- والدہ ماجدہ: ایضاً
- تعارف برادرِ اکبر حضور فقیہ عصر: محمد طاہر
- ابریشم: محمد عابد نعمان
- گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
- صبح نور: شائع کردہ بزمِ اقبال جامعہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد

(صبح نور کا فقیہ العصر نمبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پر پہلا تذکرہ ہے)

نوٹ: احباب سے گذارش ہے کہ حضور فقیہ العصر کے حوالہ سے اپنی یادداشتیں ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ انھیں شائع کیا جاسکے۔

Marfat.com

فقیہ العصر حضرت مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار
اور علمی و دینی خدمات کا تذکرہ

دُرِّ ثمین
ذکرِ مناقبِ امین

۲۰۱۸ء

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

دار الاسلام

Marfat.com